نماز * زکوٰۃ و خمس

تالیف

الحاج تطہیر حسین زیدی

تعلیماتِ قرآن واہلبیتؑ کے مطابق

نماز، زکوٰۃ وخمس

تالیف

الحاج تطہیر حسین زیدی

کریم پبلیکیشنز
سمیع سنٹر غزنی سٹریٹ 38۔اردو بازار لاہور
042-37122772, 0300-4529232
kareempublications@yahoo.com

نام کتاب : نماز، زکوۃ وخمس
تالیف : الحاج تطہیر حسین زیدی
کمپوزنگ : الحسین کمپوزنگ سنٹر، لاہور
پروف ریڈنگ : ابوعمار
ناشر : کریم پبلیکیشنز 38۔ اردو بازار، لاہور
تاریخ اشاعت : شوال المکرم 1431ھ
مطبع : کیو۔ وائی پرنٹرز لاہور
ھدیہ : -/200 روپے

ڈیلرز

کراچی	اسلام آباد	لاہور
محفوظ بک ایجنسی	اسلامک بک سنٹر	افتخار بک ڈپو
حسن علی بک ڈپو	محمد علی بک ڈپو	مکتبہ الرضا
رحمت اللہ بک ایجنسی		خاسن بک ڈپو

سید جعفر علی اینڈ سنز، بھکر، مکتبہ کاظمیہ ملتان، زیدی کتب خانہ خیرپور میرس،
پاک کتب خانہ راولپنڈی، مکتبہ النجف کوٹلی امام حسینؑ ڈی آئی خان،
جامعہ امام الصادق کوئٹہ، قمر بنی ہاشم لائبریری پشاور، جعفری کتب خانہ لاڑکانہ،

انتساب

ان مومنین و مومنات کے نام
جو اپنے وحدہٗ لاشریک خالق و مالک کے ارشادات

- وہ نماز قائم کرتے ہیں
- زکوٰۃ ادا کرتے ہیں
- اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں
- امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے ہیں
- اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں

کے مطابق زندگی بسر کرنے میں کوشاں ہیں۔

کریم پبلی کیشنز لاہور

عرض ناشر

قارئین کرام! سلام ورحمت

تعلیماتِ قرآن واہلبیتؑ کے مطابق محترم الحاج تطہیر حسین زیدی قبلہ کے قلم کا دسواں شاہکار "نماز، زکوۃ وخمس" آپ کے قلب ونظر کو روشنی بخش رہا ہے۔

قبل ازیں:

☆ گلدستہ اخلاق ☆ اسلامی آداب ☆ تعلیم القرآن

☆ ارکانِ انسانیت ☆ ارکان ضدِ انسانیت ☆ دشمن انسان

☆ اوصاف الٰہی ☆ راہِ ہدایت ☆ شانِ نزول

سے ہم خوب مستفید ہو رہے ہیں۔

ماشاءاللہ موصوف نے تصنیف وتالیف میں ایک عشرہ مکمل کر لیا ہے۔ جس کے لیے اراکین کریم پبلی کیشنز ان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اور ان کے اُس قلم کی خاص حفاظت فرمائے جو دینِ اسلام کی سربلندی اور ترویج کے لئے شب وروز مصروف ہے۔

کتاب ہذا میں فاضل مؤلف نے نماز، زکوۃ اور خمس کے مسائل انتہائی سادہ اور بھرپور انداز میں بیان کئے ہیں۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ ہمیں اپنی اصلاحی نوازشات سے ضرور نوازیں۔

آپ کی زریں آراء............ہمارے لئے مشعل راہ

والسلام مع الاکرام

کریم پبلی کیشنز

فہرست موضوعات

☆نماز در قرآن

نماز علامت ایمان ۱۹
نماز باجماعت کا حکم ۱۹
نماز کے ساتھ صبر حاصل کرنا ۱۹
بنی اسرائیل سے نماز کا عہد ۲۰
نماز ایک نیکی ہے جو اللہ کے پاس محفوظ رہتی ہے۔ ۲۰
نماز کے ساتھ صبر ۲۱
نیکی اصل میں کیا ہے ۲۱
نماز وسطی کی محافظت کا حکم ۲۱
نماز پڑھنے والوں کا اجر خدا کے پاس ہے۔ ۲۳
نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔ ۲۳
سفر اور خوف میں نماز قصر کرنے کا حکم۔ ۲۳
نماز خوف پڑھنے کا طریقہ۔ ۲۴
نماز ایک وقت معین کے ساتھ فریضہ۔ ۲۴
نماز میں سستی نفاق کی علامت ۲۵
نماز قائم کرنے والوں کو اجر عظیم کی بشارت ۲۶
نماز سے پہلے طہارت کا حکم: ۲۶
نماز پڑھنے والے کی برائیاں درگزر ہو جاتی ہیں ۲۷
قیام نماز بھی اور حالت رکوع میں زکوۃ بھی ۲۸
اذان نماز کو سنجیدگی سے لیا جائے۔ ۲۸
شیطان نماز سے روک دیتا ہے۔ ۲۹
نماز کے بعد گواہوں کو روک کر رکھو ۲۹
نماز ہدایت الٰہی ہے۔ ۳۰
نماز کا قیام انسان کو صالح بنا دیتا ہے۔ ۳۰
نماز قائم کرنے والے حقیقی صاحب ایمان
نماز کا قیام اور کفار کی توبہ ۳۱
نماز کے قیام سے مسلمان برادری وجود میں آتی ہے ۳۱
نماز کا قیام ھدایت کی طرف ایک راستہ ۳۲
نماز میں سستی خیرات کے قبول ہونے میں مانع ہے۔ ۳۲
نماز پڑھنے والے پر خدا کی رحمت ۳۳
نماز قائم کرنے والے کو اللہ کی طرف سے بشارت ۳۳
نماز کا قیام برائیوں کو ختم کر دیتا ہے۔ ۳۴
آخرت کا گھر نماز قائم کرنے والوں کے لئے ۳۴
ایماندار بندوں کو نماز قائم کرنے کا حکم ۳۴
خانہ کعبہ کی آبادکاری قیام نماز کے لئے ۳۵
حضرت ابراہیمؑ کی نماز قائم کرنے

والوں سے محبت ۳۵
نماز صبح کے لئے گواہی کا انتظام ۳۶
حضرت عیسیٰؑ کو زندگی بھر نماز کی وصیت ۳۶
حضرت اسمٰعیلؑ کا گھر والوں کو نماز کا حکم دینا ۳۶
نماز ضائع کرنے والے ۳۷
نماز کا قیام اللہ کی یاد ہے ۳۷
حضرت ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کو نماز قائم کرنے کی وحی ۳۸
نماز قائم کرنے والے اللہ کے نیک بندے ہیں ۳۸
قیام نماز کا انجام خدا کے اختیار میں ہے ۳۹
اللہ کے اطاعت گزاروں کو قیام نماز کا حکم ۳۹
نماز پڑھنے والے جن کو تجارت نہیں روک سکتی ۴۰
نماز پڑھنے والے پر اللہ کی رحمتیں ۴۰
نماز قائم کرنے والوں کے لیے ہدایت ۴۱
نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے باز رکھتی ہے ۴۱
نماز شرک سے روکتی ہے ۴۱
احسان کرنے والے نماز قائم کرتے ہیں۔ ۴۲
نماز کا قیام عزم امور میں سے ہے ۴۲
رسول کی ازواج کو نماز کا حکم ۴۳
جو نماز قائم کرتے ہیں وہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔ ۴۳
نماز پائیدار سرمایہ ہے ۴۳
نماز پڑھنے سے توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ ۴۴
نماز جمعہ کی طرف تیزی سے قدم بڑھانے کی ہدایت ۴۴
نماز کی ادائیگی کے بعد فضل خدا کی تلاش ۴۵
رسول کو نماز قائم کرنے کا حکم ۴۵
اہل کتاب کو نماز قائم کرنے کا حکم ۴۶
صلوٰۃ بمعنی دُعا ۴۷
نماز ایک سیاسی عبادت ۴۷
نماز پڑھنے میں درمیانی راستہ اختیار کرو ۴۸
کائنات کی تمام مخلوقات نماز پڑھتی ہے ۴۸
روز آخرت پر ایمان رکھنے والے نماز قائم کرتے ہیں ۴۹
نماز تالی اور سیٹی کا نام نہیں ۴۹
نمازوں میں گڑگڑانے والے کامیاب ہیں ۴۹
آتش جہنم سے نماز پڑھنے والا محفوظ رہے گا ۵۰
نمازیوں کی جنت میں باعزت رہائش ۵۱
نمازوں سے غافل رہنے والوں کے لیے تباہی ۵۱
غافل انسان ۵۲
نماز اپنے پالنے والے کے لیے ۵۲
مصیبتوں میں اللہ سے رجوع کرنے والوں پر صلوٰۃ ۵۲
صلوٰۃ رسول رحمت کا ذریعہ ۵۳

جہنم میں جانے کا سبب نماز گزار نہ ہونا	۵۳	وقت پر نماز پڑھنے والے کے حق میں دعا	۷۰
تسبیح اور نماز پڑھنے والا کامیاب ہو گیا	۵۴	نماز قبول ہے تو ہر نیکی قبول ہے	۷۰
☆ **نماز در احادیث**		شیطان کا نماز کو حسد کی نگاہ سے دیکھنا	۷۰
گناہوں سے پاک کرنا	۵۹	نماز کو حقیر نہ سمجھو	۷۱
وضو کا پانی گناہوں کو دھو ڈالتا ہے	۶۰	نماز کو حقیر سمجھنے والے کو شفاعت نہیں	۷۱
نمازی کا نفس گناہوں سے پاک ہونا	۶۰	نمازی پر شیطان کا حملہ	۷۲
پنجگانہ نمازیں گناہوں کی جلا دیتی ہیں	۶۰	نمازی سے شیطان کی باتیں	۷۲
نماز فرض کرنے کی وجہ	۶۱	نماز میں کمی بھی ایک چوری	۷۲
نماز کا حق ادا کرنا	۶۲	ٹھونگے مارتی ہوئی نماز	۷۳
نماز کا حقیقی معنی	۶۲	معراج پر نماز کا تذکرہ	۷۳
دوران نماز متوجہ رہنے کا طریقہ	۶۲	مومن نشہ آور چیزیں استعمال نہیں کرتا	۷۳
سستی کی حالت میں نماز سے گریز کریں	۶۳	نمازی کی جھوٹی تکبیر	۷۴
سستی میں نماز پڑھنا	۶۳	نماز مومن کی علامت ہے۔	۷۵
نماز سے غافل رہنے والوں کی مذمت	۶۴	نفس کی باتوں میں آنے والے کی نماز	۷۶
نماز کو وقت پر پڑھنے کے فوائد	۶۵	صرف ایک نماز بھی قبول ہو جائے	۷۶
اللہ تعالیٰ کے مکان	۶۵	نماز نافلہ فریضہ نماز میں کمی کو پورا کرتی ہے	۷۷
اوّل وقت کی فضیلت	۶۶	نیک اعمال قبول ہونے کا میزان	۷۷
نماز کا وقت ہو جائے تو فوراً بجا لاؤ	۶۶	وسیلہ آل محمدؐ سے نماز بارگاہِ الٰہی میں بھیجنا	۷۸
نماز کا خوشبودار ہونا	۶۶	نماز میں خشوع و خضوع	۷۸
ہر نماز کے لیے دو وقت	۶۷	دوران نماز چہرے کا رنگ تبدیل ہونا	۷۹
خدا کی رضامندی کو حاصل کرنا	۶۷	خوف خدا سے سانس پھول جانا	۷۹
تارک نماز پر تف ہے تف ہے	۶۸	مار گزیدہ کی طرح بے چین ہونا	۸۰
دوزخ کا راستہ	۶۹	بچہ کنویں میں گر کر بھی محفوظ رہا	۸۰
تارک الصلوٰۃ کافر ہے	۶۹	نماز میں توجہ برقرار رہے	۸۱

ایک مجتہد سے تاجر کا سوال	۸۱
گندم چھوڑ کر جو کی روٹی کھانا کفرانِ نعمت ہے	۸۲
نماز کے ساتھ پرہیزگاری	۸۲
تاریکی میں روشنی کرنے والی نماز	۸۳
وہ امور جن کی وجہ سے نماز قبول نہیں ہوگی	۸۳
والدین سے ناراض رہنا	۸۳
غیبت کرنے والے کی نماز قبول نہیں ہوگی	۸۳
شراب خور کی نماز قبول نہیں ہوگی۔	۸۳
سات قسم کے لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوگی	۸۳
حضرت ادریس کے صحیفوں میں بیان ہوا ہے کہ	۸۵
مقام محمود تک پہنچانے والی نماز	۸۶
نماز شب پڑھنے والا بہترین شخص	۸۶
مومن کا شرف نماز شب میں	۸۷
نماز شب پڑھنے کا طریقہ	۸۷
نماز شب میں امام کی دُعا	۸۸
خدا کی محبت تین قسم کے لوگوں سے	۸۹
نماز شب کے فوائد	۸۹
نماز شب سے محرومی	۹۰
نماز شب کی نیت کا ثواب	۹۱
نماز جمعہ	۹۲
نماز جمعہ غریبوں کا حج	۹۲
نماز جمعہ گناہوں کا کفارہ	۹۳
ہر واعظ قبلہ ہے	۹۳
خطبہ جمعہ میں بات کرنا مکروہ ہے	۹۳
دوران خطبہ گفتگو سے نماز جمعہ کو خطرہ	۹۵
نماز شب نہ پڑھنا غفلت کی علامت	۹۵
نماز شب پڑھنے والے کے پیچھے فرشتوں کی صفیں	۹۵
نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا	۹۶
نماز جماعت کے ساتھ نہ پڑھنے پر تنبیہ	۹۶
جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے فوائد	۹۷
نماز باجماعت پڑھنے کی علت	۹۷
مومن اکیلا بھی جماعت ہے	۹۷
نماز پڑھانے والے کے فرائض	۹۸
ایک دوسرے کو جماعت کرانے کی دعوت	۹۹
☆ **مسائل نماز**	
واجب نمازیں	۱۰۳
یومیہ نمازیں	۱۰۳
نماز ظہر کا وقت	۱۰۴
نماز ظہر، عصر، مغرب اور عشا کا مخصوص وقت	۱۰۴
نماز ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کا مشترک وقت	۱۰۴
نماز صبح کا اوّل وقت	۱۰۴
آدھی رات کا فارمولا	۱۰۴
اندھے لوگوں کے لیے نماز شروع کرنے کا وقت	۱۰۶

اوّل وقت میں نماز پڑھنا مستحب ہے	۱۰۶	جہاں اذان ساقط ہو جاتی ہے۔	۱۱۶
صاحب حق کو نماز سے پہلے حق دینا	۱۰۶	ترتیب اذان واقامت	۱۱۷
نمازوں میں ترتیب کا خیال رکھنا	۱۰۶	آداب اذان وقامت	۱۱۸
نیت کا پلٹانا	۱۰۷	واجبات نماز	۱۱۸
کم وقت میں نیت کا پلٹانا	۱۰۷	غیر اللہ کے لیے نماز باطل ہے	۱۱۹
قضا اور مستحب نماز کی نیت پلٹانا	۱۰۷	چار قیام	۱۱۹
نوافل یومیہ کا وقت	۱۰۸	قرأت کے احکام	۱۱۹
ترتیب نوافل یومیہ	۱۰۸	نماز کا سیکھنا ضروری ہے	۱۲۱
مسافر کے لیے نماز تہجد	۱۰۸	نماز سکھانے کی اُجرت	۱۲۱
نماز قبلہ کی طرف یا قبلہ رُخ پڑھی جائے	۱۰۹	تیسری اور چوتھی رکعت کے احکام	۱۲۲
قبلہ کی تلاش کا حکم	۱۰۹	قرأت کے مستحبات	۱۲۳
جب قبلہ معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہ ہو	۱۰۹	قرأت کے مکروہات:	۱۲۳
نماز میں بدن چھپانے کا حکم	۱۱۰	نماز میں رکوع کے احکام	۱۲۳
حالت نماز میں نمازی کے لباس کا		رکوع کے مستحبات	۱۲۵
پاک ہونا	۱۱۰	نماز میں سجدے کے احکام	۱۲۵
نمازی کا بدن لباس نجس ہو تو بھی نماز		جن چیزوں پر سجدہ صحیح ہے	۱۲۶
صحیح ہے	۱۱۲	اگر کوئی ایسی چیز نہ ہو جس پر سجدہ کرے	۱۲۷
نمازی کے لباس میں مستحب چیزیں	۱۱۲	تشہد کے احکام	۱۲۷
نمازی کے لباس میں مکروہ چیزیں	۱۱۳	سلام نماز کے احکام	۱۲۸
نمازی جس جگہ نماز پڑھ رہا ہے	۱۱۳	ارکان نماز میں ترتیب ہونا	۱۲۹
وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا مستحب ہے	۱۱۴	افعال نماز میں موالات کا ہونا	۱۲۹
وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے	۱۱۵	نماز میں قنوت پڑھنا	۱۲۹
اذان اور اقامت کی اہمیت	۱۱۶	تعقیبات نماز	۱۳۱
نماز سے پہلے اذان اور اقامت کا حکم	۱۱۶	سجدہ شکر بجالانا	۱۳۱

رسول اکرمؐ پر درود بھیجنا	۱۳۱
نماز کو باطل کرنے والی چیزیں	۱۳۲
حالت نماز میں سلام کرنے کے مسائل	۱۳۲
حالت نماز میں مکروہ اعمال	۱۳۴
واجب نماز کو توڑنے کے احکام	۱۳۵
حالت نماز میں شک کا وارد ہونا	۱۳۶
اقسام شک	۱۳۶
نماز کو باطل کرنے والے شک	۱۳۶
وہ شک جن کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔	۱۳۷
صحیح شک	۱۳۷
پہلی صورت	۱۳۸
دوسری صورت	۱۳۸
تیسری صورت	۱۳۸
چوتھی صورت	۱۳۹
پانچویں صورت	۱۳۹
چھٹی صورت	۱۳۹
ساتویں صورت	۱۴۰
آٹھویں صورت	۱۴۰
نویں صورت	۱۴۰
نماز احتیاط پڑھنے کا طریقہ	۱۴۱
نماز احتیاط کے احکام	۱۴۱
سجدہ سہو کے احکام	۱۴۲
سجدہ سہو کا طریقہ	۱۴۲
مسافر کی نماز کے احکام	۱۴۳
پہلی شرط۔ جانا آنا آٹھ فرسخ ہونا	۱۴۳
دوسری شرط۔ ابتدا سفر سے آٹھ فرسخ کا قصد ہونا	۱۴۵
تیسری شرط۔ دوران سفر ارادہ سفر کا بدلنا	۱۴۵
چوتھی شرط۔ دس دن یا اس سے کم یا زیادہ سفر کا ارادہ	۱۴۵
پانچویں شرط۔ کسی حرام کام کے لیے سفر کرنا	۱۴۶
چھٹی شرط۔ بادیہ نشینوں کا سفر کرنا	۱۴۷
ساتویں شرط۔ شغل یعنی کسب وکار کے لیے سفر کرنا	۱۴۷
آٹھویں شرط۔ حد ترخص تک پہنچنا	۱۴۸
مسافر شخص کے لیے وطن کے احکام	۱۴۹
دس دن سے کم وبیش سفر کے احکام	۱۵۰
نماز قضاء کے احکام	۱۵۱
میت کی قضا نمازیں	۱۵۲
قضاء نماز کی تعداد میں شک	۱۵۳
باپ کی قضا نماز کے احکام	۱۵۴
نماز با جماعت کے مسائل	۱۵۵
نماز با جماعت کا ثواب	۱۵۵
جماعت کے درمیان فرادیٰ کی نیت	۱۵۶
امام اور ماموم کے جماعت سے متعلق مسائل	۱۵۷
پہلی رکعت کے بعد اقتدا کرنا	۱۵۸
نماز جماعت میں ماموم کی ذمہ داری	۱۵۹
صف بندی کے احکام	۱۶۲

دو چیزیں جو نماز با جماعت میں مکروہ ہے	۱۶۳
نماز آیات کے مسائل	۱۶۳
ایک سے زیادہ آیات کی نمازیں	۱۶۴
سارا یا بعض چاند یا سورج گرہن لگنا۔	۱۶۵
نماز آیات بجالانے کا طریقہ	۱۶۷
نماز آیات کا مختصر طریقہ	۱۶۸
نماز عید الفطر اور نماز عید قربان	۱۶۹
عید الفطر مخصوص مسائل	۱۶۹
عید قربان کے مخصوص مسائل	۱۷۰
نماز عیدین پڑھنے کا طریقہ	۱۷۰
دونوں نمازوں کا ایک ہی طریقہ	۱۷۰
نماز عیدین کے قنوت میں پڑھی جانے والی دُعا	۱۷۱
اجرت پر نماز پڑھوانا	۱۷۲
زیارات کے لیے اجیر بننا	۱۷۲
زندہ یا مردوں کو ہدیہ کرنا	۱۷۳
اجیر کا جن مسائل کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے	۱۷۳
اجیر کا نیت کرنا	۱۷۳
اجیر کا قابل اطمینان ہونا	۱۷۳
نمازوں کو دوبارہ پڑھوانا	۱۷۳
معذور شخص کا اجیر بننا	۱۷۴
عورت اور مرد کا اجیر بننا	۱۷۴
اجارہ والی نمازوں میں ترتیب ہونا	۱۷۴
اجیر کا خاص کیفیت کے ساتھ نماز پڑھنا	۱۷۴
ایک سے زیادہ اجیر بنانا	۱۷۵
اجیر کا فوت ہو جانا	۱۷۵
اجیر اجرت لینے کے بعد فوت ہو جائے	۱۷۶
اجیر کی اپنی قضا نمازیں	۱۷۶
نماز میت کے مسائل	۱۷۷
نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ	۱۷۸
نماز جنازہ کا بہتر طریقہ	۱۷۹
مستحبات نماز میت	۱۸۱

☆ زکوٰۃ در قرآن

زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم	۱۸۵
بنی اسرائیل سے عہد و پیمان	۱۸۶
زکوٰۃ کا اجر محفوظ رہتا ہے	۱۸۶
زکوٰۃ ایک نیکی ہے	۱۸۷
زکوٰۃ نکالنے والے قیامت میں بے خوف ہوں گے	۱۸۸
زکوٰۃ جب مال کی قربانی ہے	۱۸۹
زکوٰۃ نکالنے والوں کو اجر عظیم عطا ہوگا	۱۸۹
اللہ تعالیٰ زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے ساتھ ہے	۱۹۰
حالت رکوع میں زکوٰۃ دینے والے	۱۹۱
زکوٰۃ ادا کرنے والوں پر خدا کی رحمت	۱۹۱
زکوٰۃ ادا کرنے والوں پر سزا کی تخفیف	۱۹۲
زکوٰۃ ادا کرنے والے دینی بھائی ہیں	۱۹۳

زکوٰۃ کی ادائیگی مسجد کو آباد کرتی ہے ۱۹۳
زکوٰۃ کی ادائیگی علامتِ مومن ہے ۱۹۴
حضرت عیسیٰ کو زندگی بھر زکوٰۃ ادا کرنے کی وصیت ۱۹۵
حضرت اسمٰعیل کی گھر والوں کو زکوٰۃ کی وصیت ۱۹۷
سابقہ انبیاءؑ کو زکوٰۃ ادا کرنے کی ہدایت ۱۹۸
نیک حاکموں کا زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دینا ۱۹۸
زکوٰۃ کی ادائیگی اللہ سے وابستگی کی علامت ہے ۱۹۹
زکوٰۃ کی ادائیگی کامیابی کی علامت ۱۹۹
زکوٰۃ نکالنے والا خدا سے غافل نہیں ۲۰۰
زکوٰۃ ادا کرنے والے کے حال پر رحم کیا جاتا ہے ۲۰۱
زکوٰۃ ادا کرنے والے فائدے میں ہیں ۲۰۱
زکوٰۃ ادا کرنے والے کو دگنا چوگنا دیا جاتا ہے ۲۰۲
معاشیات کی دنیا میں سب سے بڑی معصیت کا نام ہے سود ۲۰۲
زکوٰۃ ادا کرنے والے فلاح پانے والے ہیں ۲۰۳
ازواج پیغمبرؐ کو زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ۲۰۴

☆ زکوٰۃ در احادیث

زکوٰۃ کی ادائیگی سے پل صراط سے گزرنا آسان ہو جاتا ہے ۲۰۷
زکوٰۃ امت کو ہلاکت سے بچاتی ہے ۲۰۷
نماز کی قبولیت زکوٰۃ کی ادائیگی پر ہے ۲۰۸
زکوٰۃ کا معیشت میں اہم کردار ہے ۲۰۸
زکوٰۃ کی ادائیگی سے مال میں اضافہ ہوتا ہے ۲۱۰
زکوٰۃ مال کو محفوظ رکھتی ہے ۲۱۰
زکوٰۃ نہ دینے والوں پر آخرت کا عذاب ۲۱۱
زکوٰۃ نہ دینے والا آخرت کی بھلائی سے محروم ۲۱۲
دل سے زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے ۲۱۳
زکوٰۃ کے استحقاق کا معیار ۲۱۳
فقیر، مسکین اور بائس میں فرق ۲۱۴
زکوٰۃ صرف جنس پر ہی نہیں ۲۱۴
وہ مال ملعون ہے جس سے زکوٰۃ ادا نہ ہو ۲۱۶

☆ مسائل زکوٰۃ

جن چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ۲۱۹
شرائط زکوٰۃ ۲۱۹
گندم، جو اور کشمش کی زکوٰۃ ۲۱۹
زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے کچھ مقدار نکال لینا ۲۲۰
اگر زکوٰۃ کا مالک فوت ہو جائے
حاکم شرع کے زکوٰۃ وصول کرنے ۲۲۰

والے کارندے	۲۲۰	ایک جگہ سے زیادہ مویشیوں کا ہونا	۲۳۰
زکوۃ واجب ہونے کے بعد درخت		بیمار مویشی کی زکوۃ	۲۳۰
فروخت کرنا	۲۲۱	نصاب کا نصاب کے ساتھ بدلنا	۲۳۱
زکوۃ پر زکوۃ واجب نہیں	۲۲۱	زکوۃ کسی اور نصاب سے ادا کرنا	۲۳۱
نہر، بارش ڈول وغیرہ سے سیراب کرنا	۲۲۲	اونٹ گائے اور بھیڑ بکری کی زکوۃ کی	
زمین کی رطوبت سے سیراب ہونا	۲۲۲	خاص شرائط	۲۳۲
پیداوار سے اخراجات کو نکالنا	۲۲۳	نیت زکوۃ	۲۳۲
زمین پر دو طرح کی فصلیں	۲۲۳	زکوۃ ادا کرنے کا وقت	۲۳۳
زکوۃ عمدہ اور خراب ہونا	۲۲۴	بعض مواقع پر زکوۃ کا جدا کرنا ضروری نہیں	۲۳۳
سونے کا نصاب	۲۲۴	زکوۃ دینے میں تاخیر نہ کرے	۲۳۳
چاندی کا نصاب	۲۲۴	زکوۃ کی منفعت مستحق کا حق ہے	۲۳۴
سونا چاندی سکہ دار ہو	۲۲۵	زکوۃ کا نفع زکوۃ میں شامل ہے	۲۳۴
کسی کے پاس سونا بھی اور چاندی بھی	۲۲۵	عزت دار کو زکوۃ دینا	۲۳۴
زکوۃ کی مدت نصاب	۲۲۶	زکوۃ ظاہر کرکے ادا کرے	۲۳۵
سونا چاندی بدلنا	۲۲۶	زکوۃ کا ایک شہر سے دوسرے شہر میں	
عمدہ سونے اور چاندی سے زکوۃ ادا کرے	۲۲۶	لے جانا	۲۳۵
سونے اور چاندی میں دھات کا ملا ہونا	۲۲۶	وزن کرانے کی ذمہ داری	۲۳۵
اونٹ کا نصاب	۲۲۷	ادا کی ہوئی زکوۃ کو مستحق سے خریدنا	۲۳۵
دو نصابوں کے درمیان زکوۃ	۲۲۸	زکوۃ کی ادائیگی میں شک کرنا	۲۳۵
گائے کا نصاب	۲۲۸	فقیر کا زکوۃ دینے والے سے صلح کرنا	۲۳۶
بھیڑ بکریوں کا نصاب	۲۲۹	زکوۃ کے مال سے دینی کتب کی	
دو نصابوں کے درمیان زکوۃ	۲۲۹	نشرو اشاعت	۲۳۶
زیادہ قیمت والی بھیڑ بکری زکوۃ میں دے	۲۳۰	مستحق پر زکوۃ واجب ہونا	۲۳۶
اگر چند آدمی آپس میں شریک ہوں	۲۳۰	مستحقین زکوۃ کی شرائط	۲۳۶

سید اور غیر سید کی زکوۃ ۲۳۸
زکوۃ فطرہ ۲۳۸
نیت ۲۳۸
قرض کے عنوان سے دینا ۲۳۸
جنس میں ملاوٹ نہ ہو ۲۳۹
فطرہ میں عیب نہ ہو ۲۳۹
فطرے کا ایک جنس ہونا ضروری نہیں ۲۳۹
فطرہ نماز عید سے پہلے ادا کرنا ۲۳۹
جب فطرے میں تاخیر ہو جائے ۲۴۰
الگ کیا ہوا فطرہ ذات کے لیے نہیں لے سکتا ۲۴۰
فطرہ اگر تلف ہو جائے ۲۴۰
شہر میں مستحق کا ہونا ۲۴۰
فقیر پر زکوۃ فطرہ واجب نہیں ۲۴۰
عید الفطر کی رات کو دستر خوان پر کھانا کھانے والے ۲۴۱
غروب سے پہلے مہمان کا آنا ۲۴۱
مہمان جو میزبان کی مرضی کے بغیر آئے ۲۴۱
غروب کے بعد مہمان کا آنا ۲۴۱
ظہر سے پہلے صاحب استطاعت ہونا ۲۴۱
فطرہ کو ہاتھوں ہاتھ پھرانا ۲۴۲
غروب کے بعد بچہ پیدا ہونا ۲۴۲
لڑکی غروب سے پہلے رخصت ہو ۲۴۲
جس کا فطرہ کسی اور کے ذمہ ہو ۲۴۲
جس کا شوہر خرچ نہ دے ۲۴۳
جو شخص سید نہیں ۲۴۳
دودھ پیتے بچے کا فطرہ ۲۴۳
مال حلال سے فطرے کی ادائیگی ۲۴۳
مزدور کا فطرہ ۲۴۳
غروب آفتاب کے بعد موت واقع ہو جانا ۲۴۳
جس کو زکوۃ دی جا سکتی ہے ۲۴۴
فقیر اور مسکین کے لیے شرط ۲۴۴
سال کے خرچ میں شک کرنا ۲۴۵
جس کی آمدنی سال کے خرچ سے کم ہو ۲۴۵
حفظ عزت کے لیے زکوۃ لینا ۲۴۵
جس حد تک ہو زکوۃ لینے سے گریز کرے ۲۴۵
جو شخص پہلے فقیر تھا ۲۴۶
جس شخص کی فقیری میں شک ہو ۲۴۶
زکوۃ سے اپنا قرض کاٹنا ۲۴۶
زکوۃ اچھے عنوان سے دینا ۲۴۶
اگر زکوۃ غیر مستحق کو چلی جائے ۲۴۶
زکوۃ سے قرض ادا کرنا ۲۴۷
زکوۃ کو گناہ میں خرچ کرنا ۲۴۷
اگر مسافر کا خرچ ختم ہو جائے ۲۴۷
سفر کے مصارف سے بچی ہوئی زکوۃ ۲۴۸

☆ خمس در قرآن

مال غنیمت پر خمس واجب ہے ۲۵۱
خمس ایک اہم اسلامی حکم ۲۵۱

حق کا باطل سے جدائی کا دن ۲۵۳
ذی القربیٰ سے کیا مراد ہے ۲۵۴
یتامیٰ و مساکین و ابن سبیل سے مراد ۲۵۴

☆ **احادیث میں خمس کی اہمیت**

خمس کی ادائیگی ۲۵۷
کاروبار سے حاصل ہونے والا نفع ۲۵۷
ہدیہ سے حاصل ہونے والا مال ۲۵۸
عورت کا مہر جو شوہر ادا کرتا ہے ۲۵۸
ارث کے طور پر جو مال ملے ۲۵۸
دور کا رشتہ دار ارث لے ۲۵۸

☆ **مسائل خمس**

قناعت سے حاصل ہونے والا مال ۲۶۱
خرچ جب کوئی دوسرا برداشت کرے ۲۶۱
ملک معین سے حاصل ہونے والی آمدنی ۲۶۱
فقیر کو خمس و زکوٰۃ میں حاصل ہونے والا مال ۲۶۱
وہ مال جس پر سے خمس ادا نہیں کیا گیا ۲۶۲
خمس کا عقیدہ نہ رکھنے والوں سے ملنے والا مال ۲۶۲
سال کا آغاز ۲۶۲
کاروبار سے اتفاقاً فائدہ حاصل ہونا ۲۶۲
قمری اور شمسی سال ۲۶۳
سال تمام ہونے سے پہلے فوت ہو جائے ۲۶۳
تجارت میں قیمت کا کم یا زیادہ ہونا ۲۶۳
کئی کسب و کار کا ہونا ۲۶۳
فضول خرچی والے مال کا خمس ۲۶۴
کھانے پینے والی چیزیں سال کے آخر میں بچ جانا ۲۶۴
دوران سال جنس کا فروخت کرنا ۲۶۴
جس سال کسب و کار سے نفع نہ ہو ۲۶۴
کسب و کار میں اصل پونجی کا برقرار رکھنا ۲۶۵
نفع سے قرض منہا کرنا ۲۶۵
خمس ادا کرنے سے پہلے مال میں تصرف ۲۶۶
معدنیات بمقدار نصاب ۲۶۶
چند آدمیوں کا کان سے کچھ نکالنا ۲۶۷
کان سے نکلنے والی معدنیات کان کے مالک کا حق ۲۶۷
زمین، درخت، پہاڑ وغیرہ سے ملنے والا خزانہ ۲۶۷
خزانہ ۲۶۷
خزانے کا نصاب ۲۶۷
اگر خزانہ کسی کی ملک ہو ۲۶۸
چند برتنوں میں ملنے والا خزانہ ۲۶۸
چند جگہوں سے حاصل ہونے والا خزانہ ۲۶۸
چند آدمیوں کو خزانہ ملنا ۲۶۸
جانور کے پیٹ سے حاصل ہونے والا خزانہ ۲۶۹
وہ مال حلال جو حرام مال سے مخلوط ہو جائے ۲۶۹
حلال و حرام مال کا مخلوط ہونا ۲۶۹
حرام کی مقدار معلوم لیکن مالک کا علم نہ ہو ۲۶۹

حرام کی مقدار معلوم نہیں لیکن مالک کو پہچانتا ہے ۲۶۹
حرام کی مقدار جب خمس سے زیادہ ہو ۲۷۰
جواہرات جو غوطہ لگا کر حاصل ہوں ۲۷۰
دریا کے کنارے سے جواہرات پکڑنا ۲۷۰
کوئی چیز نہ نکالنے کے ارادے سے غوطہ لگانا ۲۷۱
کسی جانور سے جواہرات نکلنا ۲۷۱
بچے کا خمس ولی پر ہوگا ۲۷۱
کفار سے جنگ کر کے حاصل ہونے والا مال غنیمت ۲۷۱
کافر ذمی کا مسلمان سے زمین خریدنا ۲۷۲
کافر ذمی کا دوسرے مسلمان کو زمین فروخت کرنا ۲۷۲
اگر کافر ذمی مر جائے ۲۷۲
کافر ذمی کا خمس نہ دینے کی شرط لگانا ۲۷۲
کافر ذمی جبکہ وہ نابالغ ہو ۲۷۳
خمس کی تقسیم ۲۷۳
جن سادات کو خمس دیا جا سکتا ہے ۲۷۳
سہم امام علیہ السلام مجتہد جامع الشرائط کو دینا ۲۷۳
جو سید عادل نہیں ۲۷۴
جس کا سفر گناہ کے لیے ہو ۲۷۴
گنہگار سید ۲۷۴
جو شخص سید ہونے کا دعویٰ کرے ۲۷۴
اگر کسی کی بیوی سیدانی ہو ۲۷۴
جس شخص پر کسی سیدانی کے اخراجات واجب ہوں ۲۷۵
سال سے زیادہ خرچ نہیں دیا جا سکتا ۲۷۵
شہر میں سید مستحق نہ ہونا ۲۷۵
شہر میں مستحق ہونے کا احتمال ہو ۲۷۵
ایک شہر سے دوسرے شہر خمس لے جانا ۲۷۶
خمس کسی اور چیز سے دینا ۲۷۶
قرض میں خمس کا حساب کرنا ۲۷۶
مستحق مالک کو خمس نہیں بخش سکتا ۲۷۶
خمس میں دست گردانی ۲۷۷

☆☆☆☆

واقیموا الصلوٰۃ (القرآن)

(اور نماز قائم کرو)

قرآن میں نماز کی اہمیت

اللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّآلِ مُحَمَّدٍ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

☆ نماز علامت ایمان

اللہ تعالیٰ نماز کو مومن کی علامت قرار دیتے ہوئے فرمارہا ہے۔

اَلَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ○

''یہ وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں اور اس کے دیے ہوئے رزق سے خرچ کرتے ہیں''۔ (البقرہ:۳)

☆ نماز باجماعت کا حکم

اللہ تعالیٰ حکم فرمارہا ہے۔

وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ ○

''نماز ادا کرو زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔'' (البقرہ:۴۳)

☆ نماز کے ساتھ صبر حاصل کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَ اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَ الصَّلٰوۃِ ؕ وَ اِنَّہَا لَکَبِیۡرَۃٌ اِلَّا عَلَی الۡخٰشِعِیۡنَ ○

''نماز کے ساتھ اور صبر کے ساتھ مدد چاہو اور البتہ (نماز) گراں ہے مگر ان پر نہیں جو خشوع کرنے والے ہیں''

☆بنی اسرائیل سے نماز کا عہد

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِ یْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰکِیْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ ط ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْکُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○

○ ''جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ

○ اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور

○ والدین کے ساتھ احسان کرنا۔اور

○ یتیموں کے ساتھ بھی احسان کرنا اور

○ مسکینوں کے ساتھ بھی احسان کرنا اور

○ قرابتداروں کے ساتھ بھی احسان کرنا اور

○ لوگوں سے نیک بات کرنا اور

○ نماز قائم کرنا اور

○ زکوٰۃ دینا''۔ (البقرہ:۸۳)

☆نماز ایک نیکی ہے جو اللہ کے پاس محفوظ رہتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○

"تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو جو کچھ تم اپنے لیے آگے بھیج دو گے وہ سب خدا کے ہاں مل جائے گا بیشک خدا تمہارے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے۔"

☆ نماز کے ساتھ صبر

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○

"ایمان والو صبر اور نماز کے ذریعہ مدد مانگو بیشک خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" (البقرہ:۱۵۳)

☆ نیکی اصل میں کیا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِى الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○

○ "نیکی یہ نہیں ہے کہ اپنا رخ مشرق اور مغرب کی طرف کرلو بلکہ نیکی اس

شخص کا حصہ ہے جو

- اللہ پر ایمان لائے
- آخرت پر ایمان لائے
- ملائکہ پر ایمان لائے
- کتاب پر ایمان لائے
- انبیاء پر ایمان لائے
- محبت خدا میں قرابتداروں کو مال دے
- یتیموں کو محبت خدا میں مال دے
- مسکینوں کو محبت خدا میں مال دے
- غربت زدہ مسافروں کو محبت خدا میں مال دے
- سوال کرنے والوں کو محبت خدا میں مال دے
- محبت خدا میں غلاموں کی آزادی کے لئے مال دے
- نماز قائم کرے اور
- زکوۃ ادا کرے
- جو بھی عہد کرے اسے پورا کرے اور
- فقر وفاقہ میں صبر کرنے والا ہو
- پریشانیوں میں صبر کرنے والا ہو
- بیماریوں میں صبر کرنے والا ہو
- میدان جنگ کے حالات میں صبر کرنے والا ہو
- یہی لوگ اپنے دعوئ ایمان میں سچے ہیں اور
- یہی لوگ صاحبان تقویٰ ہیں اور
- یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔" (البقرہ:۱۷۷)

☆ نماز وسطیٰ کی محافظت کا حکم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ق وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (۲۳۸)

"اپنی تمام نمازوں اور بالخصوص نماز وسطیٰ کی محافظت کرو اور اللہ کی بارگاہ میں خشوع وخضوع کے ساتھ کھڑے ہوجاؤ۔" (البقرہ:۲۳۸)

☆ نماز پڑھنے والوں کا اجر خدا کے پاس ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

"جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک عمل کیے نماز قائم کی زکوٰۃ ادا کی ان کے لئے پروردگار کے یہاں اجر ہے اور ان کے لئے کسی طرح کا خوف یا حزن نہیں۔"

(البقرہ:۲۷۷)

☆ نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ○

"اے ایمان والوں خبردار نشے کی حالت میں نماز کے قریب بھی نہ جانا جب تک یہ ہوش نہ آجائے۔ کہ تم کیا کہے رہے ہو۔" (النساء۴۳)

☆ سفر اور خوف میں نماز قصر کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖۗ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ○

"اور تم جب زمین میں سفر کرو تو تمہارے لیے کوئی حرج نہیں ہے کہ اپنی نمازیں قصر کر دو اگر تمہیں خوف ہو کہ کفار حملہ کر دیں گے تو نماز قصر کر دو بیشک کفار تمہارے لیے کھلے دشمن ہیں"۔ (النساء۱۰۱)

☆ نماز خوف پڑھنے کا طریقہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ اِذَا كُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْیَاْخُذُوْۤا اَسْلِحَتَهُمْ قف فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآىِٕكُمْ ص وَلْتَاْتِ طَآىِٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَ اَسْلِحَتَهُمْ ....

"اور آپ جب مجاھدین کے درمیان ہوں اور ان کے لئے

نماز قائم کریں تو ان کی ایک جماعت آپ کے ساتھ نماز پڑھے اور اپنا اسلحہ ساتھ رکھے اس کے بعد جب یہ سجدہ کر چکیں تو یہ پشت پناہ بن جائیں اور دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی ہے وہ آ کر شریک نماز ہو جائیں اور اپنے اسلحہ اور بچاؤ کے سامان ساتھ رکھو...... (النساء۱۰۲)

☆نماز ایک وقت معین کے ساتھ فریضہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○

''بیشک نماز صاحبانِ ایمان کے لئے ایک وقت معین کے ساتھ فریضہ ہے۔'' (النساء۱۰۳)

☆نماز میں سستی نفاق کی علامت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَ اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ○

''بیشک منافقین خدا کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ اور خدا ان کو دھوکہ میں رکھنے والا ہے اور یہ نماز کے لیے اٹھتے بھی ہیں تو سستی کے ساتھ لوگوں کو دکھانے کے لئے عمل کرتے ہیں اور اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں'' (النساء۱۴۲)

☆ نماز قائم کرنے والوں کو اجرِ عظیم کی بشارت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

"اور (جو لوگ) نماز قائم کرنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں ہم عنقریب ان سب کو اجرِ عظیم عطا کریں گے۔ (النساء ۱۶۲)

☆ نماز سے پہلے طہارت کا حکم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

"اے ایمان والو جب بھی نماز کے لئے اٹھو تو پہلے اپنے چہروں کو اور کہنیوں تک اپنے ہاتھوں کو دھوؤ اور اپنے سر اور گھٹنے تک پیروں کا

مسح کرو اور اگر جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرو اور اگر مریض ہو
یا سفر کے عالم میں ہو یا پاخانہ وغیرہ نکل آیا ہے یا عورتوں کو باہم لمس
کیا ہے۔ اور پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اس طرح کہ اپنے
چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لو کہ خدا تمہارے لیے کسی طرح کی زحمت
نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک و پاکیزہ بنا دے اور تم پر
اپنی نعمت کو تمام کر دے شاید تم اس طرح اس کے شکر گزار بندے
بن جاؤ'' (المائدہ:۶)

☆ نماز پڑھنے والے کی برائیاں درگزر ہو جاتی ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَىْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِىْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ○

- ○ ''اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ہم نے ان میں بارہ نقیب بھیجے اور خدا نے یہ بھی کہہ دیا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اگر
- ○ تم نے نماز قائم کی
- ○ زکوۃ ادا کی

- ○ ہمارے رسولوں پر ایمان لے آئے
- ○ رسولوں کی امداد کی
- ○ خدا کی راہ میں قرض حسنہ دیا
- ○ ہم یقیناً تمہاری برائیوں سے درگزر کریں گے۔ اور تمہیں ان باغات میں داخل کریں گے۔ (جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی پھر جو اس کے بعد کفر کرے گا تو وہ بہت برے راستے کی طرف بھٹک گیا۔" (المائدۃ:۱۲)

☆ قیام نماز بھی اور حالت رکوع میں زکوٰۃ بھی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ○

"ایمان والو بس تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ صاحبان ایمان جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔"

(المائد:۵۵)

☆ اذان نماز کو سنجیدگی سے لیا جائے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَ اِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ○

"اور جب تم نماز کے لئے اذان دیتے ہو تو یہ اس کو مذاق اور کھیل بنا لیتے ہیں اس لیے کہ یہ بالکل بے عقل قوم ہیں۔"

(المائدہ ۵۸)

☆ شیطان نماز سے روک دیتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ○

"شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے بارے میں تمہارے درمیان بغض اور عداوت پیدا کر دے اور تمہیں یاد خدا اور نماز سے روک دے تو کیا تم واقعاً رک جاؤ گے۔" (المائدہ ۹۱)

☆ نماز کے بعد گواہوں کو روک کر رکھو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِىْ بِهٖ ثَمَنًا وَّ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَ لَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ

"ایمان والو جب تم میں سے کسی کو موت سامنے آجائے تو گواہی کا خیال رکھنا کہ وصیت کے وقت دو عادل گواہ تم میں ہوں یا پھر تمہارے غیر میں سے ہوں اگر تم سفر کی حالت میں ہو اور وہیں

موت کی مصیبت نازل ہو جائے ان دونوں کو نماز کے بعد روک رکھو پھر اگر تم تمہیں شک ہو تو یہ خدا کی قسم کھائیں کہ ہم اس گواہی سے کسی طرح کا فائدہ نہیں چاہتے ہیں چاہے قرابتداری کا معاملہ کیوں نہ ہو اور نہ خدائی شہادت کو چھپاتے ہیں کہ اس طرح ہم یقیناً گنہگاروں میں شامل ہو جائیں گے۔" (المائدہ:۱۰۶)

☆ نماز ہدایت الٰہی ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَ اَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّقُوْهُ ؕ وَ هُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○

اور دیکھو نماز قائم کرو اور اللہ سے ڈرو کہ وہی وہ ہے جس کی بارگاہ میں تم حاضر کیے جاؤ گے۔" (الانعام:۷۲)

☆ نماز کا قیام انسان کو صالح بنا دیتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ (الاعراف ۱۷۰)

"اور جو لوگ کتاب سے تمسک کرتے ہیں اور انہوں نے نماز قائم کی ہے تو ہم صالح اور نیک کردار لوگوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے ہیں۔"

☆ حقیقی صاحب ایمان لوگ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ

يَتَوَكَّلُوْنَ ۝

"صاحبان ایمان درحقیقت وہ لوگ ہیں جن کے سامنے ذکر خدا کیا جائے تو ان کے دلوں میں خوف خدا پیدا ہو اور اس کی آیتوں کی تلاوت کی جائے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جائے اور وہ لوگ اللہ ہی پر توکل کرتے ہیں۔"

☆نماز کا قیام اور کفار کی توبہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (التوبہ۹)

"پھر جب یہ محترم مہینے گزر جائیں تو کفار کو جہاں پاؤ قتل کردو اور گرفت میں لے لو اور قید کردو اور ہر راستہ اور گزرگاہ پر ان کے لئے بیٹھ جاؤ اور راستہ تنگ کردو پھر اگر توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو کہ خدا بخشنے والا اور مہربان ہے۔"

☆نماز کے قیام سے مسلمان برادری وجود میں آتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ

فِی الدِّیْنِ ؕ وَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ (التوبہ ۱۱)

"(مشرکین) پھر بھی توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں۔ اور ہم صاحبان علم کے لئے اپنی آیات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے رہتے ہیں۔"

☆ نماز کا قیام ھدایت کی طرف ایک راستہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ وَ لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ ○

"اللہ کی مسجدوں کو صرف وہ لوگ آباد کرتے ہیں جن کا ایمان اللہ اور روزِ آخرت پر ہے اور جنہوں نے نماز قائم کی ہے زکوٰۃ ادا کی ہے اور سوائے خدا کے کسی سے نہیں ڈرے یہی لوگ ہیں جو عنقریب ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کیے جائیں گے۔" (التوبہ ۱۸)

☆ نماز میں سستی خیرات کے قبول ہونے میں مانع ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا مَنَعَھُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْھُمْ نَفَقٰتُھُمْ اِلَّآ اَنَّھُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَ بِرَسُوْلِہٖ وَ لَا یَاْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اِلَّا وَ ھُمْ کُسَالٰی وَ لَا یُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَ ھُمْ کٰرِھُوْنَ ○

"اور ان کے خیرات قبول ہونے سے صرف اس بات نے روک دیا ہے کہ انہوں نے خدا اور اس کے رسول کا انکار کیا۔ اور یہ نماز

بھی سستی سے بجالاتے ہیں اور راہ خدا میں کراہت اور ناگواری کے ساتھ خرچ کرتے ہیں۔" (التوبہ ۵۴)

☆ نماز پڑھنے والے پر خدا کی رحمت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ م يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

"مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں سب ایک دوسرے کے ولی اور مددگار ہیں کہ یہ سب ایک دوسرے کو نیکیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن پر عنقریب خدا رحمت نازل کرے گا۔ کہ وہ ہر شے پر غالب اور صاحب حکمت ہے۔" (التوبہ:۷۱)

☆ نماز قائم کرنے والے کو اللہ کی طرف سے بشارت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَ اَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّ اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ط وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

"اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کی طرف وحی کی کہ قوم کے لئے

مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ قرار دو اور نماز قائم کرو اور مومنین کو بشارت دے دو۔" (یونس ۸۷)

☆ نماز کا قیام برائیوں کو ختم کر دیتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیۡلِ ؕ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡھِبۡنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِکَ ذِکۡرٰی لِلذّٰکِرِیۡنَ (ھود ۱۱۴)

"اور پیغمبر آپ دن کے دونوں حصوں میں اور رات گئے نماز قائم کریں کہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دینے والی ہیں اور یہ ذکر خدا کرنے والوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔"

☆ آخرت کا گھر نماز قائم کرنے والوں کے لئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ الَّذِیۡنَ صَبَرُوا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ رَبِّھِمۡ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً وَّ یَدۡرَءُوۡنَ بِالۡحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُولٰٓئِکَ لَھُمۡ عُقۡبَی الدَّارِ (الرعد: ۲۲)

"اور جنہوں نے مرضی خدا حاصل کرنے کے لیے صبر کیا ہے اور نماز قائم کی ہے۔ اور ہمارے رزق میں سے خفیہ وعلانیہ انفاق کیا ہے اور جو نیکی کے ذریعے برائی کو دور کرتے ہیں آخرت کا گھر ان کے لئے ہے۔"

☆ ایماندار بندوں کو نماز قائم کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلۡ لِّعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُنۡفِقُوۡا

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ (ابراہیم:۳۱)

"اور آپ میرے ایمان دار بندوں سے کہہ دیجیے کہ نماز قائم کریں اور ہمارے رزق میں سے خفیہ اور علانیہ ہماری راہ میں خرچ کریں قبل اس کے کہ وہ دن آجائے (جس دن) نہ تجارت کام آئے گی اور نہ دوستی۔"

☆ خانہ کعبہ کی آبادکاری قیام نماز کے لئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ (ابراہیم ۳۷)

"پروردگار میں نے اپنی ذریت میں سے بعض کو تیرے محترم مکان کے قریب بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑ دیا ہے۔ تاکہ نمازیں قائم کریں اب تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف موڑ دے اور انہیں پھلوں کا رزق عطا فرما تاکہ وہ تیرے شکر گزار بندے بن جائیں۔"

☆ حضرت ابراھیمؑ کی نماز قائم کرنے والوں سے محبت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ صلے ق رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراہیم۴۰)

"پروردگار مجھے اور میری ذریت میں نماز قائم کرنے والے قرار دے اور پروردگار میری دعا کو قبول کرلے۔"

☆ نماز صبح کے لئے گواہی کا انتظام

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡہُوۡدًا (الاسراء ۷۸)

"آپ زوال آفتاب سے رات کی تاریکی تک نماز قائم کریں نماز صبح بھی کہ نماز صبح کے لئے گواہی کا انتظام کیا گیا ہے۔"

☆ حضرت عیسیٰؑ کو زندگی بھر نماز کی وصیت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قَالَ اِنِّیۡ عَبۡدُ اللّٰہِ ؕ اٰتٰنِیَ الۡکِتٰبَ وَجَعَلَنِیۡ نَبِیًّا ۙ وَّ جَعَلَنِیۡ مُبٰرَکًا اَیۡنَ مَا کُنۡتُ ۪ وَاَوۡصٰنِیۡ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمۡتُ حَیًّا (مریم ۳۱)

"بچے نے آواز دی کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور جہاں بھی رہوں بابرکت قرار دیا ہے اور جب تک زندہ رہوں نماز اور زکوۃ کی وصیت کی ہے۔"

☆ حضرت اسمعیلؑ کا گھر والوں کو نماز کا حکم دینا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاذۡکُرۡ فِی الۡکِتٰبِ اِسۡمٰعِیۡلَ ۫ اِنَّہٗ کَانَ صَادِقَ الۡوَعۡدِ وَکَانَ رَسُوۡلًا نَّبِیًّا

وَ كَانَ يَأْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ص وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا (مریم ۵۴،۵۵)

''اور اپنی کتاب میں اسمٰعیل کا تذکرہ کرو کہ وہ وعدے کے سچے اور ہمارے بھیجے ہوئے پیغمبر تھے اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے اور پروردگار کے نزدیک پسندیدہ تھے۔''

☆ نماز ضائع کرنے والے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا (مریم ۵۹)

''پھر ان کے بعد ان کی جگہ پر وہ لوگ آئے جنہوں نے نماز کو برباد کر دیا اور خواہشات کا اتباع کر لیا پس یہ عنقریب اپنی گمراہی سے جا ملیں گے۔''

☆ نماز کا قیام اللہ کی یاد ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ (طٰہٰ ۱۳۲)

''اور اپنے اہل کو نماز کا حکم دیں اور اس پر صبر کریں ہم آپ سے رزق کے طلبگار نہیں ہم تو خود ہی رزق دیتے ہیں۔ اور عاقبت صرف صاحبان تقویٰ کے لیے ہے۔''

☆ حضرت ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کو نماز قائم کرنے کی وحی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ جَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَّ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۝ (انبیاء ۷۳،۷۴)

''اور پھر ابراہیم کو اسحاق اور ان کے بعد یعقوب عطا کیے اور سب کو صالح اور نیک کردار قرار دیا۔ اور ہم نے ان سب کو پیشوا قرار دیا جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کی طرف کار خیر کرنے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی وحی کی اور یہ سب کے سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔''

☆ نماز قائم کرنے والے اللہ کے نیک بندے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ الصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِى الصَّلٰوةِ ۙ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (الحج ۳۵)

''جن کے سامنے ذکر خدا آتا ہے تو ان کے دل لرز جاتے ہیں اور وہ جو مصیبت پر صبر کرنے والے ہیں نماز قائم کرنے والے ہیں اور ہم

نے جو رزق دیا ہے اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرنے والے ہیں۔ ان کا انجام خدا کے اختیار میں ہے۔"

☆ قیام نماز کا انجام خدا کے اختیار میں ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (الحج ۴۱)

"یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے زمین میں اختیار دیا تو انہوں نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور نیکیوں کا حکم دیا اور برائیوں سے روکا اور یہ طے ہے کہ جملہ امور کا انجام خدا کے اختیار میں ہے۔"

☆ اللہ کے اطاعت گزاروں کو قیام نماز کا حکم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ جَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَ مَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَ فِیْ هٰذَا لِیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِیْدًا عَلَیْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖۚ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ (الحج ۷۸)

"اور اللہ کے بارے میں اس طرح جہاد کرو جو جہاد کرنے کا حق ہے

اس نے تمہیں منتخب کیا ہے۔ اور دین میں کوئی زحمت نہیں قرار دی ہے۔ یہی تمہارے بابا ابراہیم کا دین ہے۔ اس نے تمہارا نام پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی مسلم اور اطاعت گزار رکھا ہے۔ تاکہ رسول تمہارے اوپر گواہ رہے اور تم لوگوں کے اعمال کے گواہ رہو لہٰذا اب تم نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ سے باقاعدہ طور پر وابستہ ہو جاؤ کہ وہی تمہارا مولا ہے۔ اور وہی بہترین مولا اور بہترین مددگار ہے"۔

☆ نماز پڑھنے والے جن کو تجارت نہیں روک سکتی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ (النور ۳۷)

"ایسے لوگ جنہیں نہ تو کوئی تجارت روک سکتی ہے اور نہ خرید و فروخت اللہ کو یاد کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے وہ اس دن سے ڈرتے نہیں جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں۔"

☆ نماز پڑھنے والے پر اللہ کی رحمتیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (النور ۵۶)

"اور قائم کرو نماز اور ادا کرو زکوٰۃ اور اطاعت کرو رسول کی تاکہ تم پر

رحم کیا جائے"

☆ نماز قائم کرنے والوں کے لیے ہدایت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

طٰسٓ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ○ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○ (النمل ۳)

"یہ آیتیں قرآن اور کتاب روشن کی ہیں ہدایت اور بشارت ہیں ان مومنوں کے لیے جو قائم کرتے ہیں نماز اور ادا کرتے ہیں زکوٰۃ اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔"

☆ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے باز رکھتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَ الْمُنْكَرِ ۭ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ (العنکبوت ۴۵)

"کتاب میں سے جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے۔ اسے تلاوت کرو اور قائم کرو نماز کو یقیناً نماز بے حیائی کی باتوں اور برے کاموں سے باز رکھتی ہے اور ضرور اللہ کا ذکر بڑی چیز ہے۔ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو باخبر ہے۔"

☆ نماز شرک سے روکتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (الروم ۳۱)

"سب لوگ اس کی طرف رجوع ہونے والے ہیں اور اسی سے ڈرو اور نماز پڑھو اور تم مشرک نہ ہو جانا۔

☆ احسان کرنے والے نماز قائم کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الٓمّٓ (۱) تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ (۲) هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ (۳) الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (٤)

"الم یہ آیتیں حکمت والی کتاب کی ہیں ہدایت اور رحمت ہیں ان احسان کرنیوالوں کے لیے جو قائم کرتے ہیں نماز اور ادا کرتے ہیں زکوٰۃ اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔" (لقمٰن ۴)

☆ نماز کا قیام عزم امور میں سے ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

"اے میرے فرزند قائم کر نماز اور حکم دے نیکی کا اور منع کر بدی سے اور صبر کر اس پر جو مصیبت تجھ پر پڑے یقیناً یہ بھی ارادے کے کاموں میں سے ہے۔" (لقمٰن ۱۷)

☆ رسولؐ کی ازواج کو نماز کا حکم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ط

''اور قائم کرو نماز اور ادا کرو زکوٰۃ اور اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی۔'' (الاحزاب ۳۳)

☆ جو نماز قائم کرتے ہیں وہی اللہ سے ڈرتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ط وَ مَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ

''تم صرف ان کو ہی ڈرا سکتے ہو جو ڈرتے ہیں اپنے بے دیکھے رب سے اور پڑھتے ہوں نماز جو پاک رہتا ہے وہ اپنی ذات کے لیے پاک رہتا ہے۔ اور اللہ ہی کو طرف پلٹ جانا ہے۔'' (فاطر ۱۸)

☆ نماز پائیدار سرمایہ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (۳۶) ۚ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ (۳۷) ۚ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ص وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ص

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (۳۸)

بس جو کچھ دیا گیا ہے تم کو کسی چیز میں سے وہ زندگانی دنیا کا چین ہے۔ اور بس اور جو کچھ اللہ کی بارگاہ میں ہے۔ وہ خیر اور باقی رہنے والا ہے۔ ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور بڑے بڑے گناہوں اور فحش باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور جب غصہ آجاتا ہے۔ تو معاف کر دیتے ہیں۔ اور جو اپنے رب کی بات قبول کرتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں اور آپس کے معاملات میں مشورہ کرتے ہیں۔" (الشوریٰ ۳۶،۳۸)

☆ نماز پڑھنے سے توبہ قبول ہو جاتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ءَ اَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىْ نَجْوٰكُمْ صَدَقٰتٍ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

"کیا تم اس بات سے ڈر گئے ہو کہ اپنی رازدارانہ باتوں سے پہلے خیرات نکال دو اب جبکہ تم نے ایسا نہیں کیا ہے اور خدا نے تمہاری توبہ قبول کر لی ہے تو اب نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو کہ اللہ تمہارے عمل سے خوب باخبر ہے۔" (المجادلہ ۱۳)

☆ نماز جمعہ کی طرف تیزی سے قدم بڑھانے کی ہدایت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ

فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (الجمعہ ۹)

''اے ایمان والو! جب تمہیں جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے۔ تو ذکر خدا کی طرف دوڑ پڑو اور کاروبار بند کردو کہ یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اگر تم جاننے والو ہو۔''

☆ نماز کی ادائیگی کے بعد فضل خدا کی تلاش

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ
فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

''پھر جب نماز قائم ہو جائے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور فضل خدا کو تلاش کرو اور خدا کو بہت یاد کرو شاید اسی طرح تمہیں نجات حاصل ہو جائے۔'' (الجمعہ ۱۰)

☆ رسولؐ کو نماز قائم کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ
وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ
وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا
تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ
وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ

وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (المزمل ۲۰)

"آپ کا پروردگار جانتا ہے کہ آپ دو تہائی رات کے قریب یا نصف شب یا ایک تہائی رات قیام کرتے ہیں اور آپ کے ساتھ ایک گروہ اور بھی ہے اور اللہ دن رات کا صحیح اندازہ رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ تم لوگ اس کا صحیح احصانہ کرسکو گے تو اس نے تمہارے اوپر مہربانی کردی ہے اور جس قدر قرآن ممکن ہو اتنا پڑھ لو کہ وہ جانتا ہے کہ عنقریب تم میں سے بعض مریض ہو جائیں گے اور بعض رزق خدا کو تلاش کرنے کے لیے سفر میں چلے جائیں گے۔ اور بعض راہ خدا میں جہاد کریں گے، تو جس قدر ممکن ہو تلاوت کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کو قرض حسنہ دو پھر جو کچھ بھی اپنے نفس کے واسطے نیکی پیشگی بھیج دو گے اسے خدا کی بارگاہ میں حاضر پاؤ گے بہتر اور اجر کے اعتبار سے عظیم تر اور اللہ سے استغفار کرو کہ وہ بہت زیادہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

☆ اہل کتاب کو نماز قائم کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَاۗءَ

وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ

''اور انھیں صرف اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ خدا کی عبادت کریں اور اس عبادت کو اسی کے لیے خالص رکھیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں اور یہی سچا اور مستحکم دین ہے''۔ (البینۃ ۵)

☆صلوٰۃ بمعنی دُعا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (التوبہ ۱۰۳)

''پیغمبر آپ ان کے اموال میں سے زکوۃ لے لیجئے کہ اس کے ذریعہ یہ پاک و پاکیزہ ہو جائیں اور انہیں دُعا دیں کہ آپ کی دعا ان کے لیے تسکین قلب کا باعث ہوگی خدا سب کا سننے والا اور جاننے والا ہے۔''

☆نماز ایک سیاسی عبادت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ (ھود ۸۷)

''ان لوگوں نے طنز کیا کہ شعیب کیا تمہاری نماز حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے بزرگوں کے معبودوں کو چھوڑ دیں یا اپنے اموال میں اپنی

مرضی کے مطابق تصرف نہ کریں تم تو بڑے بردبار اور سمجھ دار معلوم ہوتے ہو۔"

☆ نماز پڑھنے میں درمیانی راستہ اختیار کرو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَ لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَ لَا تُخَافِتْ بِهَا وَ ابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا (الاسراء ۱۱۰)

"آپ کہہ دیجئے کہ (اللہ کو) اللہ کہہ پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو جس طرح بھی پکارو گے۔ اس کے تمام نام بہترین ہیں۔ اور اپنی نمازوں کو نہ چلا کر پڑھو اور نہ بہت آہستہ آہستہ بلکہ دونوں کا درمیانی راستہ نکالو۔"

☆ کائنات کی تمام مخلوقات نماز پڑھتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَ تَسْبِيْحَهُ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَفْعَلُوْنَ (التوبہ ۴۱)

"کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ کے لیے زمین و آسمان کی تمام مخلوقات اور فضا میں صف بستہ طائر سب تسبیح کر رہے ہیں اور سب اپنی اپنی نماز اور تسبیح سے باخبر ہیں اور اللہ بھی ان کے اعمال سے باخبر ہے۔"

☆ روزِ آخرت پر ایمان رکھنے والے نماز قائم کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَ لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَ مَنْ حَوْلَهَا ؕ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ

(الانعام ۹۲)

"اور یہ کتاب جو ہم نے نازل کی ہے یہ بابرکت ہے اور اپنی پہلی والوں کی تصدیق کرنے والی ہے۔ اور یہ اس لیے ہے کہ آپ مکہ اور اس کے اطراف والوں کو ڈرائیں اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنی نماز کی پابندی کرتے ہیں۔"

☆ نماز تالی اور سیٹی کا نام نہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَیْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ تَصْدِیَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ (انفال ۳۵)

"ان کی تو نماز بھی مسجد الحرام کے پاس صرف تالیاں اور سیٹی ہے لہذا اب تم لوگ اپنے کفر کی بناپر عذاب کا مزہ چکھو۔"

☆ نمازوں میں گڑگڑانے والے کامیاب ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (۱) ۙ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ

خٰشِعُوْنَ (۲) وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (۳) وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ (۴) وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ (۵)

''البتہ وہ ایمان لانے والے کامیاب ہوئے جو اپنی نمازوں میں (خدا کے سامنے) گڑگڑاتے ہیں۔ اور جو بے ہودہ باتوں سے منہ پھیرے رہتے ہیں اور جو زکوٰۃ ادا کیا کرتے ہیں اور جو (اپنی) شرمگاہوں کو (حرام سے) بچاتے ہیں۔'' (المومنون ۱تا۵)

آتش جہنم سے نماز پڑھنے والا محفوظ رہے گا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

كَلَّا ۖ اِنَّهَا لَظٰى (۱۵) نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى (۱۶) تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى (۱۷) وَجَمَعَ فَاَوْعٰى (۱۸) اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا (۱۹) اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا (۲۰) وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا (۲۱) اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ (۲۲) الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ (۲۳)

''ہرگز نہیں۔ یہ آتش جہنم ہے۔ کھال اتار دینے والی۔ اُن سب کو آواز دے رہی ہے جو منہ پھیر کر جانے والے تھے۔ اور جنہوں نے مال جمع کر کے بند رکھا تھا۔ بیشک انسان بڑا لالچی ہے۔ جب تکلیف پہنچ جاتی ہے تو فریادی بن جاتا ہے۔ اور جب مال مل جاتا ہے تو بخیل ہو جاتا ہے۔ علاوہ ان نمازیوں کے جو اپنی نمازوں کی پابندی کرنے والے ہیں۔'' (المعارج :۱۵تا۲۳)

نمازیوں کی جنت میں باعزت رہائش

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ○ .... وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ○ (المعارج: ۳۴)

- ○ جن کے اموال میں ایک مقررہ حق معین ہے۔
- ○ مانگنے والے کے لیے اور نہ مانگنے والے کے لیے۔
- ○ اور جو لوگ روز قیامت کی تصدیق کرنے والے ہیں۔
- ○ اور جو اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔
- ○ بیشک عذاب خدا بے خوف رہنے والی چیز نہیں۔
- ○ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔
- ○ علاوہ اپنی بیویوں اور کنیزوں کے کہ اس پر ملامت نہیں کی جاتی۔
- ○ جو اپنی امانتوں اور عہد کا خیال رکھنے والے ہیں
- ○ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں۔
- ○ جو اپنی نمازوں کا خیال رکھنے والے ہیں۔
- ○ یہی لوگ جنت میں باعزت طور پر رہنے والے ہیں۔

☆ نمازوں سے غافل رہنے والوں کے لیے تباہی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ...... الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ .... ○ (ماعون: ۴،۳)

غافل انسان

- جو قیامت کو جھٹلاتا ہے۔
- یہ وہی ہے کہ جو یتیموں کو دھکے دیتا ہے۔
- اور کسی کو مسکین کے کھانے کے لیے تیار نہیں کرتا۔
- تباہی ہے ان نمازیوں کے لیے
- جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں۔
- دکھانے کے لیے عمل کرتے ہیں۔
- معمولی ظروف بھی عاریتاً پر دینے سے انکار کرتے ہیں۔

☆ نماز اپنے پالنے والے کے لیے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رسولؐ سے خطاب کرتے ہوئے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (انعام:۱۶۳)

"کہہ دیجئے کہ میری نماز میری عبادت میری زندگی میری موت سب اللہ کے لیے ہے۔ جو عالمین کا پالنے والا ہے۔"

☆ مصیبتوں میں اللہ سے رجوع کرنے والوں پر صلوٰۃ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ رَحْمَۃٌ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ (البقرہ:۱۵۷)

"جو مصیبت پڑنے کے بعد یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اس کی بارگاہ میں واپس جانے والے ہیں کہ ان کے

لیے پروردگار کی طرف سے صلوٰت اور رحمت ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔"

☆ صلوٰۃ رسول رحمت کا ذریعہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ مِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ یَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ط اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ط سَیُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (توبہ:۹۹)

"انھیں اعراب میں وہ بھی ہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنے انفاق کو خدا کی قربت اور رسول کی دعائے رحمت کا ذریعہ قرار دیتے ہیں اور بیشک یہ ان کے لیے سامان قربت ہے عنقریب خدا انھیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا وہ غفور بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔"

☆ جہنم میں جانے کا سبب نماز گزار نہ ہونا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ○ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ○

"(جو مجرم جہنم میں ڈال دیے جائیں گے تو ان سے اس سزا کے متعلق سوال ہوگا کہ) کس جرم نے تمھیں جہنم میں پہنچا دیا۔ وہ کہیں گے ہم نماز گزار نہیں تھے۔" (المدثر ۴۳)

☆ تسبیح اور نماز پڑھنے والا کامیاب ہوگیا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

• قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی ○ وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی

"بیشک پاکیزہ رہنے والا کامیاب ہوگیا۔ جس نے اپنے رب کے نام کی تسبیح کی اور پھر نماز پڑھی۔" (الاعلیٰ:۱۵)

☆☆☆☆

الصلوۃ معراج المومن (حدیث)

(نماز مومن کی معراج ہے)

احادیث میں

نماز کی اہمیت

اللّٰهمّ صلِّ علیٰ محمّد وآلِ محمّد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

احکام نماز

دینی اعمال میں سے اہم ترین عمل نماز ہے اگر یہ بارگاہ الٰہی میں قبول ہوگئی تو دوسری عبادتیں بھی قبول ہو جائیں گی۔ اور اگر نمازیں قبول نہ ہوئیں تو باقی اعمال بھی رد کر دیئے جائیں گے جس طرح انسان دن رات پانچ مرتبہ کسی نہر میں غسل کرے تو اس کے بدن کا میل کچیل باقی نہیں رہتا اسی طرح پانچ وقت کی نماز انسان کو گناہوں سے پاک صاف کر دیتی ہے۔ نماز اوّل وقت میں بجالانی چاہیے اس کو سبک اور آسان نہ سمجھے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص نماز کو اہمیت نہ دے اور اس کی خفیف سمجھے وہ آخرت کے عذاب کا مستحق ہے''۔

ایک دن حضورؐ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا اور وہ رکوع اور سجود پورے طور پر نہ بجالایا تو آپؐ نے فرمایا تو ''یہ شخص جس کے نماز کی یہ حالت ہے اگر مر جائے تو یہ میرے دین پر نہیں مرا''۔

پس انسان کو چاہیے نماز جلدی جلدی پڑھنے سے پرہیز کرے اور نماز خشوع وخضوع کے ساتھ ہو۔ نماز پڑھنے والا اس بات کی طرف متوجہ ہو کہ نماز میں کس ذات سے گفتگو کر رہا ہوں اپنے آپ کو ادنیٰ اور خداوند تعالیٰ کو اعلیٰ سمجھے۔ نماز کی یہ حالت اس کو بے خبر بنا دے گی جیسا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے پاؤں سے دوران نماز تیر نکالتے ہیں لیکن آپ متوجہ نہیں ہوتے۔

نماز ادا کرنے والے کو چاہیے کہ

- اپنے گناہوں کی توبہ واستغفار کرے
- حسد، تکبر، غیبت نہ کرے۔
- نشہ آور چیزوں کا استعمال نہ کرے۔
- خمس وزکوۃ کو ترک نہ کرے۔
- ایسے کام کو بھی نمازی ترک کرے جو نماز کے ثواب کو کم دیتے ہیں۔
- اونگھ کی حالت میں نماز پڑھنا۔
- پیشاب وپاخانہ کو روک کر نماز کے لیے کھڑا ہونا۔

☆☆☆☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نماز اسلام کی بنیاد ہے اور اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل نماز کو ہی قرار دیا گیا ہے نماز پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور وہ شیطان کے حملوں سے محفوظ رہتا ہے۔ یہی انبیاء کا راستہ ہے۔ جو نبی بھی اس دنیا سے رخصت ہوا اس نے اپنی امت اور اولاد کو نماز کی وصیت فرمائی۔

حضرت ابراہیمؑ نے بارگاہ الٰہی میں دُعا کی کہ

''اے میرے پالنے والے مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنادے''

حضرت علی علیہ السلام اپنے فرزندان کو نماز کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''میں تمہیں نماز اور اس کی حفاظت کی ہدایت کرتا ہوں کیونکہ نماز سب سے بہتر عمل ہے اور تمہارے دین کا ستون ہے''

☆ گناہوں سے پاک کرنا

نمازی جب نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کا نفس گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے حضرت سلمان فارسی فرماتے ہیں:

''ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک درخت کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضور نے اس درخت کی ٹہنی کو پکڑ کر ہلایا جس سے پتے گرے آپ نے فرمایا تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں کہ میں نے ایسا کیوں کیا ہے ہم نے عرض کیا یارسولؐ اللہ آپ ہی فرما دیجیے تو حضور نے فرمایا:

''جب مسلمان نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت کے پتے''۔

☆ وضوٴ کا پانی گناہوں کو دھوڈالتا ہے

جب نمازی نماز کے لیے وضو سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے اعضاء وضو گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''جو شخص وضوٴ کرتا ہے تو اس کے اعضاء و جوارح سے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں''

☆ نمازی کا نفس گناہوں سے پاک ہونا

نماز نمازی کے نفس کو گناہوں سے پاک کر دیتی ہے۔ جیسے معصوم بچہ گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

''جب نمازی اپنے چہرے اور دل کے ساتھ خدا کی طرف رُخ کرتا ہے تو اس سے پہلے کہ وہ نماز سے فارغ ہو اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا اور اس کا نفس گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے ابھی جنم دیا ہو۔''

☆ پنجگانہ نمازیں گناہوں کی جلا دیتی ہیں

اللہ تعالیٰ شب و روز کے گناہوں کو شب و روز کی عبادت سے جلا دیتا ہے۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''تم اپنے گناہوں کی آگ میں جلتے رہو گے لیکن جب تم صبح کی نماز پڑھو گے تو وہ گناہوں کو دھو ڈالے گی۔

تم پھر جلتے رہو گے جلتے رہو گے یہاں تک کہ ظہر کی نماز پڑھو گے تو وہ انھیں دھو ڈالے گی۔

تم پھر جلتے رہو گے جلتے رہو گے یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھو گے تو وہ

نھیں دھو ڈالے گی۔

تم پھر چلتے رہو گے لیکن جب مغرب کی نماز پڑھو گے تو وہ انھیں دھو ڈالے دی گی۔

تم پھر چلتے رہو گے پس جب عشاء کی نماز پڑھو گے تو وہ انھیں دھو ڈالے گی۔

پھر تم سو جاؤ گے تو اس وقت تمہارا کوئی گناہ نہیں لکھا جائے گا یہاں تک کہ تم گناہوں سے دھل چکے ہو گے۔"

☆ نماز فرض کرنے کی وجہ

ہشام بن حکم کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر نماز کس وجہ سے فرض کی ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا:

"اگر لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جاتا تو ان کی توجہ حضور اکرمؐ کی طرف نہ ہوتی اور وہ ان کو یاد نہ کرتے پہلی خبریں اور کتاب ہی ان کے پاس ہوتی ان کا حال بھی پہلی والی امتوں جیسا ہوتا جنھوں نے دین تو لے لیا اور کتابیں بھی بنالیں لیکن لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انھوں نے انبیاء کو شہید کر دیا اور ان کے رخصت ہونے کے بعد ان کے امور اور احکام مٹ گئے اور بات ختم ہوگئی"۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ لوگ حضورؐ کی یاد سے وابستہ رہیں دلوں سے ان کو فراموش نہ کریں اور ان کے امور باقی رکھیں لہٰذا لوگوں پر نماز فرض قرار دے دی لوگ حضورؐ کو روزانہ پانچ مرتبہ یاد کرتے ہیں ان کے نام کی اذان دیتے ہیں اور نماز کو عبادت کے طور پر بجالاتے ہیں اور اللہ کو یاد کرتے ہیں تاکہ وہ اللہ سے غافل نہ ہوں اگر انھیں بھلا دیتے تو ان کی یاد مٹ جاتی۔

☆ نماز کا حق ادا کرنا

نماز گزار کو نماز کے حقوق کو مدنظر رکھ کر نماز پڑھنی چاہیے تا کہ اس کے دل اور نیت میں خشوع وخضوع رہے۔

حضرت امام زین العابدینؑ نماز کے حقوق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''نماز کا حق یہ ہے کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ نماز اللہ تعالیٰ کے دربار میں تمہاری پیشی ہے تم اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوئے ہو جب تمہیں یہ بات معلوم ہو جائے گی تو تم یوں کھڑے ہو گے جیسے ایک حقیر، رغبت رکھنے والا ایک ذلیل، ڈرنے والا، امیدوار خوف زدہ عاجز، گڑگڑانے والا، تعظیم بجالانے والا سکون ووقار کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔ تمہاری پوری قلبی توجہ نماز کی طرف ہونی چاہیے۔ اس کی حدود کو قائم رکھنا چاہیے اور اس کے حقوق کو مدنظر رکھنا چاہیے۔''

☆ نماز کا حقیقی معنی

سوال کیا گیا کہ نماز کا حقیقی معنی کیا ہے تو انھوں نے جواب میں فرمایا:

''نماز ایک پیوند ہے جو خدا اور اس کے بندے کے ساتھ رحمت کے ذریعہ قائم ہے بندہ نماز کے ذریعہ اپنے خدا سے وصال چاہتا ہے چنانچہ جب بندہ نماز میں داخل ہو جاتا ہے عظمت وجلالت کو سامنے رکھ تکبیر کہتا ہے ترتیل کے ساتھ قرأت کرتا ہے خشوع کے ساتھ رکوع سے بجالاتا ہے تواضع اور انکساری کے ساتھ رکوع سر اٹھاتا ہے ذلت اور خضوع کے ساتھ سجدہ کرتا ہے امید رکھ کر خلوص کے ساتھ تشہد پڑھتا ہے، رحمت ورغبت کے ساتھ سلام پڑھتا ہے اور امید وخوف کے ساتھ نماز سے فارغ ہو کر پلٹتا ہے تو وہ نماز کو حقیقی طور پر بجالاتا ہے۔''

☆ دوران نماز متوجہ رہنے کا طریقہ

جب نمازی نماز میں داخل ہوتا ہے تو دوران نماز اس کے ذہن میں

مختلف خیالات آتے ہیں معصومین نے نماز کی طرف متوجہ رہنے کے لیے ہر رکن نماز کی تاویل ارشاد فرمائی۔ نماز میں اس کی طرف متوجہ رہے تو اکثر لغو خیالات سے چھٹکارا مل سکتا ہے۔

تکبیرۃ الاحرام کہتے وقت اس بات کو ملحوظ رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ اس چیز سے بالاتر ہے کہ قیام وقعود کے ساتھ اس کی تعریف کی جائے جب رکوع میں جا کر گردن کو آگے بڑھائیں تو دل میں یہ بات آنی چاہئے کہ خدا سے کہہ رہے ہو میں تجھ پر ایمان لے آیا خواہ میری گردن اُڑا دے جب رکوع سے سر اُٹھائے تو یہ تاویل کرے کہ وہ خدا ہے جس نے مجھے عدم سے وجود کی دولت عطا فرمائی۔

جب پہلے سجدے میں جائے تو اس کی تاویل یہ کرے' سجدے میں یاد رکھے اور خدا سے کہے کہ اسی زمین سے تو نے مجھے خلق فرمایا ہے پھر سجدے سے سر اُٹھاتے وقت اپنے خاطر میں یہ بات لائے اور خدا سے کہے اسی زمین سے ہی تو نے مجھے نکالا ہے۔

دوسرے سجدے کی تاویل یہ کرے کہ گویا وہ خدا سے یہ کہہ رہا ہے کہ اس زمین میں تو مجھے دوبارہ بھیجے گا جب اس سے سر اُٹھائے تو دل میں یہ بات لائے اسی زمین سے تو مجھے دوسری مرتبہ اُٹھائے گا۔

جب بیٹھے ہوئے دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں پر رکھے تو اس کی تاویل یہ کرے کہ خداوندا میں نے حق کو قائم کیا اور باطل کو ہلاک کیا۔ جب تشہد میں جاؤ تو دل میں خیال لاؤ کہ تم ایمان کی تجدید کر رہے ہو اسلام کو دوہرا رہے ہو اور موت کے بعد جی اُٹھنے کا اقرار کر رہے ہو۔ اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے وقت یہ تاویل کرو کہ تم خدا سے رحم کی درخواست کر رہے ہو۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ نماز تمہارے لیے قیامت تک کے لیے امان ہے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص اپنی نماز کی اس قسم کی تاویل نہیں

کرے گا اس کی نماز ناقص ہے۔

اور جب اقامت میں قدقامت الصلوٰۃ کہے تو اس کے معنی یہ لے کہ زیارت مناجات حاجات کے پورا ہونے آرزؤوں کے برآنے اور خداوند عالم کی کرامت مغفرت بخشش کا وقت آن پہنچا ہے۔

☆ سُستی کی حالت میں نماز سے گریز کریں

نمازی کی نماز بے دلی کے ساتھ نہیں ہونی چاہیے یہ بے دلی اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب نمازی کی توجہ اِدھر اُدھر بٹی ہوئی ہو یا جسم میں تھکاوٹ اتنی ہو نماز پڑھتے وقت توجہ نہ رہے کہ کیا پڑھ رہا ہے۔ یہ ایک طرح کا خدا کو فریب دے رہا ہے سستی والی نماز کو منافقین کی نماز سے تعبیر کیا گیا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے:

"سستی اونگھ اور بوجھل حالت میں نماز کے لیے کھڑے مت ہو کیونکہ یہ سب نفاق کی صفات ہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو مستی کی حالت میں نماز ادا کرنے سے روکا ہے مستی سے مراد نیند کی مستی ہے"۔

☆ سستی میں نماز پڑھنا

سستی میں نماز پڑھنے سے بہتر سو جانا ہے کیونکہ اس حالت میں نماز پڑھنے سے معلوم نہیں ہوتا کہ کیا عمل انجام دیا جا رہا ہے۔ دُعا ہو رہی یا بددُعا۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"جب نماز میں نیند آنکھوں پر غالب آجائے تو نماز کو توڑ کر سو جاؤ کیونکہ اس وقت تمہیں معلوم نہیں ہوتا کہ اپنے حق میں دُعا کر رہے ہو یا بددعا"۔

☆ نماز سے غافل رہنے والوں کی مذمت

اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں محبوب ترین عمل نماز ہے نمازی کو چاہیے کہ نمازوں کو

ان کے اوقات میں پابندی سے ادا کرے دنیا کا کوئی امر نماز میں رکاوٹ نہ بنے جو لوگ نماز کے بارے میں غفلت سے کام لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مذمت فرماتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''اوقات نماز کا خیال رکھو نماز بروقت ادا کیا کرو فراغت میں نماز جلدی وقت میں ادا نہ کرو اور کام کی مصروفیت میں نماز تاخیر سے نہ پڑھو۔

☆ نماز کو وقت پر پڑھنے کے فوائد

جو نمازی وقت پر نماز پڑھنے کا پابند ہوتا ہے یہ پابندی اس کے دیندار ہونے کی علامت ہوتی ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

''جو بندہ اوقات نماز اور سورج کے مقامات کا خاص خیال رکھتا ہے میں اس کے لیے تین چیزوں کی ضمانت دیتا ہوں۔

- مرنے کے وقت روح نکلنے میں آسانی
- رنج وغم کے خاتمے کی۔
- جہنم سے نجات کی۔

☆ اللہ تعالیٰ کے مکان

نماز صرف ارکان کے مجموعے کا نام ہی نہیں بلکہ نمازی جب نماز پڑھتا ہے تو یہ مکان الٰہی کا مقام حاصل کر لیتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''پنجگانہ نمازوں کی پابندی کرو کیونکہ نماز کو خداوند عالم کے مکان کی حیثیت حاصل ہے''۔

☆ اوّل وقت کی فضیلت

نمازی کو نماز اوّل وقت میں بجالانی چاہیے کیونکہ اوّل وقت میں کسی کام کو بجالانا باعث فضیلت ہوتا ہے اوّل وقت اس کے مال واولاد سے بہتر ہوتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اوّل وقت ہمیشہ افضل ہوتا ہے لہٰذا جتنا ہوسکے بھلائی کے لیے جلدی کرو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ ہے جس کو بندہ پابندی سے بجالاتا ہے خواہ وہ کم ہی ہو۔"

☆ نماز کا وقت ہوجائے تو فوراً بجالاؤ

نماز کی ادائیگی میں گرچہ وقت زیادہ ہوتا ہے مثلاً ظہر وعصر کی نماز ظہر سے اذان مغرب سے کچھ پہلے تک پڑھی جاسکتی ہے لیکن اوّل وقت میں کوئی عذر شرعی درپیش نہ ہوتو اس کو اوّل وقت میں بجالائے اور کسی کا انتظار نہ کرے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے زمانے کا واقعہ ہے کہ آپ کچھ طالبین کے استقبال کیلئے باہر نکلے وہاں نماز کا وقت ہوگیا تو آپ نے اپنا رُخ ایک محل کی طرف موڑ لیا اور ایک چٹان کے پاس تشریف فرما ہوئے۔ اور اذان دینے کا حکم دیا ایک شخص نے کہا ہمیں کچھ دیر انتظار کرنا چاہیے تاکہ ہمارے ساتھی ہم سے آن ملیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا:

"خدا تمہیں بخشے بغیر وجہ کے نماز کو اس کے اوّل وقت سے آخر وقت تک موخر نہ کرو بلکہ اوّل وقت کی پابندی اختیار کرو" چنانچہ اس نے آذان دی اور مل کر نماز پڑھی۔"

☆ نماز کا خوشبودار ہونا

نمازی جب لباس اور بدن پر خوشبو لگاتا ہے تو لباس وبدن دونوں خوشبودار

ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح نمازی جب نماز اوّل وقت پڑھتا ہے تو نماز خوشبو دار ہو کر بارگاہ الٰہی میں پہنچتی ہے۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام فرماتے ہیں۔

فریضہ نمازوں کی حدود کو قائم رکھتے ہوئے جب ان کو اوّل وقت میں بجالایا جائے تو ان کی خوشبو ریحان کی شاخ کی خوشبو سے زیادہ معطر ہوتی ہے......

☆ ہر نماز کے لیے دو وقت

نماز محبوب ترین عمل ہے جو عمل محبوب ہو فطرت انسانی کہتی ہے کہ اس کو جلد از جلد بجالایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب عمل کے لیے دو اوقات رکھے ہیں ایک صحت مندوں کے لیے دوسرا بیمار اور عذر شرعی رکھنے والوں کے لیے جن کو کوئی عذر شرعی نہیں ہے اور کوئی مرض بھی نہیں تو نماز کو اوّل وقت بجالانا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ہر نماز کے لیے دو وقت ہوتے ہیں ایک اوّل اور ایک آخر ان میں اوّل وقت افضل ہے کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ آخر وقت کو اختیار کرے سوائے کسی خاص وجہ کے۔ آخری وقت تو صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو مریض اور بیمار ہوتے ہیں۔ یا کسی عذر کی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکتے۔

☆ خدا کی رضامندی کو حاصل کرنا

نمازی اگر چاہتا ہے کہ خدا کو جلد راضی کیا جائے تو اس کے محبوب ترین عمل کو جلد اوّل وقت میں بجالایا جائے یہی خدا کی رضامندی ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اوّل وقت خدا کی رضامندی ہے اور آخر وقت خدا کی مہربانی"

☆ تارکِ نماز پر تف ہے تف ہے

اللہ اکبر، اللہ تعالٰی کی نگاہ میں نماز کو ترک کرنا اس کو کتنا غم ناک اور شدید غضبناک ہونے کا موجب ہوتا ہے اور بے نمازی خدا کی نظر میں انتہائی پست ترین ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالٰی اس کے لیے تف کا لفظ استعمال کر رہا ہے۔ ارشاد رب العزت ہے:

''اس نے تصدیق کی اور نہ ہی نماز پڑھی بلکہ جھٹلایا اور منہ موڑا پھر اتراتا چلا گیا افسوس ہے تجھ پر پھر افسوس ہے تف ہے تجھ پر پھر تف ہے تجھ پر''۔

علماء تفسیر نے اولی لک فاولی کے مختلف معانی لیے ہیں۔

- افسوس ہے تجھ پر پھر افسوس ہے۔
- تف ہے تجھ پر پھر تف ہے تجھ پر۔
- تجھ پر عذاب ہو اور پھر تجھ پر عذاب ہو۔
- یہ حالت جو رکھتا ہے یہی تیرے لیے زیادہ لائق ہے اور زیادہ لائق ہے۔
- سرزنش تیرے لیے بہتر ہے اور پھر بہتر ہے۔
- وائے ہو تجھ پر اور پھر بھی وائے تجھ پر۔
- دنیا کی نیکیاں تجھ سے دور رہیں اور آخرت کی بھلائیاں بھی تجھ سے دور رہیں۔
- شر و عذاب تجھے دامن گیر رہے اور پھر شر و عذاب تجھے دامن گیر رہے۔

جو نماز سے منہ پھیر لے اس کے لیے عذاب یقینی ہے خواہ عذاب دُنیا یا عذاب آخرت دونوں زندگی کو برباد کر دیتے تو کیوں نہ ہم خدا سے دُعا کریں رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ اے ہمارے رب ہمیں نماز کا پابند بنا دے تاکہ دنیا و آخرت محفوظ رہیں اور نعمات دنیا و آخرت منعم ہو سکیں۔

☆ دوزخ کا راستہ

جب کوئی شخص نماز سے منہ پھیر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق یہ دوزخ کے راستے پر گامزن ہو جاتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''نماز کے امور کا خاص خیال رکھو ان کی حفاظت کرو زیادہ سے زیادہ نمازیں ادا کرو اور ان کے ذریعہ قرب الٰہی کو حاصل کرو کیونکہ نماز مومنین پر وقت مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے کیا تم نے جہنمیوں کا وہ جواب نہیں سنا جب ان سے پوچھا گیا کہ آخر تمہیں دوزخ میں کون سی چیز لے آئی ہے تو وہ لوگ کہیں گے ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔

☆ تارک الصلوٰۃ کافر ہے

نماز کا ترک دو طرح کی نیت سے ہے ایک یہ کہ نماز کا انکار کرتے ہوئے ترک کرے ایسی صورت میں یہ شخص ضروریات دین کا منکر ہے لہٰذا اس کو کافر کہیں گے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ نماز کا انکار نہیں کرتا بلکہ اس کو رکن اسلام تسلیم کرتا ہے لیکن غفلت یا دنیا میں غرق رہنے کی وجہ سے نماز کی طرف رغبت نہیں ہوتی اور معاشرے میں اس کو تارک الصلوٰۃ کہا جاتا ہے ایسے شخص کو جہنمی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے کافر نہیں۔

حضرت رسول اعظمؐ سے روایت ہے کہ:

''تارک نماز واپس پلٹنے کی درخواست کرے گا کہ مجھے دنیا میں پلٹا دیا جائے کہ میں نمازی کو ادا کرلوں لیکن اس کی درخواست قبول نہیں کی جائے گی۔''

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا:

''آخر کیا وجہ ہے کہ آپ زانی کو تو کافر نہیں کہتے لیکن تارک نماز کو کافر کہتے ہیں اس بارے میں کیا دلیل ہے؟'' آپ نے فرمایا:

''چونکہ زانی اور اس جیسے گنہگار لوگ شہوات وخواہشات نفسانی کے غلبے کے پیش نظر اس قسم کے جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں (اس لیے انھیں کافر نہیں کہا جاتا) لیکن تارک نماز نماز کو حقیر سمجھ کر ترک کرتا ہے''۔

☆ وقت پر نماز پڑھنے والے کے حق میں دُعا

جب نمازی اپنی نمازوں کو وقت پر ادا کرتا ہے تو روایت میں ہے کہ ایک صاف ستھری سفیدی آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے جو کہتی ہے تو نے میری حفاظت کی خدا تیری حفاظت کرے۔

اور جب کوئی بندہ وقت کی پابندی نہیں کرتا تو ایک تاریکی اس کی طرف لوٹ کر آتی ہے اور کہتی ہے کہ تو نے مجھے ضائع کر دیا۔ خدا تجھے ضائع کرے۔

☆ نماز قبول ہے تو ہر نیکی قبول ہے

روایت میں آیا ہے کہ اگر نماز قبول ہے تو دنیا کی ہر نیکی قبول ہے اور اگر نماز کو رد کر دیا گیا تو ہر چیز کو رد کر دیا جائے گا اسی طرح اگر کوئی شخص نماز کی پابندی نہیں کرتا اپنی نمازوں کو ضائع کر دیتا ہے تو وہ اور چیزوں کو بھی ضائع کر سکتا ہے۔

حضرت امیر المومنین وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

''اے محمد! تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ تمھاری ہر چیز نماز کے تابع ہے اور یہ بھی تمھیں جان لینا چاہیے کہ جو شخص نماز کو ضائع کر دیتا ہے وہ دوسری چیزوں کو اس سے بڑھ کر ضائع کرتا ہے''۔

☆ شیطان کا نماز کو حسد کی نگاہ سے دیکھنا

شیطان نمازی کو حسد کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور کہتا ہے میں تو اپنے نافرمانی

کی وجہ سے خدا کی رحمتوں سے محروم ہوں یہ بندہ خدا کے فرمانبرداری کر کے رحمتوں میں ڈھپا ہوا ہے۔ اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ نمازی کو اپنے جال میں پھنسالے اور اس کو خدا کی نافرمانی پر مجبور کر دے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

"جب تک فرزند آدم پنجگانہ نمازوں کو پابندی کے ساتھ ادا کرتا رہتا ہے شیطان اس سے مرعوب رہتا ہے لیکن جب وہ انھیں ضائع کر دیتا ہے تو شیطان اس پر جری ہو جاتا ہے اور وہ اسے بڑے بڑے گناہوں میں ڈال دیتا ہے"

☆ نماز کو حقیر نہ سمجھو

معصومؑ سے روایت ہے کہ مرد ہو یا عورت جو بھی اپنی نماز کو حقیر سمجھے گا اللہ تعالیٰ اسے پندرہ مصیبتوں میں مبتلا فرمائے گا روایت کے اتنے ہی جملے ہیں ان مصیبتوں کا ذکر نہیں ہے جو نماز کو حقیر جاننے والے کو مبتلا کر دیتی ہیں نماز کو حقیر سمجھنے والا تارک الصلوٰۃ نہیں ہے بلکہ نماز کو اہمیت نہ دینے والا دوسرے امور کو نماز پر فوقیت دیتا ہے۔

☆ نماز کو حقیر سمجھنے والے کو شفاعت نہیں

ہمیں اپنی نماز کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ ہر کام سے افضل نماز کو سمجھنا چاہیے تمام امور میں افضل نماز ہے رسول اکرمؐ بوقت وفات فرما گئے تھے کہ جو نماز کو حقیر سمجھے وہ مجھ سے نہیں وہ میرے پاس خدا کی قسم حوض کوثر پر نہیں پہنچے گا۔

ابو بصیر کہتے ہیں

میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی تعزیت کے لیے جناب حمیدہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ رو دیں اور فرمایا:

"اے ابا محمد! اگر تم وقت وفات امام موجود ہوتے اور دیکھتے ان کی ایک

آنکھ بند ہو چکی تھی اس وقت انھوں نے فرمایا:

''میرے قریبیوں اور ہمدردوں کو بلاؤ چنانچہ سب لوگ آپ کے گرد اکٹھے ہو گئے تو فرمایا:

''نماز کو حقیر سمجھنے والے کو ہماری شفاعت نصیب نہیں ہوگی''

☆ نمازی پر شیطان کا حملہ

نمازی کو چاہیے کہ وہ نماز کے ارکان اور اذکار کی طرف متوجہ رہے اس کا اپنی نماز کی طرف متوجہ رہنا خدا کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا سبب بنتا ہے جب یہ دوران نماز اپنی توجہ ہٹا لیتا ہے تو خدا بھی اس کی طرف توجہ نہیں کرتا خدا بھی اس سے اپنا رُخ پھیر لیتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''نماز کی حالت میں ادھر ادھر دیکھنا شیطانی فریب کی جھپٹ ہے لہٰذا نماز کی حالت میں اِدھر اُدھر نہ دیکھا کرو کیونکہ جب بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور وہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے

''فرزند آدم! کس سے منہ موڑ رہے ہو؟ ایسا تین مرتبہ فرماتا ہے اور جب بندہ چوتھی مرتبہ روگردانی کرتا ہے تو خدا بھی اس سے اپنا رُخ پھیر لیتا ہے''

☆ نمازی سے شیطان کی باتیں

روایت میں ہے کہ بندہ جب نماز میں مشغول ہو جاتا ہے تو اس کے پاس شیطان پہنچ جاتا ہے۔ اور اس کہتا ہے کہ فلاں چیز یاد کرو فلاں بات یاد کرو یہاں تک کہ انسان بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔

☆ نماز میں کمی بھی ایک چوری

نمازی کو چاہیے کہ نماز کامل بجالائے نماز میں کمی کرنے والے کو چور سے

تشبیہ دی گئی ہے روایت میں نماز کو مکمل نہ کرنے والے کو چوروں کا سرغنہ کہا گیا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں چوروں کا سرغنہ وہ شخص ہے جو اپنی نماز کو چوری کرتا ہے یعنی اسے مکمل طور پر ادا نہیں کرتا آپ فرماتے ہیں چور وہ نہیں جو لوگوں کی چوری کرتا ہے بلکہ چور وہ ہے جو نماز کی چوری کرتا ہے۔

☆ ٹھونگے مارتی ہوئی نماز

اس طرح بعض نمازی نماز اس طرح پڑھتے ہیں کہ جن کے نماز میں قیام و قعود اٹھک بیٹھک نظر آتا ہے اور رکوع سجود کوے اور مرغی کے ٹھونگے دکھائی دیتے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جو اس طرح نماز پڑھ رہا تھا جیسے ٹھونگے مار رہا ہو حضرت نے اس سے پوچھا تم اس قسم کی نماز کب سے پڑھ رہے ہو اس نے کہا فلاں مدت سے آپ نے فرمایا

''تمہاری مثال اللہ کے نزدیک کوے جیسی ہے اگر تم مر گئے کوے کی سی موت مرو گے اور ابو القاسم کی ملت پر تمہاری موت واقع نہیں ہوگی''

☆ معراج پر نماز کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ نے معراج پر اپنے رسولؐ سے جو باتیں کیں ان میں نماز کے متعلق بھی گفتگو ہوئی اور بعض نمازیوں پر خدا نے اپنے تعجب کا اظہار فرمایا

''اے احمد! مجھے تین بندوں پر تعجب ہوتا ہے ایک وہ جو نماز کی حالت میں ہوتا ہے اور جانتا بھی ہے کہ کس کی طرف ہاتھ اٹھا رہا ہوتا ہے اور کس کے آگے کھڑا ہے اور پھر بھی وہ اونگھ رہا ہوتا ہے''۔

☆ مومن نشہ آور چیزیں استعمال نہیں کرتا

حلبی کہتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا قول

یاایھاالذین امنوا لاتقربوا...... کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ اس سے مراد نیند کا نشہ ہے فرماتا ہے کہ جب تم پر نیند غالب ہو اور تمہیں اس بات سے مانع ہو کہ تم رکوع وسجود و تکبیر میں جو کچھ کہہ رہے ہوتے ہو اس کو سمجھو۔

اس سے وہ بات مراد نہیں جو بہت سے لوگوں کا گمان ہے کہ مومنین شراب کے نشے میں ہوتے تھے کیونکہ مومن نہ تو نشہ آور چیزیں استعمال کرتا ہے اور نہ ہی نشہ میں آتا ہے۔

☆ نمازی کی جھوٹی تکبیر

ارکان نماز کی اپنے مقام پر ایک حقیقت ہے یہ ارکان رسم ورواج نہیں کہ ان کو ادا کرنے کے بعد نماز کا اثر وجود پر ظاہر ہونے لگے گا بلکہ ہر رکن کو اس کی حقیقت کو سامنے رکھ کر بجالایا جائے تو حقیقی نماز وجود میں آتی ہے اور اس نماز کا اثر کہ "یہ بے حیائی اور برائیوں سے روکتی ہے" نمازی پر ہوتا ہے جب نمازی اللہ اکبر تکبیر کی صورت میں کہتا ہے تو اس کی حقیقت کو بھی ذہن میں لائے کہ میں اس کے ذریعہ بتانا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ ہر اس چیز سے بزرگ تر ہے جو آسمانوں میں ہے جو زمینوں میں ہے جو کچھ زمین آسمان میں ہے بزرگ تر ہے بلکہ کائنات کی ہر مخلوق سے بزرگ تر ہے تکبیر کہتے وقت اگر اس کا یہ نظریہ ہے تو حقیقی تکبیر ہوگی ورنہ یہ تکبیر حقیقت سے خالی ہوگی۔

معصومینؑ نمازی کو ہدایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"جب تم نماز کے لیے قبلہ رُخ کھڑے ہو تو جو کچھ دنیا میں ہے اس کی ہر چیز کو فراموش کردو خلق خدا اور ان کے درمیان کی ہر چیز کو بھلا دو تم اپنے دل کو ہر اس چیز سے خالی کردو جو تمہیں خدا سے روگردان کرتی ہو اپنے باطن میں عظمت الٰہی کا دیدار کرو اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہونے سے اس دن کو سامنے رکھو جب

ہر انسان کو اس کے اعمال میں جانچا جائے گا اور اس کو برحق مولا کی طرف پلٹایا جائے گا امید کے اور خوف کے قدموں پر ٹھہرے رہو۔

جب تکبیر کہو تو بلند ترین آسمان سے لے کر ثریٰ تک کی ہر چیز کو اس کی کبریائی کے مقابلے میں حقیر و صغیر جانو کیونکہ جب بندہ تکبیر کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندے کے دل سے باخبر ہوتا ہے اگر وہ حقیقت تکبیر سے خالی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے فرماتا ہے۔

''اے جھوٹے! کیا تو مجھے دھوکا دیتا ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں تجھے اپنی یاد کی شیرینی سے محروم کردوں گا اور تجھے اپنے قرب اور اپنی مناجات کی مسرت سے دور کردوں گا۔

تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ خدا کو تمہاری خدمت کی ضرورت نہیں وہ تمہاری عبادات وادعیہ سے بے نیاز ہے اس نے تمہیں اپنے فضل کی طرف اس لیے بلایا ہے کہ تم پر رحم کرے اور اپنی سزا سے تمہیں دور رکھے''

☆ نماز مومن کی علامت ہے۔

نماز کو ایمان کی علامت قرار دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ سے قرب کا وسیلہ ہے نماز کے ذریعہ بندہ اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیتا ہے لہٰذا نماز میں قلبی توجہ ضروری ہے۔ جو شخص نماز کو عدم سنجیدگی سے یا لہو ولعب کے انداز میں پڑھتا ہے یعنی نماز کے دوران ڈاڑھی سے کھیلتا رہتا ہے کبھی دائیں بائیں تیزی سے حرکت کرتا رہتا ہے کبھی دائیں بائیں کثرت سے بدن کو کھجاتا رہتا ہے کبھی دائیں بائیں نگاہوں کو پھیرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ ایسی نماز کو اس کے منہ پر مار دیتا ہے۔

روایت میں ہے کہ ایسے نمازی کی نماز کو اس کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''تمہاری نمازوں میں سے جو حصہ تمہیں ملے گا وہ وہی ہوگا جسے تم قلبی

توجہ سے بجالاؤ گے اور اگر ساری کی ساری نماز وہم وخیالات کا شکار ہو جائے یا ادائیگی کے وقت غفلت کا شکار ہو جائے تو اسے لپیٹ کر نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔

☆ نفس کی باتوں میں آنے والے کی نماز

نمازی، نماز پڑھتے وقت اپنے نفس کو ذکر الٰہی کے تابع بنائے اور دوران نماز ایسے خیالات سے نفس کو باز رکھے جو فسق و فجور کی طرف لے جاتے ہیں نماز کے دوران کسی سے انتقام لینے کا سوچنا کسی کو دھوکا دینے یا کسی کے قتل کا خیال دل میں لائے تو وہ فسق کی حالت میں نماز پڑھ رہا ہوتا ہے ایسی نماز کو نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کی طرف وحی فرمائی کہ بسا اوقات بندہ نماز پڑھتا ہے لیکن میں اس کی نماز کو اس کے منہ پر دے مارتا ہوں اور اس کی آواز کو اپنے تک پہنچنے سے روک دیتا ہوں۔

داؤد کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون شخص ہوتا ہے؟ یہ وہ شخص ہوتا ہے جو مومنین کے حرم کی طرف اکثر فسق کی آنکھ کے ساتھ متوجہ رہتا ہے یہ ایسا شخص ہوتا ہے جو نفس کی باتوں میں آچکا ہوتا ہے اگر کسی معاملہ میں اسے اتنا اختیار حاصل ہو جائے تو وہ ظلم سے لوگوں کی گردنیں اڑانے سے بھی نہ چوکے۔

☆ صرف ایک نماز بھی قبول ہو جائے

نمازی اپنی بساط اور قدرت کے مطابق نماز پڑھتا ہے معصوم اور غیر معصوم کی نماز میں یقیناً فرق ہوتا ہے روایت میں ہے رسول اکرمؐ کی خدمت میں دو بڑی اونٹنیاں تحفے کے طور پر بھیجی گئیں آنحضرتؐ نے ان میں سے ایک اونٹنی اس شخص کے لیے مخصوص کردی جو دنیوی خیالات سے آزاد دو رکعت نماز

بجالائے اس پیشکش کا عملی جواب سوائے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے کسی اور نے نہ دیا چنانچہ آنحضرتؐ نے دونوں اونٹنیاں عطا فرمادیں۔

معصومینؑ کی ہر نماز ہی اسی طرح ہوتی ہے لیکن عوام الناس کی نماز کو بھی خدا شرفِ قبولیت عطا فرماتا ہے اگر بندہ مومن کی صرف ایک نماز کو قبول کرے تو وہ اس کو عذاب نہیں دے گا۔

☆ نماز نافلہ فریضہ نماز میں کمی کو پورا کرتی ہے

نمازی کو نافلہ نماز کی بھی پابندی کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت زیادہ اجر و ثواب کے ساتھ نافلہ نماز، فریضہ نماز کی کمی کو پورا کرتی ہے روایت میں بیان ہوا ہے کہ جو شخص نماز پڑھے اور اس میں دل کے ساتھ توجہ کرے اپنے دل میں کسی قسم کا خیال نہ لائے اور نہ ہی غفلت سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اسی قدر اس کی طرف توجہ فرمائے گا۔ جتنا نماز میں توجہ سے کام لے رہا ہوگا چنانچہ

بعض اوقات اس کا ایک تہائی حصہ بسا اوقات اس کا نصف حصہ بعض مرتبہ اس کا ایک چوتھائی اور کبھی پانچواں حصہ قبولیت کے درجہ تک جا پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نماز نافلہ کا حکم دیا گیا ہے تاکہ فریضہ نماز میں جو کمی واقع ہو جائے وہ اس کی تلافی کرلے۔

☆ نیک اعمال قبول ہونے کا میزان

نیک اعمال کی قبولیت کا دارومدار نماز پر قائم ہے اگر نماز قبول ہو جائے گی تو دوسرے اعمال بھی قبول ہو جائیں گے۔

روایت میں ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے کے نامہ اعمال میں نگاہ کی جائے گی، اگر اس کی نماز قبول ہوگئی تو دوسرے اعمال کو بھی دیکھا جائے گا اگر نماز قبول نہ ہوئی تو دوسرے اعمال کو بھی نظر انداز کردیا جائے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کی پابندی کی نصیحت فرماتے ہیں۔

"پنجگانہ نمازوں کی پابندی کرو کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندوں کو بلائے گا اور سب سے پہلے اس سے نماز کے بارے میں باز پرس کرے گا اگر نمازیں پوری پڑھی ہونگی تو بہتر ورنہ اسے جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

☆ وسیلہ آل محمدؐ سے نماز بارگاہِ الٰہی میں بھیجنا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وابتغوا الیہ الوسیلة۔ اس اصول کے تحت ہمیں بارگاہِ الٰہی میں اپنے نیک اعمال بھیجنے کے لیے وسیلے کی ضرورت ہے خداوند تعالیٰ نے بہترین وسیلہ محمدؐ وال محمدؐ کو قرار دیا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ تو کہو بارالہا میں اپنی حاجات کو تیری بارگاہ میں پیش کرنے سے پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دیتا ہوں اور انہی کے وسیلہ سے تیری بارگاہ کی طرف رُخ کرتا ہوں مجھے انہی کے وسیلہ سے اپنے نزدیک فرما آخرت میں اجر عطا فرما۔ اور اپنی بارگاہ کے مقربین سے قرار دے انہی کی بدولت میری نماز قبول فرما میرے گناہوں کو معاف فرما اور میری دُعا کو شرف قبولیت عطا فرما بے شک تو غفور و رحیم ہے۔

☆ نماز میں خشوع وخضوع

نماز میں خشوع وخضوع اختیار کرنا چاہیے۔ نماز میں یہ حالت نجات کا سبب ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"یقیناً ایمان لانے والے فلاح پاگئے جو نماز میں خشوع کرتے ہیں"۔

ایک روایت بیان ہوئی ہے جس میں حضرت محمدؐ سے خشوع کا معنی پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا! نماز میں تواضع وانکساری اور یہ کہ بندہ اپنے پورے دل

کے ساتھ اپنے رب کی طرف توجہ کرے۔

☆ دوران نماز چہرے کا رنگ تبدیل ہونا

خشوع کے اثرات نمازی کے چہرے سے عیاں ہو جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو خوف خدا سے آپ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا تھا۔

حضرت علی علیہ السلام جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو خدا سے مخاطب ہوتے ہوئے فرماتے کہ میں نے اس کی طرف منہ کرلیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے تو آپ کا رنگ تبدیل ہو جاتا حتیٰ کہ یہ چیز آپ کے چہرے پر نظر آتی اور آپ کانپ اٹھتے تھے جب آپ سے اس حالت کے متعلق پوچھا جاتا تو فرماتے۔ اس امانت کی ادائیگی کا وقت آن پہنچا ہے جو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں زمین اور پہاڑوں کے سپرد کی لیکن انھیں اٹھانے سے انکار کیا اور کمزور ہونے کے باوجود انسان نے اسے اٹھالیا۔ معلوم نہیں میں اسے اچھی طرح ادا بھی کرسکتا ہوں یا نہیں۔

☆ خوف خدا سے سانس پھول جانا

جب کوئی اپنی نماز میں خشوع پیدا کرلیتا ہے تو اس کے اعضاء بدن کانپنے لگتے ہیں اور سانس پھولنے لگتا ہے ایسی خشوع والی نماز آپ صرف پاکیزہ ہستیوں کی ہی دکھا سکتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کا خوف خدا سے سانس پھول جاتا تھا۔ آپ نے فرمایا "جب وہ اپنے رب کے سامنے محراب عبادت میں کھڑی ہوتی ہے تو اس کا نور آسمان کے فرشتوں کے لیے یوں ساطع ہوتا جیسے ستاروں کا نور زمین پر رہنے والوں کے لیے چمک رہا ہوتا ہے اللہ تبارک تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے اے میرے فرشتو میری کنیزوں کی سردار یعنی میری کنیز فاطمہؑ کی طرف نگاہ کرو کہ وہ میرے

حضور کھڑی ہوئی ہے۔ میرے خوف سے اس کا جوڑ جوڑ کانپ رہا ہے اور میری عبادت خالص دل سے کر رہی ہے میں تمہیں گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس کے پیروکاروں کو جہنم کی آگ سے محفوظ کر دیا ہے۔

☆ مار گزیدہ کی طرح بے چین ہونا

حضرت امام حسین علیہ السلام جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ تعالیٰ کے حضور آپ کا جوڑ جوڑ کانپنے لگتا اور جنت وجہنم کا ذکر ہوتا ہے تو آپ یوں بے چین ہو جاتے جیسے مار گزیدہ بے چین ہو جاتا ہے۔

امام حسن علیہ السلام جب وضو فرماتے تو آپ کا رنگ تبدیل ہو جاتا لوگ جب آپ کی اس کیفیت کے متعلق سوال کرتے تو آپ فرماتے۔

''جو شخص عرش کے مالک کے حضور پیش ہونا چاہتا ہو اس کا حق بنتا ہے کہ اس رنگ تبدیل ہو جائے''

☆ بچہ کنویں میں گر کر بھی محفوظ رہا

ایک روایت میں ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے آپ کے فرزند امام محمد باقر علیہ السلام بچپن میں کنویں کے دہانے پر آن کھڑے ہوئے اور اس میں گر گئے۔ آپ کی والدہ محترمہ بہت پریشان ہوئیں لیکن امام زین العابدین اپنی نماز میں مصروف رہے اور اسے پورے کمال کے ساتھ ادا کرتے رہے اور جب نماز مکمل ہو گئی تو ان کی طرف متوجہ ہوئے کنویں کے نزدیک تشریف لائے اپنا ہاتھ پانی کی طرف بڑھایا پانی بہت گہرا تھا لیکن آپؑ نے اپنے بیٹے امام محمد باقرؑ کو ہاتھوں پر اٹھالیا ان سے پیار کی باتیں کرنے لگے اور مسکرانے لگے آپ کا بدن اور لباس دونوں خشک رہے۔ آپؑ نے بچے کو والدہ کو دیا اور فرمایا

"کاش تمہیں معلوم ہوتا کہ میں جبار خدا کے سامنے کھڑا ہوں اگر میں اس سے منہ پھیر لیتا تو وہ بھی مجھ سے روگردانی کر لیتا پھر کون تھا جو ہم پر رحم کرتا"

☆ نماز میں توجہ برقرار رہے

انسان کو نماز میں خشوع اختیار کرنا چاہیے کیونکہ جس کا دل خاشع ہوتا ہے اس کے اعضاء جوارح بھی خاشع ہوتے ہیں لہٰذا اس کو نماز میں کسی چیز سے نہیں کھیلنا چاہیے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے ایک شخص کو دیکھا کہ جو نماز کی حالت میں اپنی ڈاڑھی سے کھیل رہا تھا۔ آنحضرت نے فرمایا۔

"اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء جوارح بھی خشوع اختیار کرتے"۔

یاد رہے کہ معصومینؑ اور عوام الناس کی نمازوں میں آسمان وزمین کا فرق ہے معصومینؑ لوگوں کے لیے نمونہ اور ہادی ہوتے ہیں ان کی عبادتیں کمال پر نہ ہوں تو کسی کے لیے نمونہ عبادت نہیں ہوسکتا ہم بھی ان جیسی عبادتوں کا تصور کریں تو نہ ممکن ہے البتہ نقشِ قدم پر چلنا عوام الناس کا فرض بنتا ہے کہ ان جیسی نمازیں اگر نہیں پڑھ سکتے تو کم از کم نماز میں اتنا تو متوجہ رہیں کہ نماز میں کیا پڑھ رہے ہیں اور کس رکن کو ادا کر رہے ہیں۔

☆ ایک مجتہد سے تاجر کا سوال

ایک تاجر نے اپنے مجتہد سے سوال کیا میں جب نماز پڑھتا ہوں تو کاروبار کے معاملات میرے ذہن میں آنے لگتے ہیں اور میں پوری نماز میں اپنے کاروبار کے مسائل کی طرف ہی متوجہ رہتا ہوں کیا میری نماز صحیح ہے تو آپ نے فرمایا تمہارا نماز میں اس قدر متوجہ ہونا کہ تم کونسی نماز پڑھ رہے ہو کونسی رکعت میں ہو رکوع کی حالت میں یا سجدہ کی حالت میں یہی تمہاری لیے کافی ہے اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔

☆ گندم چھوڑ کر جو کی روٹی کھانا کفرانِ نعمت ہے

ایک شخص نے حضرت علی علیہ السلام کو جو کی روٹی کھاتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگا یا علیؑ آپ گندم کو چھوڑ کر جو کی روٹی کھا رہے ہیں کیا یہ کفران نعمت نہیں ہے آپ نے فرمایا ہاں اگر تم ایسا کرو گے تو یہ کفران نعمت ہوگا لیکن میں ایسا اس لیے کرتا ہوں کہ عوام الناس کی سب سے کم غذا چونکہ جو ہے اس لیے امام وقت کی غذا بھی ان کے برابر یا کم ہونی چاہیے۔

☆ نماز کے ساتھ پرہیزگاری

پرہیزگاری ایک ایسا عمل ہے جو نیکی کو محفوظ رکھتی ہے نیکی کے نور کو روشن رکھتی ہے ایک چراغ یا موم بتی جو روشن ہے اور تاریکی کو دور کیے ہوئے ہو زوردار ہوا چلنے لگے تو دونوں طرف اس نور کے ہاتھ کر لیا جاتا ہے تاکہ نور بجھ نہ سکے نیکی نور ہے اس کو گناہوں سے بچانا بھی ضروری ہے نماز ایک نور ہے پرہیزگاری اس کے نور کو محفوظ رکھتی ہے۔

حضور اکرمؐ سے ایک روایت بیان ہوئی ہے آپ فرماتے ہیں۔

"اگر تم اتنی نمازیں پڑھو کہ دھاگے کی مانند بن جاؤ اور اتنے روزے رکھو کہ کمان کی مانند ٹیڑھے ہو جاؤ تو جب تک پرہیزگاری اختیار نہیں کرو گے اللہ تعالیٰ تم سے کچھ بھی قبول نہیں فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ حضرت داؤدؑ کو ان بے وقعت نمازوں کی طرف متوجہ کیا جن کی ذرہ برابر خدا کی نگاہ میں حیثیت نہیں۔ فرماتا ہے۔

"اے داؤد کس قدر طویل رکعتیں ہیں جن میں خوف خدا کی وجہ سے رونا ہوتا ہے جسے نمازی نے ادا کیا ہوتا ہے لیکن جب اس کے دل کی طرف دیکھتا ہوں تو وہ میرے نزدیک ذرہ برابر بھی حیثیت نہیں رکھتیں میں دیکھتا ہوں کہ

جب وہ نماز سے فارغ ہو جائے اور کوئی عورت اس کے سامنے آجائے اور اس سے غیر شرعی عمل کرنے کی دعوت دے تو وہ اسے پورا کر دے گا جبکہ اگر کوئی مومن اس سے معاملہ کرے تو وہ اس سے خیانت کرے گا۔"

روایات میں ان لوگوں کو بھی متوجہ کیا ہے جو نماز کے ساتھ ظلم بھی کرتے ہیں ایسے نمازیوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ نمازی کو چاہیے کہ ظلم سے ہاتھ اٹھالے کیونکہ روایت میں ہے جب کوئی شخص اپنے ظلم کے ساتھ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسا شخص جب میرے سامنے کھڑا نماز پڑھ رہا ہوتا ہے میں اس پر لعنت کرتا رہتا ہوں ہاں اگر یہ ظلم کو ختم کردے حلال چیزوں میں ہی نماز قبول ہے۔

نمازی کا صرف نماز کا خیال رکھنا ہی کافی نہیں بلکہ اس کو نماز کے ساتھ ساتھ اس چیز کا بھی خیال رہے کہ جن چیزوں میں یا جس چیز پر نماز پڑھ رہا ہوں وہ حلال ہیں یا نہیں بصورت دیگر نماز قبول نہیں ہوگی۔

☆ تاریکی میں روشنی کرنے والی نماز

جو نماز قبول ہو جاتی ہے اس کے اثرات دور دور تک پڑتے ہیں اس سے ایسا نور ساطع ہوتا ہے جو سورج کی روشنی کو بھی ماند کر دیتا ہے قبولیت نماز کے بارے میں اللہ تعالیٰ چند اعمال کو ضروری سمجھتا ہے اور فرماتا ہے

"میں اس شخص کی نماز قبول کروں گا جو میری عظمت کے سامنے سر جھکائے۔ میری وجہ سے اپنے آپ کو نفسانی خواہشات سے روکے رکھے میری یاد میں دن بسر کرے، میری مخلوق پر بڑائی کا اظہار نہ کرے بھوکے کو کھانا کھلائے۔ ننگے کے تن کو ڈھانپے۔ مصیبت زدہ پر رحم کرے اور وہ مسافر کو پناہ دے یہ ایسا شخص ہوتا ہے جس کا نور سورج کی مانند درخشاں ہوتا ہے اور میں اس کے لیے تاریکی میں روشنی اور جہالت میں علم قرار دیتا ہوں۔"

☆ وہ امور جن کی وجہ سے نماز قبول نہیں ہوگی

اسلامی روایات میں ان امور کی طرف بھی متوجہ کیا ہے کہ نمازی اگر اس کا خیال نہ رکھے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ان میں نمازی کا اپنے والدین کا نافرمان ہونا بھی ہے۔

☆ والدین سے ناراض رہنا

روایت میں ہے جو شخص والدین کی طرف ناراضی کی نگاہ سے دیکھے اور وہ دونوں اس پر ظلم کر رہے ہوں تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرمائے گا۔

☆ غیبت کرنے والے کی نماز قبول نہیں ہوگی

غیبت ہمارے معاشرے میں عام ہے نمازی ہو یا غیر نمازی ہمارا وقت بغیر غیبت کے بہت مشکل سے گزرتا ہے بلکہ دیدہ دلیری یہاں تک ہوئی ہے کہ پہلے تسلیم کیا جاتا ہے کہ میں غیبت کر رہا ہوں اللہ معاف کرے لیکن اصلاح کی خاطر کر رہا ہوں۔ لیکن شریعت کی نگاہ میں اس کو ممنوع قرار دیا ہے جو نمازی کسی مسلمان مرد یا عورت کی غیبت کرے اللہ تعالیٰ چالیس شب و روز تک اس کی نماز اور روزے کو قبول نہیں فرماتا۔

☆ شراب خور کی نماز قبول نہیں ہوگی

اسی طرح شراب خور کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی رسول اکرمؐ فرماتے ہیں

''جو شراب پیتا ہے چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی البتہ شراب پینے والے کی توبہ قبول کر لیتا ہے''۔

☆ سات قسم کے لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوگی

روایت میں سات قسم کے لوگوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

- شوہر کی نافرمان زوجہ کی جب کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہو۔
- جو اپنی زکوٰۃ کو روک لے۔
- جو وضو کو ترک کرے۔
- سمجھدار بچی جو بغیر چادر کے نماز پڑھے۔
- کسی قوم کا پیش نماز جو انھیں نماز پڑھائے اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔
- جو شخص پیشاب پاخانہ روک کر نماز پڑھے۔

ان تمام نافرمانیوں سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے نماز میں دلی لگاؤ پیدا کرے اللہ تعالیٰ مقلب القلوب دلوں کو پلٹانے والا ہے جب بدن کے اعضاء وجوارح خدا کے تابع ہو جائیں گے تو ہر عمل خدا کے تابع ہو جائے گا۔

حضرت امام صادقؑ فرماتے ہیں۔

مجھے یہ پسند ہے کہ جب مومن بارگاہ الٰہی میں کھڑا ہو تو اسے چاہیے کہ دلی طور پر اللہ کی طرف متوجہ ہو۔ اور کسی دنیوی امر کی طرف دھیان نہ کرے کیونکہ جو مومن اپنا چہرہ نماز میں اللہ کی طرف کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اپنی توجہ اس کی طرف کر لیتا ہے اور اپنی محبت کے بعد مومنین کے دلوں کی محبت بھی اسی طرف پھیر دیتا ہے۔

☆ حضرت ادریس کے صحیفوں میں بیان ہوا ہے

نمازی جب نماز میں داخل ہو تو اپنے تمام خیالات وافکار کو نماز ہی میں مرکوز کر دے اللہ تعالیٰ سے بے لوث دعا مانگے اس سے اپنی بہتری اور حاجات کو خشوع اور اطاعت وانکساری کے ساتھ پیش کرے جب رکوع اور سجود بجالائے تو اپنے آپ کو دنیوی افکار برے خیالات برے کام مکروفریب کے عقائد حرام کی غذا سرکشی اور کینوں کو دور رکھے اور تمام باتوں کی اپنے درمیان عادت بنالے۔

☆ مقام محمود تک پہنچانے والی نماز

نماز تہجد ایک عظیم روحانی عبادت ہے اگر چہ احکام الہی تمام کے تمام انسانی تربیت کے لیے اور اس کا ہر حکم زندگی کو ایک بالا درجہ عطا کرتا ہے باقی نمازیں بھی عبادت کا مقام رکھتی ہیں۔ لیکن دن بھر کا شور مختلف حوالوں سے انسان کی توجہ اپنی طرف کھینچتا ہے اور انسانی افکار اس میں منتشر رہتے ہیں حضور قلب مشکل ہو جاتا ہے۔

لیکن جب انسان رات کی تاریکی میں وقتِ سحر جبکہ مادی زندگی شور وغوغہ سے پاک ہوتی ہے۔ ریا سے پاک خودنمائی سے دور اور حضور قلب کے اس ماحول میں انسان میں ایک ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے جو بہت زیادہ روح پرور دکھائی دیتی ہے۔

روح کی پاکیزگی دلوں کی زندگی ارادے کو تقویت اور نیت میں خلوص پیدا کرنے کے لیے خاصان خدا رات کے آخری حصہ میں ہی خدا سے راز و نیاز کی باتیں کیا کرتے تھے۔ ابتدائے اسلام میں بھی پیغمبر اسلام ﷺ نے اسی روحانی طریقہ سے استفادہ کرتے ہوئے مسلمانوں کی تربیت کی ان کی شخصیت کو اتنا بلند کر دیا کہ وہ پہلے والے انسان معلوم ہی نہ ہوتے تھے۔ گویا آپ نے ان کے اندر سے نئے انسان پیدا کر دیے وہ انسان جن کا ارادہ پختہ تھا جو بہادر باایمان پاکباز اور باخلوص تھے اور شاید ''مقام محمود'' کہ جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے اسی طرف اشارہ ہے۔

☆ نماز شب پڑھنے والا بہترین شخص

بہترین شخص کی علامات میں ایک نماز شب کی علامت بھی ہے حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو بات بڑے ادب سے اور پاکیزگی سے کرے بھوکوں کو کھانا کھلائے اور رات جب لوگ سو رہے ہوں وہ اُٹھ کر نماز پڑھے۔

جو شخص نماز شب پڑھتا ہے وہ نہ صرف خدا کو خوش کرتا ہے بلکہ نبیوں کے اخلاق سے بھی وابستہ ہو جاتا ہے امیر المومنین فرماتے ہیں کہ

''رات کو اُٹھ کر تہجد پڑھنا صحت بدن اور خوشنودی خدا اور اس کی رحمت کا وسیلہ ہے اس عبادت سے انسان نبیوں کے اخلاق سے وابستہ ہو جاتا ہے''۔

☆ مومن کا شرف نماز شب میں

ایک روایت میں ہے حضور اکرمؐ نے جبرئیل سے فرمایا مجھے کچھ نصیحت کریں تو آپ نے فرمایا:

''یا محمدؐ! جتنا چاہو جی لو آخر مرنا ہے جس سے چاہو محبت کر لو آخر اس سے بچھڑنا ہے جو کام چاہو کر لو آخر اپنے عمل کو دیکھنا ہے اور یہ بھی جان لو کہ مومن کا شرف اس کی نماز شب میں ہے''۔

☆ نماز شب پڑھنے کا طریقہ

انتہائی سادہ شکل میں نماز تہجد کی گیارہ رکعتیں ہیں ان کے مندرجہ ذیل تین حصے ہیں۔

- دو دو رکعت کر کے آٹھ رکعات انھیں نافلہ شب کہتے ہیں۔
- دو رکعت نافلہ شفع (کچھ فقہا کہتے ہیں اس میں قنوت نہ پڑھا جائے۔)
- ایک رکعت جسے نافلہ وتر کہتے ہیں۔

انھیں نماز صبح کی طرح ادا کرنا ہے البتہ ان میں اذان و اقامت نہیں ہے نیز نماز وتر کے قنوت کو جتنا طول دیا جا سکے بہتر ہے۔

رات کے آخری حصے میں عبادت کرنے والوں کی تعریف بہت زیادہ بیان ہوئی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خلیل ہونے کی ایک وجہ نماز شب بھی بیان فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دو قسم کی نیکیوں کے باعث خلیل بنایا ایک تو لوگوں کو کھانا کھلانے کے باعث اور دوسرے ان کے نماز شب کی ادائیگی جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوتے تھے۔

نماز شب پڑھنے میں نمازی کو شرف حاصل ہوتا ہے اس کو خوشی نصیب ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اسے دوست رکھتا ہے حضرت امام صادقؑ فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مال اور اولاد دنیوی زندگی کی زینت ہیں اور بندہ رات کے آخری حصہ میں جو آٹھ رکعت نماز ادا کرتا ہے وہ آخرت کی زینت ہے۔

نماز شب پڑھنے والا اللہ کے ذاکرین میں شمار ہوتا ہے روایت میں ہے کہ جب کوئی مرد اپنی زوجہ کو رات کے کسی حصے میں بیدار کرتا ہے اور دونوں وضو کر کے نماز ادا کرتے ہیں تو انھیں اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔"

☆ نماز شب میں امام کی دُعا

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ وتر کی آخری رکعت سے سر اٹھاتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

"اس مقام پر وہ شخص کھڑا ہوا ہے جس کی نیکیاں تیری طرف سے نعمت ہیں جس کا شکر ضعیف اور گناہ عظیم ہے جسے تو بچا سکتا ہے اور تیری رحمت کیونکہ تو نے اپنے نبیؐ رحمت پر نازل کردہ کتاب میں فرمایا:

"ایسے لوگ ہیں جو رات کو بہت کم سوتے ہیں اور پچھلی رات میں استغفار کرتے ہیں۔" میرا سونا طویل اور قیام قلیل ہے یہ پچھلی رات کا وقت ہے میں تجھ سے اپنے گناہوں کے لیے استغفار ایسے شخص کی مانند کرتا ہوں جو نہ تو از خود اپنے

نقصان کا مالک ہے نہ نفع کا نہ موت کا نہ زندگی کا اور نہ بعداز مرگ دوبارہ اٹھائے جانے کا پھر آپ سجدہ میں چلے جاتے۔"

☆ خدا کی محبت تین قسم کے لوگوں سے

خدا کی محبت ہر نیکی کرنے والے سے ہوتی ہے لیکن جس نیکی میں تکلیف زیادہ ہوتی ہے اس میں اس سے محبت بھی زیادہ کرتا ہے تین قسم کے لوگ ہیں جن کے عمل سے خدا بہت خوش ہوتا ہے۔

- وہ شخص جو جہاد میں کسی لشکر کا سامنا کرتا ہے اور راہ خدا میں جان کی بازی لگا کر اس کے ساتھ لڑتا ہے یا تو قتل ہو جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ اس کی نصرت فرماتا ہے اور قتل ہونے سے بچا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کی طرف دیکھو کہ اس نے کیونکر میرے لیے صبر کیا ہوا ہے۔
- وہ شخص جس کی خوبصورت بیوی ہوتی ہے اور بہترین نرم بستر ہوتا ہے اور وہ رات کو اس سے اُٹھ جاتا ہے اور اپنی خواہشات کو پس پشت ڈال کر مجھے یاد کرتا ہے اور مجھ سے مناجات اگر چاہے تو سو جائے (لیکن سوتا نہیں ہے)۔
- وہ شخص جو سفر کی حالت میں ہوتا ہے اس کے ساتھ دوسرے لوگ بھی قافلے میں ہوتے ہیں۔ اور وہ رات کو جاگتے ہیں پھر تھک ہار کر سو جاتے ہیں لیکن وہ شخص خوشی اور غمی دونوں حالتوں میں پچھلی رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے۔

☆ نمازِ شب کے فوائد

- اکثر نیک اعمال کا ثواب بیان ہوا ہے لیکن نماز شب کے ثواب اور فوائد کے بارے میں روایات میں آیا ہے:
- پہلے نیک لوگوں کا طریقہ کار ہے۔

- نماز شب خدا کی قربت اور گناہوں سے روکنے کا سبب ہے۔
- نماز شب نبی کی سنت ہے۔
- نماز شب اجسام سے بیماریوں کے دفع کرنے کا ذریعہ ہے۔
- نماز شب بدن کو تندرست رکھتی ہے۔
- نماز شب انبیآ کرامؑ نے اخلاق سے دست بے داماں ہونے کا موجب ہے۔
- نماز شب رب العالمین کی رضا کا سبب ہے۔
- نماز شب ایک نور ہے۔
- نماز شب دن کے گناہوں کو دور کر دیتی ہے۔
- نماز شب چہروں کو سفید کرتی ہے۔
- نماز شب رات کو پاکیزہ بنا دیتی ہے۔
- نماز شب روزی میں اضافے کا موجب ہے۔
- نماز شب پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ اپنی نور کی چادر بچھا دیتا ہے۔

☆ نماز شب سے محرومی

نماز شب سے محرومی دو طرح کی ہے یا تو وہ نماز شب پڑھتے ہی نہیں یا پھر نماز شب تو پڑھتے ہیں لیکن کسی دن محرومی مقدر ہو جاتی ہے روایات کے مطابق جو حضرات نماز شب سے محروم ہیں وہ گناہوں کی پاداش کی وجہ سے ہیں ان کے اور نماز شب کے درمیان گناہ حائل ہیں جب وہ گناہ کسی سے معاف ہو جاتے ہیں تو وہ نماز شب کی طرف مائل ہو جاتا ہے روایت میں ہے کہ ایک شخص حضرت امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نماز تہجد سے محروم ہوں حضرت نے فرمایا:

"تم ایسے شخص ہو جسے گناہوں نے جکڑ رکھا ہے"

یا نماز شب سے محرومی کا سبب گناہ نہیں بلکہ خدا کی طرف سے عمل پذیر ہوتی ہے۔ حضرت امام محمد باقر سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''میرے مومن بندے کچھ ایسے بھی ہیں جو تہجد کو میری عبادت سمجھتے ہیں اور نیند سے بیدار اور نرم و گرم بستر چھوڑ کر راتوں کو میرے لیے نماز تہجد ادا کرتے ہیں میری عبادت کے لیے اپنے آپ کو ہلکان میں ڈال دیتے ہیں۔ اپنی خاص نظر عنایت اور اس کے بقا و دوام کے لیے میں ایک دو راتیں ان پر نیند غالب کر دیتا ہوں جس سے وہ سو جاتے ہیں اور صبح کے وقت بیدار ہو کر اسے ادا کرتے ہیں۔ لیکن انھیں اس وجہ سے اپنی ذات پر غصہ آجاتا ہے کہ وہ اس پر ناراض ہوتے ہیں۔

اگر میں انھیں اپنی پسند کی عبادت کرنے دوں تو ان میں غرور و خود پسندی آجائے جس سے وہ اپنے اعمال پر اترانے لگیں اسی غرور و خود پسندی کی وجہ سے اُن میں ایسی چیز پیدا ہو جائے جس سے وہ تباہ ہو جائیں اور کوتاہی کے ایسے مقام تک پہنچ جائیں کہ مجھ سے دور ہوتے چلے جائیں حالانکہ وہ یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ وہ مجھ سے قریب تر ہو رہے ہیں''۔

☆ نماز شب کی نیت کا ثواب

جیسا کہ روایت میں ملتا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے بندہ اگر نیک عمل کی نیت کرلے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب نہ ہو تب بھی خدا اس نیت کا ثواب بندے کے اعمال میں لکھ لیتا ہے۔ اس طرح جو شخص نماز شب کا ارادہ لے کر سو جائے کہ میں نماز شب کے لیے بیدار ہوں گا۔ تو حضور اکرمؐ فرماتے ہیں کہ:

''یہ نیند اس کی ایسا صدقہ ہوگی جو خداوند عالم اسے عطا فرمائے گا اور اس

کے نامہ اعمال میں اس کی نیت کا ثواب لکھ دیا جائے گا۔"

اسلام نے ایک اصول عبادت کے لیے وضع فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ فریضہ کی معافی نہیں نافلہ کی سختی نہیں جیسا کہ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اے کمیل اللہ تعالیٰ تم سے صرف فرائض کے بارے میں سوال کرے گا"۔

☆ نماز جمعہ

اسلام میں کچھ عبادات ایسی ہیں جو دنوں کے ساتھ خاص ہیں جیسے نماز جمعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس نماز کی بہت زیادہ تاکید ہوئی ہے۔ کسی نماز میں دوڑ کر جانے کا حکم نہیں صرف نماز جمعہ کے لیے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔

کہ جب نماز جمعہ کے لئے اذان دی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے ذریعہ مومنین کو عزت بخشی ہے۔ اس کے ترک کرنے والے کو بہت زیادہ تنبیہ کی گئی ہے روایات میں آیا ہے کہ جو تین جمعہ مسلسل ترک کرتا ہے اس کو منافق سے تعبیر کیا گیا ہے یا مسلسل تین جمعہ ترک کرنے سے نفاق کی مہر اس کے دل پر لگا دی جاتی ہے۔

☆ نماز جمعہ غریبوں کا حج

جو شخص صاحب استطاعت ہوتا ہے بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو جاتا ہے اور غلاف کعبہ جو کہ دامن الٰہی کو پکڑ کر اپنی حاجات پیش کرتا ہے لیکن جو صاحب استطاعت نہیں ہیں۔ وہ دامن الٰہی کو تھامنے سے تو محروم رہتے ہیں لیکن دل میں تڑپ باقی رہ جاتی ہے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے جس جگہ کو یا جس نماز کو فضیلت عطا کر دے وہی عبادت اس کے نامہ اعمال میں لکھ دی جاتی ہے نماز جمعہ کو غریبوں اور مسکینوں کا حج قرار دیا ہے۔

روایت میں ہے کہ ایک اعرابی جس کا نام قلیب تھا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں کئی مرتبہ حج کے لئے تیار ہوا لیکن اسے ادا نہ کر سکا یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا: قلیب تم پر نماز جمعہ کی ادائیگی ضروری ہے کیونکہ یہ مسکینوں کا حج ہے۔

نماز جمعہ گناہوں کا کفارہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے گناہ معاف کرنے کے لیے مختلف وسیلے بنائے ہیں جو وسیلہ بھی اپنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کردے گا ان وسائل میں ایک نماز جمعہ بھی ہے ایک روایت میں حضور اکرمؐ فرماتے ہیں:

''جو شخص ایمان اور یقین کے ساتھ جمعہ کی نماز کو بجالائے اس کے سابقہ گناہ معاف کردیے جاتے ہیں وہ نئے سرے سے عمل کرے''۔

☆ ہر واعظ قبلہ ہے

جب انسان کو اپنے شرعی مسائل حل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو لوگ ایسے شخص کی طرف رُخ کرتے ہیں جو اس کو ان مسائل کا حل بتائے وہ شخص بھی ایک طرح کا قبلہ ہوتا ہے نماز جمعہ میں خاص طور پر حکم ہے کہ جب نماز جمعہ کا خطبہ ہو رہا ہو تو سننے والوں کا رُخ واعظ کی طرف ہونا چاہیے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

''ہر واعظ قبلہ ہوتا ہے''

اس حدیث کی وضاحت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ جب جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو تو لوگوں کو چاہیے کہ وہ اس کی طرف اپنا رُخ کیے رکھیں''۔

☆ خطبہ جمعہ میں بات کرنا مکروہ ہے

خطبہ کے دوران باتیں کرنا ایک عمل ہے اور ہر عمل پر کوئی نہ کوئی حکم ضرور

ہوتا ہے جو عمل کیا جا رہا ہے یا تو وہ واجب ہوگا جیسے نماز روزہ وغیرہ یا مستحب ہوگا جیسے نماز شب یا نوافل پنجگانہ یا حرام ہوگا جیسے شراب کا پینا غیبت کرنا وغیرہ یا وہ مکروہ ہوگا جیسے نماز سر کھول کر پڑھنا۔ یا وہ مباح ہوگا جس عمل پر نہ ثواب ملے نہ گناہ جیسے پانی پینا وغیرہ۔

نماز جمعہ کا جو خطبہ ہوتا ہے اس میں بولنا مکروہ ہے اور مکروہ وہ عمل ہے جس کو نہ بجالایا جائے تو بہتر ہے جب خطبے کے دوران باتیں کرے گا تو جس سے باتیں کر رہا ہے اس کو بھی خطبے کے مطالب سے محروم کرے گا۔ اس کی افادیت کو سامنے رکھتے ہوئے بعض روایات میں جمعہ کے خطبے کے دوران خاموشی کو واجب قرار دیا گیا ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"جب امام خطبہ کے لیے کھڑا ہو تو لوگوں پر خاموشی واجب ہو جاتی ہے۔"

خطبہ ختم ہونے اور نماز شروع کرنے سے پہلے بات کی جا سکتی ہے جیسا کہ ایک روایت میں امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"جب امام خطبہ جمعہ دے رہا ہو تو جب تک وہ جمعہ کے خطبے سے فارغ نہ ہو جائے۔ کسی کے لیے جائز نہیں کہ خطبوں کے درمیان گفتگو کرے جب امام دونوں خطبوں سے فارغ ہو جائے۔ تو پھر نماز کے لیے کھڑا ہونے تک کے درمیان بات کر سکتے ہیں۔

حضرت علیؑ ہدایت فرماتے ہیں۔

"جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اس وقت نہ تو بات کی جا سکتی ہے اور نہ ہی ادھر اُدھر دیکھا جا سکتا ہے سوائے اس قدر جتنا نماز میں دیکھا جا سکتا ہے"۔

☆ دوران خطبہ گفتگو سے نماز جمعہ کو خطرہ

جیسا کہ روایات سے ظاہر ہو رہا ہے کہ خطبہ کے دوران خاموشی واجب ہے دوران خطبہ باتیں کرنا مکروہ ہے اسی طرح ایک اور روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ امام جب جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو گفتگو نہ کی جائے۔ اگر کوئی شخص اس دوران گفتگو کرے گا اور جو غلط کام کرے گا اس کی نماز جمعہ صحیح نہیں ہوگی۔

☆ نماز شب نہ پڑھنا غفلت کی علامت

نماز شب انسان کو ذمہ دار بناتی ہے اس نماز شب کے پڑھنے والوں میں بہت سی خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں جن سے نماز شب نہ پڑھنے والے محروم رہتے ہیں نماز شب پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ فخر کرتا ہے اور فرشتوں سے خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے

"اے میرے فرشتو! میرے بندے کی طرف دیکھو کہ وہ مجھ سے نصف رات کی تاریکی میں خلوت کر رہا ہے جبکہ بے کار لوگ بے پرواہ پڑے ہیں اور غافل سو رہے ہیں گواہ رہنا میں نے اسے بخش دیا"۔

☆ نماز شب پڑھنے والے کے پیچھے فرشتوں کی صفیں

جو شخص نماز شب پڑھتا ہے وہ اپنے آپ کو تنہا محسوس کرتا ہے جبکہ اس کے پیچھے غیر مرئی مخلوقات صف بستہ کھڑی ہوتی ہیں حضور اکرم کی روایت کے مطابق نماز شب پڑھنے والے کے پیچھے فرشتے صف بستہ ہو جاتے ہیں جن کی تعداد نو صفیں بیان ہوئی ہیں۔ جن کا ایک حصہ مشرق میں ایک حصہ مغرب میں۔

رسول اکرم فرماتے ہیں:

"جس بندہ یا کنیز خدا کو نماز شب کی توفیق حاصل ہو وہ خلوص دل کے

ساتھ خدا کے لیے اُٹھ کھڑا ہو مکمل وضو کرے اور صدق نیت سے قلب سلیم، خاشع بدن اور روتی آنکھوں کے ساتھ نماز، تہجد ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے پیچھے فرشتوں کی نو صفیں مقرر فرما دیتا ہے ہر صف میں فرشتوں کی اس قدر تعداد ہوتی ہے جسے خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہر صف کا ایک حصہ مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہوتا ہے پھر جب بندہ نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں فرشتوں کی تعداد کے مطابق درجات لکھ دیتا ہے"۔

☆ نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ جو شخص پانچ نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے اس کے متعلق شرعی حکم ہے کہ اس کو نیک لوگوں میں گمان کیا جائے۔ حضرت لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھا کرو خواہ نیزے کی نوک پر ہی چڑھنا پڑے۔

☆ نماز جماعت کے ساتھ نہ پڑھنے پر تنبیہ

حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

"زمانہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کچھ لوگ مسجد میں نماز پڑھنے میں تاخیر کیا کرتے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا: جن لوگوں کو مسجد میں نماز کے لیے بلایا جاتا ہے (اور وہ نہیں آتے) عنقریب ہم حکم دیں گے کہ ایندھن ان کے دروازوں پر لایا جائے اور آگ لگا کر ان کے دروازوں کو جلا دیا جائے"۔

کوفہ میں حضرت علیؑ تک یہ بات پہنچائی گئی کہ کچھ لوگ مسجد کے ہمسایہ ہوتے ہیں اور وہ جماعت میں حاضر نہیں ہوتے آپ نے فرمایا:

"یا تو وہ لوگ ہمارے ساتھ نماز با جماعت میں شریک ہوا کریں یا پھر وہ ہم سے دور ہو جائیں اور نہ وہ ہمارے ہمسائے بنیں نہ ہم ان کے ہمسایہ ہوں"۔

☆ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے فوائد

روایت میں ہے کہ جماعت اس لیے مقرر کی گئی ہے کہ خدا کے لیے اخلاص توحید اسلام اور عبادت ظاہراً کھلم کھلا اور واضح طور پر ہوں کیونکہ اس کے اظہار میں خدائے وحدہ لاشریک کی تمام اہل شرق وغرب پر حجت قائم ہو جاتی ہے۔ نیز منافق اور احکام الٰہی کو ہلکا سمجھنے والا شخص بھی اسلام کا ظاہری اقرار کر کے اسے ادا کرتا ہے۔ ساتھ ہی لوگوں کی ایک دوسرے کے بارے میں اسلام کے متعلق گواہی جائز اور ممکن ہو سکے۔ نیز یہ کہ اس میں نیکی اور تقویٰ کے بارے میں ایک دوسرے کی امداد وتعاون بھی کارفرما ہوتے ہیں اور خدا کی بہت سی نافرمانیوں سے روکنا بھی ممکن ہو جاتا ہے۔

☆ نماز باجماعت پڑھنے کی علت

حضرت امام صادقؑ فرماتے ہیں۔

''نماز کے لئے جماعت اور اجتماع اس لیے مقرر ہوا ہے کہ معلوم ہو کہ کون نماز پڑھتا ہے اور کون نہیں پڑھتا کون نماز کے اوقات کی پابندی کرتا ہو اور کون اسے ضائع کر دیتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کسی کے لیے یہ ممکن نہ ہوتا کہ وہ کسی دوسرے شخص کے بارے میں اچھائی کی گواہی دیتا کیونکہ جو شخص جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا مسلمانوں کے درمیان اس کی کوئی نماز نہیں اس لیے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی عذر کے بغیر مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں نماز نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں''۔

☆ مومن اکیلا بھی جماعت ہے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور اکرم کی

خدمت میں آیا اور عرض کیا "یارسولؐ اللہ میں دور دراز کے دیہات میں رہتا ہوں میرے ہمراہ میرے اہل و اولاد اور نوکر چاکر بھی ہوتے ہیں میں اذان و اقامت کہہ کر انھیں نماز با جماعت پڑھاتا ہوں کیا ہماری جماعت ہو جاتی ہے فرمایا ہاں ہو جاتی ہے۔

اس نے عرض کیا: نوکر چاکر بارش کے سلسلہ میں اِدھر اُدھر چلے جاتے ہیں اس وقت میں اور میری اولاد اور اہل ہوتے ہیں میں اذان اور اقامت کہہ کر انھیں نماز پڑھاتا ہوں کیا جماعت ہو جاتی ہے۔ فرمایا ہاں ہو جاتی ہے۔

پھر اس نے کہا یارسولؐ اللہ! "میری اولاد کام کاج کے سلسلہ میں ادھر ادھر جاتی ہے اس وقت میں اور میری اہلیہ ہوتے ہیں اور میں اذان و اقامت کہہ کر اسے نماز پڑھاتا ہوں کیا جماعت ہو جاتی ہے" فرمایا: "ہاں ہو جاتی ہے"۔

اس نے پھر پوچھا یارسول اللہ عورت بھی کسی کام کے سلسلہ میں کہیں چلی جاتی ہے اور میں اکیلا رہ جاتا ہوں اور اذان و اقامت کہہ کر تنہا نماز پڑھ لیتا ہوں کیا میری جماعت ہو جاتی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا:

"ہاں ہو جاتی ہے مومن اکیلا بھی ہو تو جماعت ہی ہوتا ہے"

☆ نماز پڑھانے والے کے فرائض

نماز با جماعت پڑھانا ایک ذمہ داری ہے جس کو احسن طریقہ سے انجام دینا چاہیے جب حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے محمد بن ابی بکر کو مصر کا حاکم بنایا تو انھیں بطور نصیحت ارشاد فرمایا:

"نماز کے بارے میں غور و فکر کرنا کہ اس کی کیا کیفیت ہے کیونکہ تم اپنی قوم کے پیشوا ہو اور نماز کو مکمل طور پر ادا کرنا اس میں تخفیف سے کام نہ لینا امام جماعت وہ نہیں ہوتا جو کسی قوم کو ناقص نماز پڑھائے ورنہ اس کا گناہ اسی پر ہوگا۔ اور قوم کی نماز سے کوئی چیز کم نہیں ہوگی۔ نماز کو مکمل صورت میں ادا کرو اور اس کی

پابندی کرو تمہیں ان لوگوں جتنا ہی اجر ملے گا اور ان کے اجر وثواب سے بھی کوئی چیز کم نہیں ہوگی"۔

حضرت علیؑ نے مالک اشتر کو بذریعہ خط ہدایت فرمائی۔

"اور جب تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو نماز کو بہت طول بھی نہ دو نہ ایسے کہ لوگوں کو نفرت ہوجائے نہ اس قدر جلدی کہ اس کو ضائع کر دو کیونکہ لوگوں میں کچھ افراد ایسے بھی ہوتے ہیں جو بیمار ہوتے ہیں یا انہیں کوئی ضروری کام ہوتا ہے چنانچہ جب حضرت رسول خدا ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تھا میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا تھا کہ میں ان لوگوں کو کیونکر نماز پڑھاؤں تو آنجنابؐ نے فرمایا تھا کہ انھیں کمزور ترین انسان جیسی نماز پڑھانا اور مومنین کے ساتھ رحیم اور مہربان بن کر رہنا"

یہی حکم اپنے شہر کے حکمرانوں کو نماز پڑھانے کا دیا۔

"اور نماز اتنی مختصر پڑھاؤ جو ان میں سب سے کمزور آدمی پر بھی بار نہ ہو اور لوگوں کے لیے صبر آزمانہ بن جاؤ"۔

☆ ایک دوسرے کو جماعت کرانے کی دعوت

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے ایک ہی وقت میں دو شخص جو نماز با جماعت کرانے کی اہلیت رکھتے ہوں اکٹھے ہوجاتے ہیں یہ دونوں ایک دوسرے کو مقدم کرنے کی کوشش کرتے ہیں ایسی صورت میں کس کو مقدم ہونا چاہیے اس قسم کا قضیہ ابو عبیدہ نامی حضرت امام جعفر صادقؑ سے سوال کرتا ہے تو امام نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

"لوگوں کو وہی شخص نماز پڑھائے جس کی قرأت سب سے بہتر ہو اگر قرأت میں سب یکساں ہیں تو جس نے ہجرت پہلے کی ہو وہ آگے ہو کر نماز پڑھائے۔ اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو جس کی عمر زیادہ ہو۔ اگر سن میں بھی

برابر ہوں تو جو شخص سنت پر زیادہ عمل کرتا ہے اور دین میں زیادہ فقیہ ہو......"

ان آیات وروایات سے یہی نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ایک محبوب ترین عمل ایک روشن مینارہ جس کے ذریعہ زندگی کی تاریک راہوں میں روشنی حاصل کی جاسکتی ہے عبد اور معبود کے درمیان رشتہ بغیر نماز کے بحال نہیں اگر ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے اعمال کو منور فرمائے تو ادائے نماز کے بغیر ممکن نہیں نماز کے ذریعہ ہی زندگی کی تمام سمتوں کو معین کیا جاسکتا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

التفقه فی الدین (القرآن)

(دین میں غور و فکر کرو)

مسائل نماز

جو چیزیں واجب ہیں انکے مسائل سیکھنا بھی واجب ہے

اللّهمّ

صلِّ علی محمّد

وآلِ محمّد

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

واجب نمازیں

چھ نمازیں واجب ہیں۔

- یومیہ نمازیں
- نماز آیات
- نماز میت
- نماز طواف واجب خانہ کعبہ
- ماں باپ کی قضا نمازیں جو بڑے بیٹے پر واجب ہیں۔
- وہ نماز جو اجارہ نذر قسم اور عہد کی وجہ سے واجب ہوگئی ہوں۔

☆ یومیہ نمازیں

- ظہر کی چار رکعت
- عصر کی چار رکعت
- مغرب کی تین رکعت
- عشاء کی چار رکعت
- صبح کی دو رکعت

☆ نماز ظہر کا وقت

ظہر شرعی کا وقت اس وقت ثابت ہوتا ہے جب شاخص کا سایہ ختم ہو کر مشرق کی طرف بڑھنے لگے جو چیز ظہر کا وقت معین کرنے کے لیے زمین میں نصب کی جاتی ہے اسے شاخص کہا جاتا ہے۔

☆ نماز ظہر، عصر، مغرب اور عشا کا مخصوص وقت

- نماز ظہر کا مخصوص وقت اوّل وقتِ ظہر سے لیکر نماز ظہر پڑھ لینے کی مقدار تک ہے۔
- نماز عصر کا مخصوص وقت وہ ہے جب مغرب سے اتنا وقت باقی رہ جائے کہ نماز عصر پڑھی جا سکے۔
- نماز مغرب کا وقت مخصوص اوّل مغرب سے تین رکعت پڑھ لینے کی مقدار تک ہے۔
- نماز عشاء کا مخصوص وقت وہ ہے جب آدھی رات سے نماز عشاء پڑھنے کی مقدار بھر وقت باقی رہ جائے۔

☆ نماز ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کا مشترک وقت

- نماز ظہر اور عصر کا مشترک وقت دونوں نمازوں کے مخصوص وقت کے درمیان ہے۔
- نماز مغرب اور عشاء کے مخصوص وقت کے درمیان نماز مغرب اور عشاء کا وقت مقرر ہے۔

☆ نماز صبح کا اوّل وقت

اذان صبح کے قریب مشرق کی طرف سے ایک سفیدی اٹھتی ہے۔ جسے فجر اوّل کہتے ہیں۔ جب وہ سفیدی پھیل جاتی ہے تو وہ فجر دوم کہلاتی ہے۔ فجر اوّل کو صبح کاذب اور فجر دوم کو صبح صادق بھی کہتے ہیں۔ فجر دوم یا صبح صادق اول وقت نماز صبح ہے اور نماز صبح کا آخری وقت سورج نکلنے تک ہے۔

☆ آدھی رات کا فارمولا

ہمارے یہاں آدھی رات کا تصور رات کے بارہ بجنے پر ہے جبکہ دن رات کا چھوٹا بڑا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ آدھی رات وقت کے اعتبار سے ایک

معین وقت میں ممکن نہیں بلکہ موسم کے تغیر سے آدھی رات کے وقت میں تقدم وتاخر ہوتا رہتا ہے۔ آدھی رات نکالنے کا ایک فارمولا ہے جس کا خیال رکھنا اُن حضرات کے لیے ضروری جو مصروفیات کی وجہ سے نماز مغرب عشاء کو تاخیر سے پڑھتے ہیں یا عذر شرعی کی وجہ سے تاخیر ہو جاتی ہے آدھی رات کا آخری حصہ نماز عشاء کے لیے مخصوص ہوتا ہے جس میں نماز مغرب پڑھنا درست نہیں۔

○ فارمولا

=SS+[{(12-SS)+SR}÷ 2]

SS = Sun Set (غروب آفتاب)

SR = Sun Rise(طلوع آفتاب)

سوال: اگر غروب آفتاب(SS)7 بجے ہو اور طلوع آفتاب(SR)4 بجے ہو تو نماز عشاء کا وقت قضا معلوم کریں۔

حل:

غروب آفتاب(SS)=7:00

طلوع آفتاب(SR)=4:00

فارمولا

=SS+[{(12-SS)+SR}÷ 2]

=7+[{(12-7)+4}÷ 2]

=7+[{5+4}÷ 2]

= 7 [9 ÷ 2]

$$= 7 + 4.50$$

$$= 11.50$$

نماز عشاء کے قضاء کا وقت =11:30Pm

(نوٹ) غروب آفتاب اور طلوع آفتاب کی معلومات یومیہ اخبار سے رجوع فرمائیں۔

☆ اندھے لوگوں کے لیے نماز شروع کرنے کا وقت

انسان اس وقت نماز شروع کرسکتا ہے جب خود اسے یقین ہو جائے یا دو عادل مرد یہ کہیں کہ وقت داخل ہو گیا ہے۔ لیکن نابینا یا وہ شخص جو قید میں ہے اور اسی قسم کے لوگوں کے لیے احتیاط واجب یہ ہے جب تک انہیں یقین نہ ہو کہ وقت داخل ہو گیا نماز شروع نہ کریں۔

☆ اوّل وقت میں نماز پڑھنا مستحب ہے

مستحب ہے کہ انسان نماز اوّل وقت میں پڑھے اور اس کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے اور نماز جتنا اول وقت کے قریب ہوگی اتنا بہتر ہے مگر یہ کہ تاخیر کسی اور وجہ سے بہتر ہو مثلاً انتظار کرے تاکہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھے۔

☆ صاحب حق کو نماز سے پہلے حق دینا

اگر نماز کا وقت وسیع ہے اور کوئی صاحب حق اس سے اپنے حق کا مطالبہ کرتا ہے تو اگر ممکن ہو تو پہلے اس کا قرض ادا کرے اس کے بعد نماز ادا کرے۔

☆ نمازوں میں ترتیب کا خیال رکھنا

نمازی کو چاہیے کہ نماز صبح کے بعد ظہر اس کے بعد عصر اس کے بعد مغرب اور اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھے اگر جان بوجھ کر ترتیب کو توڑے گا یعنی عصر کو ظہر سے پہلے اور عشاء کو مغرب سے پہلے پڑھے گا تو نماز باطل ہے۔

☆ نیت کا پلٹانا

اگر ترتیب میں غلطی سے فرق آجائے۔ مثلاً ظہر کی نیت سے نماز شروع کی تھی نماز پڑھتے ہوئے یاد آجائے کہ میں نماز ظہر پڑھ چکا ہوں تو نیت عصر کی طرف نہیں پلٹا سکتا۔ بلکہ نماز توڑ کر عصر کی نماز پڑھے یہی حکم مغرب اور عشاء کا بھی ہے یعنی نماز مغرب پڑھتے ہوئے خیال آئے کہ میں تو نماز مغرب پڑھ چکا ہوں تو یہ عشاء کی طرف نیت نہیں پلٹا سکتا نماز توڑ کر عشاء کی نماز پڑھے گا۔

☆ کم وقت میں نیت کا پلٹانا

اگر نماز عصر کے درمیان شک ہو جائے کہ نماز ظہر پڑھی تھی یا نہیں تو وہ نیت نماز ظہر کی طرف پلٹا دے البتہ وقت اتنا کم ہے کہ نماز کے ختم ہوتے ہی مغرب کا وقت ہو جائے گا تو نماز عصر کی نیت سے نماز پوری کرے اور ظہر کی نماز قضا کے طور پر پڑھے۔

اگر نماز عشاء میں چوتھی رکعت کے رکوع تک پہنچنے سے پہلے شک کرے کہ نماز مغرب پڑھی ہے یا نہیں تو اگر وقت اتنا کم ہے نماز تمام کرنے کے بعد آدھی رات ہو جائے گی۔ تو عشاء کی نماز کو تمام کرے اور اگر وقت زیادہ ہے تو پھر نیت کو نماز مغرب کی طرف پھیر دے اور نماز کو تین رکعات پر ختم کر دے اور پھر نماز عشاء پڑھے۔

☆ قضا اور مستحب نماز کی نیت پلٹانا

نماز قضا سے ادا کی طرف اور مستحب سے واجب کی طرف نیت نہیں پلٹائی جا سکتی۔ اگر ادا نماز کا وقت وسیع ہے تو نمازی حالت نماز میں نیت قضا کی طرف پلٹا سکتا ہے بشرطیکہ نیت نماز قضا کی طرف پلٹائی جا سکتی ہو مثلاً اگر نماز ظہر میں مشغول ہے تو اس صورت میں نماز صبح کی قضا کی طرف نیت پلٹا سکتا ہے کہ ابھی

تیسری رکعت میں داخل نہ ہوا ہو۔

☆ نوافل یومیہ کا وقت

مستحب نمازوں کو نافلہ کہا جاتا ہے نوافل پڑھنے کی بہت تاکید کی گئی ہے ان کی تعداد اور وز جمعہ کے علاوہ چونتیس رکعت ہے۔

- آٹھ رکعت نوافل ظہر
- آٹھ رکعت نوافل عصر
- چار رکعت نوافل مغرب
- دو رکعت نوافل عشاء (بیٹھ کر دو رکعت ایک رکعت شمار ہوگی)
- گیارہ رکعت نوافل تہجد
- دو رکعت نوافل صبح

☆ ترتیب نوافل یومیہ

- نماز ظہر کے نوافل نماز ظہر سے پہلے پڑھے جاتے ہیں۔
- عصر کے نوافل عصر سے پہلے پڑھے جاتے ہیں۔
- مغرب کے نوافل نماز مغرب کے بعد پڑھے جاتے ہیں۔
- صبح کے نوافل نماز صبح سے پہلے پڑھے جاتے ہیں۔
- تہجد کے نوافل کا وقت آدھی رات سے لے کر اذان صبح تک ہے۔
- بہتر ہے اذان صبح کے نزدیک پڑھی جائے۔

☆ مسافر کے لیے نماز تہجد

اللہ تعالیٰ نے نماز شب کو اپنی رحمتوں کا ذریعہ بنایا ہے اس کی ادائیگی میں سہولت فرمائی ہے تاکہ بندہ اس کو آسانی سے بجالائے۔ مسافر جو راستوں کی تھکاوٹوں سے چُور چُور رہوتا ہے اس کے لیے آدھی رات کی قید میں تخفیف کردی

لہٰذا مسافر اور وہ شخص کہ جس کے لیے نماز تہجد کا آدھی رات کے بعد پڑھنا مشکل ہو تو وہ ابتدا رات میں انھیں پڑھ سکتا ہے۔

☆ نماز قبلہ کی طرف یا قبلہ رُخ پڑھی جائے

قبلہ خانہ کعبہ ہے جو مکہ معظمہ میں ہے۔ اس کے روبرو نماز پڑھی جائے۔ البتہ وہ شخص جو دور سے اگر اس طرح کھڑا ہو کہ لوگ کہیں کہ قبلہ رُخ نماز پڑھ رہا ہے تو کافی ہے اور یہی حکم ہے دوسرے ان امور کا جنہیں قبلہ رُخ انجام دیا جاتا ہے۔ مثلاً جانوروں کو ذبح کرنا۔

☆ قبلہ کی تلاش کا حکم

جو شخص نماز پڑھنا چاہتا ہے وہ قبلہ تلاش کرنے کی کوشش کرے یہاں تک کہ یقین کرلے کہ قبلہ کس طرف ہے۔

- دو عادل گواہوں کے کہنے پر جو حسی علامات سے گواہی دے۔
- یا اس شخص کی گواہی پر جو قواعد علمی کی رو سے قبلہ کو پہچانتا ہے اور محل اطمینان ہے۔
- مسلمانوں کی مسجدوں کے محراب کو دیکھ کر
- مسلمانوں کی قبروں کو دیکھ کر۔
- فاسق اور کافر جو قواعد علمی سے قبلہ کو پہچانتا ہے۔
- مہمان کا میزبان کے کہنے پر قبلہ کا گمان کرنا۔
- ایک گمان سے دوسرا گمان قوی ہونا مثلاً اگر مہمان، میزبان کے کہنے پر قبلہ کے متعلق گمان پیدا کرے لیکن دوسرے راستے سے اس سے زیادہ قوی گمان پیدا ہو سکتا ہے تو میزبان کی بات پر عمل نہ کرے۔

☆ جب قبلہ معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہ ہو

اگر قبلہ معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہ ہو یا باوجود کوشش کرنے کے اس کا

گمان ایک طرف نہیں جاتا اگر نماز کا وقت وسیع ہے تو کسی بھی طرف نماز پڑھ لے اگر چار نمازوں کے لیے وقت وسیع نہیں تو جتنے وقت کی گنجائش ہے اتنی نمازیں پڑھے مثلاً صرف ایک نماز کا وقت ہے تو صرف ایک ہی نماز جس طرف چاہے پڑھے۔

اگر کوئی شخص ایسا عمل کرنا چاہے کہ جس میں قبلہ رُخ ہونا ضروری ہے۔ مثلاً حیوان کا ذبح کرنا۔ پہلے قبلہ کو تلاش کرے یا گمان پیدا کرے اگر گمان پیدا کرنا ممکن نہ ہو۔ تو جس طرف انجام دے صحیح ہے۔

☆ نماز میں بدن چھپانے کا حکم

مرد کو چاہیے کہ وہ حالت نماز میں اپنے آگے پیچھے کو چھپائے اگر چہ اسے کوئی نہ بھی دیکھ رہا ہو۔ بہتر یہ ہے کہ وہ ناف سے لے کر زانو تک چھپائے۔

عورت حالتِ نماز میں اپنے آگے پیچھے کو چھپائے البتہ چہرے کا چھپانا اتنی مقدار جو وضو میں دھوئی جاتی ہے اور ہاتھ کلائی تک اور پاؤں پنڈلی کے شروع ہونے کی جگہ تک ضروری نہیں۔ البتہ یہ یقین پیدا کرنے کے لیے کہ مقدار واجب کو چھپا چکی ہوں چہرے کے اطراف کے کچھ حصے کو اور پنڈلی سے کچھ نیچے تک چھپائے۔

☆ حالت نماز میں نمازی کے لباس کا پاک ہونا

نمازی جس لباس میں نماز پڑھ رہا ہے اس لباس میں چھ شرطیں ہیں۔

پہلی شرط: نمازی کا لباس پاک ہو اور کوئی شخص جان بوجھ کر نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔

○ اگر اُسے معلوم نہ ہو کہ اس کا لباس نجس ہے اور نماز کے بعد اسے معلوم ہو کہ اس کا لباس نجس تھا تو اس کی نماز صحیح ہے البتہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ

اگر وقت موجود ہے تو اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔

دوسری شرط: نمازی کا لباس مباح ہونا چاہیے غصبی لباس میں نماز پڑھنا حرام ہے۔

- نمازی کے لباس میں بٹن بھی غصبی ہو تو اس میں نماز باطل ہے۔ احتیاط واجب کی بنا پر دوبارہ غیر غصبی لباس میں ادا کرے۔
- اگر کوئی اپنی جان کی حفاظت کے لئے غصبی لباس میں نماز پڑھے تو نماز صحیح ہے۔
- اگر کسی خاص معین رقم سے لباس خرید کرے کہ جس کا خمس یا زکوۃ ادا نہ کی گئی ہو تو احتیاط واجب یہ ہے اس لباس میں نماز باطل ہے۔
- اگر کوئی شخص کپڑا ادھار خریدے اور نیت کرے کہ میں اس کا قرض اس رقم سے ادا کرونگا جس کا خمس یا زکوۃ ادا نہیں کی تو ایسے لباس میں بھی نماز باطل ہے۔

تیسری شرط: نمازی کا لباس اس حیوان مردار کے اجزا میں سے نہ ہو جو خون جہندہ رکھتا ہو یعنی ایسا جانور کہ اگر اس کی رگ کو کاٹا جائے تو خون دھار مار کر نکلے بلکہ ایسے جانور سے لباس بنایا جائے کہ جو خون جہندہ نہیں رکھتا۔ مثلاً مچھلی اور سانپ تو بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اس سے نماز نہ پڑھے۔

چوتھی شرط: اگر شک ہو کہ یہ لباس حرام گوشت جانور سے بنا ہے یا حلال گوشت جانور سے چاہے اپنے ملک میں تیار ہو یا باہر کے ملک سے آتا ہو تو اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں

پانچویں شرط: سونے کی تار سے بنا ہوا لباس مرد کے لئے حرام ہے اس میں نماز پڑھنا باطل ہے۔ البتہ عورت کے لئے نماز اور غیر نماز میں کوئی حرج نہیں۔

- سونے کی زنجیر سینہ پر لٹکانا
- سونے کی انگوٹھی پہننا

- سونے کی گھڑی باندھنا مرد کے لیے حرام اور ان چیزوں کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ہے۔

چھٹی شرط: نمازی مرد کا لباس خالص ریشم کا نہ ہو۔

- حالت نماز کے علاوہ بھی خالص ریشمی لباس مرد کے لیے حرام ہے۔
- جس لباس کے متعلق معلوم نہ ہو کہ خالص ریشم کا ہے یا کسی اور چیز کا تو اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں اور اس میں نماز بھی صحیح ہے۔
- احتیاط واجب ہے کہ مرد زنانہ لباس اور عورت مردانہ لباس نہ پہنے البتہ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ نمازی کا بدن لباس نجس ہو تو بھی نماز صحیح ہے

بعض صورتوں میں نمازی کا لباس یا بدن نجس ہو تو اس نجس لباس میں اور نجس بدن میں نماز صحیح ہے۔

- زخم، جراحت یا پھوڑے کی وجہ سے جو اس کے بدن میں ہے۔ اس کا لباس اس سے یا بدن خون آلود ہو۔
- اس کے لباس یا بدن پر اتنا خون لگا ہو جو درہم سے کم ہو یعنی چونی کے دائرے کے برابر
- بدن کا نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھنے پر مجبور ہو۔
- اس کے لباس کی چھوٹی چیزیں مثلاً جراب یا رومال نجس ہو۔
- اس عورت کا لباس نجس ہو جو کسی بچے کی تربیت کرتی ہے۔

☆ نمازی کے لباس میں مستحب چیزیں

- سفید لباس
- صاف ستھرے کپڑے

- خوشبو کا استعمال
- عقیق کی انگوٹھی

☆ نمازی کے لباس میں مکروہ چیزیں

- سیاہ لباس عموماً یا عادۃً پہننا
- میلا کچیلا لباس
- تنگ لباس جو جسم کی کھال سے چمٹا رہے
- اس شخص کا لباس جو نجاست سے پرہیز نہیں کرتا۔
- وہ لباس جس پر تصویر بنی ہوئی ہے۔
- ہاتھ میں ایسی انگوٹھی جس پر تصویر بنی ہو۔
- لباس میں بٹنوں کا کھلا ہونا۔

☆ نمازی جس جگہ نماز پڑھ رہا ہے

جس جگہ نمازی نماز پڑھ رہا ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ ان شرائط کا خیال رکھے جو فقہی احکام میں بیان ہوئی ہیں۔

- جو شخص غصبی جگہ پر نماز پڑھ رہا ہے اس کی نماز باطل ہے۔
- جو شخص مسجد میں پہلے جا کر اپنی جگہ نماز کے لیے گھیر لیتا ہے کوئی دوسرا شخص اس کی جگہ غصب کرے اور وہاں نماز پڑھے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس نماز کو دوبارہ کسی اور جگہ پڑھے۔
- اگر کسی کو معلوم ہو کہ یہ جگہ غصبی ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ غصبی جگہ نماز پڑھنا باطل ہے۔ اور وہاں نماز پڑھ لے تو اس کی نماز باطل ہے۔
- جس رقم سے خمس و زکوٰۃ ادا نہیں کیا گیا کوئی مِلک خریدے تو وہاں نماز پڑھنا باطل ہے۔

- اگر صاحبِ مِلک زبان سے نماز پڑھنے کی اجازت دے دے لیکن دل سے راضی نہ ہو تو اس کے مِلک میں نماز پڑھنا باطل ہے۔
- اگر زبان سے اجازت نہ دے لیکن یہ معلوم ہو کہ دل سے راضی ہے تو نماز صحیح ہے۔
- بس کشتی اور گاڑی وغیرہ میں جبکہ وہ کھڑی ہوں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔
- احتیاط مستحب یہ ہے عورت مرد کے پیچھے کھڑی ہو اور عورت کے سجدے کی جگہ مرد کے کھڑے ہونے کی جگہ سے کچھ پیچھے ہو۔
- اگر عورت مرد کے آگے یا برابر کھڑی ہو اور اکٹھے ہی نماز میں وارد ہوئے ہوں تو بہتر یہ ہے کہ دوبارہ نماز پڑھیں۔

☆ وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا مستحب ہے

- مسجد میں نماز پڑھنا مستحب ہے۔
- تمام مساجد سے بہتر مسجد الحرام ہے۔
- مسجد الحرام کے بعد مسجد نبوی ہے۔
- مسجد نبوی کے بعد مسجد کوفہ ہے۔
- مسجد کوفہ کے بعد مسجد بیت المقدس ہے۔
- مسجد بیت المقدس کے بعد ہر شہر کی جامع مسجد ہے۔
- مسجد جامع کے بعد مسجد محلّہ ہے۔
- مسجد محلّہ کے بعد مسجد بازار ہے۔
- عورتوں کے لیے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔
- عورت اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکے تو بہتر ہے مسجد میں نماز پڑھے۔
- حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے حرم میں نماز پڑھنا دو لاکھ نمازوں

کے برابر ہے۔

- مسجد میں زیادہ جانا مستحب ہے۔
- وہ مسجد جس میں کوئی نماز نہیں پڑھتا اس میں نماز کے لیے جانا مستحب ہے۔

☆ وہ مقامات جہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے

- حمام یعنی وہ جگہ جہاں لوگ غسل کرتے ہوں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- شوردار زمین پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- کسی انسان کے مدمقابل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- کھلے ہوئے دروازے کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- شاہراہ ہو جبکہ گزرنے والوں کے لیے زحمت نہ ہو نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- سڑکوں گلیوں اور کوچوں میں جبکہ آنے جانے والوں کے لیے زحمت نہ ہو نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- شاہراہوں، سڑکوں، گلیوں کوچوں محلوں میں جبکہ آنے جانے والوں کے لیے زحمت کا باعث بنے نماز پڑھنا حرام ہے لیکن نماز باطل نہیں ہوتی۔
- باورچی خانہ میں جہاں آگ کی بھٹی ہو نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- کنویں کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- پیشاب کی جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- جاندار کی تصویر کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اس پر پردہ ڈال دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔
- مجسمہ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ ہے اگر اس پر پردہ ڈال دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔
- اس کمرے میں جہاں مجنب ہو۔ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- وہ کمرہ جہاں فوٹو ہیں گرچہ نمازی کے سامنے نہ ہوں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- قبر کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

- قبر کے اوپر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- دو قبروں کے درمیان نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- قبرستان میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- جو شخص ایسی جگہ پر نماز پڑھ رہا ہو یا اس کے کوئی روبرو بیٹھا ہو تو مستحب ہے کہ وہ اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے یہ چیز لکڑی ہو یا رسی تو بھی کافی ہے۔

☆ اذان اور اقامت کی اہمیت

اذان اور اقامت مرد اور عورت کے لیے مستحب ہے کہ وہ پنجگانہ نماز سے پہلے دیں ان دونوں کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے حتیٰ کہ بمقدار رکوع جھکنے سے پہلے اسے یاد آجائے کہ اذان واقامت بھول گیا تھا تو اب اگر نماز کا وقت کافی ہے تو مستحب ہے کہ اذان واقامت کے لیے نماز توڑ دے۔

☆ نماز سے پہلے اذان اور اقامت کا حکم

- مرد اور عورت کے لیے مستحب ہے کہ پانچوں نمازوں سے پہلے اذان اور اقامت کہیں۔
- اذان اور اقامت کے جملوں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں ہونا چاہیے۔
- اذان اور اقامت کے درمیان زیادہ فاصلہ ہو جائے تو نئے سرے سے اذان کہے۔
- اذان اور اقامت کو لہو ولعب کے لہجے میں ادا کرے تو حرام ہے۔

☆ جہاں اذان ساقط ہو جاتی ہے۔

- پانچ نمازوں میں اذان ساقط ہو جاتی ہے۔
- جمعہ کے دن کی نماز عصر
- عرفہ کے دن نماز عصر

- عید قربان کی رات کی نماز اس شخص کے لئے جو مشعر الحرام میں ہو۔
- مستحاضہ عورت کی عصر و عشاء کی نماز
- اس شخص کی نماز عصر و عشاء جس کا پیشاب و پاخانہ نہیں رکتا۔
- ان پانچ نمازوں میں اذان اس وقت ساقط ہے جب پہلی نماز میں فاصلہ بالکل نہ ہو یا فاصلہ ہو تو بہت کم ہو۔
- دونوں نمازوں کے دوران فاصلہ اگر نافلہ نمازوں کا ہو تو کوئی حرج نہیں۔
- اگر نماز باجماعت کے لیے اذان اور اقامہ کہہ چکے ہوں تو جو شخص اس جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتا ہو وہ اپنی نماز کے لیے الگ اذان واقامت نہ کہے۔

☆ ترتیب اذان واقامت

- اذان اور اقامت کو ترتیب سے کہا جائے۔
- اقامت اذان کے بعد کہی جائے۔
- اقامت اذان سے پہلے کہے تو صحیح نہیں۔
- اذان کے جملوں میں ترتیب ہونا ضروری ہے۔
- اقامت کے جملوں میں ترتیب ضروری ہے۔
- اذان واقامت کے جملوں میں جہاں سے ترتیب ٹوٹی ہے دوبارہ وہیں سے ترتیب دے۔
- اذان اور اقامت نماز کے وقت کے داخل ہونے کے بعد کہی جائے۔
- وقت نماز سے پہلے اذان اور اقامت کہے تو باطل ہے۔
- اگر اقامت کہنے سے پہلے شک کرے کہ اذان کہی ہے یا نہیں تو اذان کہے۔
- اگر اقامت شروع کر لی ہے اور شک کرے کہ اذان کہی ہے یا نہیں، تو اذان کہنے کی ضرورت نہیں۔

☆ آداب اذان و قامت

- مستحب ہے کہ اذان کہتے وقت انسان قبلہ رُخ ہو۔
- وضو یا غسل کر چکا ہو۔
- ہاتھ کانوں پر رکھے۔
- اذان میں آواز بلند کرے۔
- اذان کے جملوں میں کچھ فاصلہ کرے۔
- اذان کے جملوں کے درمیان گفتگو نہ کرے۔
- اقامت اذان سے آہستہ کہے۔
- اذان اور اقامت کے درمیان کچھ فاصلہ کرے۔
- اذان بلند جگہ پر کھڑے ہو کر دے۔

☆ واجبات نماز

نماز میں گیارہ چیزیں واجب ہیں۔

- نیت
- قیام یعنی کھڑا ہونا
- تکبیرۃ الاحرام یعنی اللہ اکبر کہنا
- رکوع
- سجود
- قرأت
- ذکر
- تشہد
- سلام

- ترتیب۔
- موالات یعنی اجزائے نماز کا پے در پے ہونا

☆ غیر اللہ کے لیے نماز باطل ہے

جب سورۃ حمد میں ہم کہتے ہیں کہ ایاک نعبد تو اس کا مطلب ہے کہ ہم صرف اور صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں عبادت نماز کی صورت میں ہو تو یہ خاص ہے صرف اللہ کے لیے۔ اگر نماز کی کوئی حالت بھی غیر اللہ کی نیت سے ہو نماز باطل ہے۔ چاہے وہ حصہ واجب ہو جیسے الحمد و سورۃ یا وہ حصہ مستحب ہو جیسے قنوت۔

☆ چار قیام

ایک رکعت میں چار قیام ہوتے ہیں ان میں دو قیام رکن ہیں اور دو قیام رکن نہیں ہیں۔

- تکبیرۃ الاحرام کہنے کے وقت کا قیام
- رکوع سے پہلے والا قیام جسے قیام متصل بہ رکوع کہتے ہیں۔
- الحمد اور سورۃ پڑھنے کے وقت کا قیام
- رکوع کے بعد والا قیام

تکبیر الاحترام والا قیام اور رکوع میں جانے سے پہلے والا قیام رکن ہیں ان کو کوئی شخص بھول کر یا جان بوجھ کر چھوڑ دے تو نماز باطل ہے۔

- الحمد و سورۃ والا قیام اور رکوع سے بعد والا قیام کو بھول کر چھوڑ دے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

☆ قرأت کے احکام

- پنجگانہ نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں انسان کو چاہیے کہ پہلے الحمد اور اس کے بعد ایک سورۃ پڑھے۔

- اگر وقت تنگ ہو یا انسان مجبوراً سورۃ (جو الحمد کے بعد پڑھی جاتی ہے) نہ پڑھ سکتا ہو مثلاً اسے ڈر ہو کہ اگر سورۃ پڑھی تو
- چور آجائے گا۔
- درندہ حملہ کردے گا یا
- اسے کوئی اور چیز تکلیف پہنچائے گی تو سورۃ نہ پڑھے اور اگر کسی کام کی جلدی ہو تو بھی سورۃ کو ترک کرسکتا ہے۔
- اگر بھول کر سورۃ کو الحمد سے پہلے پڑھ لے اور درمیان میں یاد آجائے تو وہ سورۃ کو چھوڑ دے اور الحمد کے بعد اول سے سورۃ کو پڑھے۔
- اگر الحمد و سورۃ یا ان میں سے کوئی ایک بھول جائے اور رکوع میں پہنچنے کے بعد اسے یاد آئے تو اس کی نماز صحیح ہے۔
- مستحب نماز میں سورۃ (الحمد کے بعد پڑھی جاتی ہے) پڑھنا ضروری نہیں۔
- اگر الحمد کے بعد سورۃ
- قل ھو اللہ احد
- قل یاایھا الکافرون

شروع کردے تو اسے چھوڑ کر دوسرا سورۃ نہیں پڑھ سکتا۔

- مرد پر واجب ہے کہ الحمد اور سورۃ نماز صبح، مغرب اور عشاء میں بلند آواز سے پڑھے
- مرد اور عورت پر واجب ہے الحمد و سورۃ نماز ظہر اور عصر میں آہستہ پڑھے۔
- مرد جن نمازوں میں بلند آواز سے الحمد اور سورۃ پڑھتا ہے ان دونوں کے تمام کلمات کو بلند آواز سے پڑھے۔
- عورت نماز صبح مغرب اور عشاء میں الحمد و سورۃ کو بلند اور آہستہ پڑھ سکتی ہے۔
- عورت کے لیے احتیاط واجب ہے کہ اگر کوئی نامحرم اس کی آواز سن رہا ہے تو وہ نماز صبح مغرب اور عشاء آہستہ آواز میں پڑھے۔

- جہاں نماز بلند آواز سے پڑھنی ہے اگر جان بوجھ کر آہستہ پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔
- جہاں نماز آہستہ آواز سے پڑھنی ہے جان بوجھ کر بلند آواز سے پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔
- اگر بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے آہستہ آواز کی جگہ بلند آواز سے پڑھ لے نماز صحیح ہے۔
- بلند آواز کی جگہ اگر چیخ کر نماز پڑھے تو نماز باطل ہے۔

☆ نماز کا سیکھنا ضروری ہے

- نماز واجب ہے اس کے متعلق مسائل کا سیکھنا بھی ضروری ہے تاکہ نماز میں غلطی نہ ہو۔
- جو شخص کسی طرح بھی صحیح طرح نماز یاد نہیں کر سکتا تو جس طرح ممکن ہو وہ پڑھے۔
- جو شخص الحمد وسورۃ یا نماز کی اور چیزوں کو اچھی طرح نہیں جانتا اور سیکھ سکتا ہے تو اگر وقت وسیع ہے تو اسے سیکھنا چاہیے۔
- جو شخص نماز اچھی طرح نہیں سیکھ سکتا یا اس کے پاس وقت تنگ ہے جس کی وجہ سے وہ الحمد وسورۃ کو نہیں سیکھ سکتا اس کو چاہیے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھے۔

☆ نماز سکھانے کی اُجرت

نماز میں بعض اعمال واجب ہوتے ہیں مثلاً تکبیر الاحرام، قیام رکوع سجود تشہد وسلام اور بعض اعمال مستحب ہوتے ہیں مثلاً قنوت رفع یدین وغیرہ۔ جو اعمال واجب ہیں ان کو سکھانے کے لیے احتیاط واجب یہ ہے کہ اجرت نہ لی

جائے۔البتہ مستحبات کے لیے کوئی حرج نہیں۔

☆ تیسری اور چوتھی رکعت کے احکام

- نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں ایک دفعہ الحمد یا تین مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھے۔یعنی تین مرتبہ کہے۔

سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر

- اگر ایک مرتبہ بھی تسبیحات کہے تو کافی ہے۔
- یہ بھی کرسکتا ہے کہ ایک رکعت میں الحمد اور دوسری میں تسبیحات اربعہ کہے۔
- تنگ وقت میں تسبیحات اربعہ کو ایک مرتبہ کہنا چاہیے۔
- مرد اور عورت پر واجب ہے کہ نماز تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد یا تسبیحات اربعہ آہستہ پڑھے۔
- جو شخص تسبیحات اربعہ صحیح یاد نہیں کرسکتا یا درست نہیں پڑھ سکتا تو وہ تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد پڑھے۔
- تیسری اور چوتھی رکعت میں مستحب ہے تسبیحات کے بعد

استغفر اللّٰہ ربی واتوب الیہ کہے یا

الھم اغفرلی کہے۔

☆ قرأت کے مستحبات

- مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد پڑھنے سے پہلے کہے

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

- نماز ظہر وعصر کی پہلی رکعت اور دوسری رکعت میں بسم اللہ الرحمن الرحیم. بلند آواز سے پڑھے۔

- الحمد اور سورۃ پڑھتے وقت آیت کے معنی کی طرف توجہ دے۔
- اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو الحمد تمام کرنے کے بعد الحمد للہ رب العالمین کہے۔
- اگر تنہا پڑھ رہا ہو تو الحمد تمام کرنے کے بعد الحمد للہ رب العالمین کہے۔
- سورۃ قل ھو اللہ احد پڑھنے کے بعد ایک یا دو یا تین مرتبہ کہے۔

کذالك الله ربی

- سورۃ قل ھو اللہ احد پڑھنے کے بعد تین مرتبہ کہے۔

کذالك الله ربنا.

- مستحب ہے کہ تمام نمازوں کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ انا انزلناہ اور دوسری میں قل ھو اللہ احد پڑھے۔

☆ قرأت کے مکروہات

- مکروہ ہے کہ ایک دن کی تمام نماز پنجگانہ میں سورۃ قل ھو اللہ احد نہ پڑھے۔
- مکروہ ہے سورۃ قل ھو اللہ احد کو ایک ہی سانس میں پڑھے۔
- پہلی رکعت میں الحمد کے بعد جو سورۃ پڑھی مکروہ ہے کہ وہی دوسری رکعت میں بھی پڑھے البتہ اگر قل ھو اللہ احد کو دونوں رکعتوں میں پڑھے تو مکروہ نہیں۔

☆ نماز میں رکوع کے احکام

- ہر رکعت میں قرأت کے بعد اتنا جھکے کہ انسان اپنے ہاتھ زانو پر رکھ سکے اس عمل کو رکوع کہتے ہیں۔
- رکوع کی مقدار جھکنا ہی کافی ہے۔
- دونوں ہاتھ گھٹنوں پر نہ رکھے تو کوئی حرج نہیں۔

- رکوع کی نیت سے جھکنا ہی رکوع شمار ہوگا۔
- کسی اور نیت سے جھکے مثلاً کوئی اور چیز اٹھانے کی نیت سے جھکے تو رکوع شمار نہیں ہوگا۔
- جو شخص بیٹھ کر رکوع کرنا چاہتا ہے تو وہ اتنا جھکے کہ اس کا چہرہ زانو کے مدمقابل ہو جائے۔
- جو شخص بیٹھ کر رکوع کرنا چاہے تو بہتر ہے کہ اتنا جھکے کہ اس کا چہرہ سجدہ کی جگہ کے قریب تک پہنچ جائے۔
- رکوع میں ذکر واجب کی مقدار تک بدن میں سکون ہونا ضروری ہے۔
- مستحب ہے کہ ذکر کو تین پانچ یا سات مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا جائے۔
- اگر واجب ذکر کے تمام ہونے سے پہلے جان بوجھ کر رکوع سے سر اُٹھائے تو اس کی نماز باطل ہے۔
- جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے لیکن کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر رکوع نہیں کر سکتا تو وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور رکوع کے لیے سر کے ساتھ اشارہ کرے اگر سر سے اشارہ بھی نہیں کر سکتا تو رکوع کی نیت سے آنکھیں بند کرے اور ذکر رکوع پڑھے اور رکوع سے سر اٹھانے کے لیے آنکھیں کھول دے۔ اور اگر اس سے بھی عاجز ہے تو دل میں رکوع کی نیت کرے اور ذکر پڑھے۔
- ذکر رکوع ختم ہونے کے بعد سیدھا کھڑا ہو جائے بدن میں سکون آجانے کے بعد سجدہ میں جائے۔
- اگر جان بوجھ کر کھڑے ہونے سے پہلے یا بدن کے ساکن ہونے سے پہلے سجدہ میں چلا جائے تو اس کی نماز باطل ہے۔
- اگر رکوع بھول جائے اور سجدہ میں جانے سے پہلے یاد آجائے تو کھڑا ہو کر

پھر رکوع کرے اگر جھکی ہوئی حالت میں ہی رکوع کرے تو اس کی نماز باطل ہے۔

- اگر پیشانی زمین پر پہنچ جائے اور اسے یاد آئے کہ رکوع نہیں کیا تھا تو احتیاط واجب یہ ہے کہ کھڑا ہو جائے رکوع کو بجالائے اور نماز کو تمام کرے پھر یہی نماز دوبارہ پڑھے۔

☆ رکوع کے مستحبات

- سیدھا کھڑا ہو کر تکبیر کہے۔
- رکوع میں گھٹنے پیچھے۔
- پشت سیدھی کرے۔
- گردن لمبی کرے۔
- گردن کو پشت کی سطح پر رکھے۔
- دونوں قدموں کے درمیان نگاہ کرے۔
- ذکر سے پہلے یا بعد درود پڑھے۔
- بعد اس کے کہ رکوع سے اٹھے سیدھا کھڑا ہو کر بدن سکون کی حالت میں کرے۔
- سکون کی حالت میں کہے سمع اللہ لمن حمدہٗ
- مستحب ہے کہ عورتیں رکوع میں ہاتھ گھٹنوں سے اوپر رکھیں اور گھٹنے پیچھے کی طرف نہ کریں۔

☆ نماز میں سجدے کے احکام

- نمازی کو چاہیے کہ واجب اور مستحب نمازوں کی ہر رکعت میں رکوع کے بعد دو سجدے کرے اور سجدہ یہ ہے کہ
- پیشانی

- دونوں ہتھیلیاں
- گھٹنوں کے سرے
- پاؤں کے دونوں انگوٹھوں کے سرے زمین پر رکھے
- دونوں سجدے مل کر ایک رکن ہیں
- اگر کوئی شخص واجب نماز میں
- جان بوجھ کر
- یا بھول کر
- دونوں سجدوں کو ترک کردے یا
- دو سجدے بڑھادے تو اس کی نماز باطل ہے۔
- اگر جان بوجھ کر ایک سجدہ زیادہ یا کم کردے تو نماز باطل ہے۔
- اگر پیشانی جان بوجھ کر یا بھول کر زمین پر نہیں رکھی تو سجدہ نہیں ہوگا۔
- اگر پیشانی زمین پر رکھ دے اور بھول کر دوسرے اعضاء زمین پر نہیں رکھے تو سجدہ صحیح ہے۔
- اگر سجدہ کرتے وقت سات اعضاء میں سے کسی ایک کو جان بوجھ کر زمین سے اٹھالے تو نماز باطل ہے۔
- اگر ذکر سجدہ میں مشغول نہیں پیشانی کے علاوہ کسی عضو کو اٹھا کر دوبارہ رکھ لے تو کوئی اشکال نہیں۔
- پہلے سجدہ کا ذکر ختم ہوجانے کے بعد بیٹھ جائے یہاں تک کہ بدن کے ساکن ہوجانے کے بعد دوبارہ سجدے میں جائے۔

☆ جن چیزوں پر سجدہ صحیح ہے

- سجدہ زمین اور ان چیزوں پر ہوسکتا ہے جو زمین سے اُگتی ہیں اور کھانے

کے کام نہیں آتیں مثلاً لکڑی اور درخت کے لپتے پتے۔

- جو چیزیں کھانے اور پہننے کے کام آتی ہیں ان پر سجدہ نہیں۔
- معدنیات مثلاً سونا چاندی اور فیروزہ پر سجدہ باطل ہے۔
- معدنی پتھروں پر سجدہ کرنا مثلاً سنگ مرمر یا سیاہ پتھر تو اس میں اشکال نہیں۔
- اگر کاغذ ایسی چیز سے بنا ہو کہ جس پر سجدہ صحیح ہے مثلاً گھاس تو اس پر سجدہ کرسکتے ہیں۔
- اس کاغذ پر سجدہ کرنے میں کوئی اشکال نہیں جو روئی وغیرہ سے بنا ہے۔
- سجدے کے لیے ہر چیز سے بہتر تربت حضرت سید الشہداء ہے اور اس کے بعد مٹی اور مٹی کے بعد پتھر اور پتھر کے بعد گھاس ہے۔

☆ اگر کوئی ایسی چیز نہ ہو جس پر سجدہ کرے

- اگر کوئی ایسی چیز انسان کے پاس نہیں کہ جس پر سجدہ صحیح ہے یا اگر ہے لیکن گرمی یا سردی کی زیادتی یا اس قسم کی چیزوں کی وجہ سے اس پر سجدہ نہیں کرسکتا تو
- اپنے لباس پر سجدہ کرے اگر وہ السی یا روئی سے بنا ہے۔
- اور اگر کسی اور چیز کا ہے تو بھی اس پر سجدہ کرے۔
- اگر وہ بھی نہیں تو اپنے ہاتھ کی پشت پر۔
- اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو کسی معدنی چیز مثلاً عقیق کی انگوٹھی پر سجدہ کرے۔

☆ تشہد کے احکام

تمام واجب نمازوں کی

- صبح کی دوسری رکعت

- مغرب کی دوسری اور تیسری رکعت
- ظہر کی دوسری اور چوتھی رکعت
- عصر کی دوسری اور چوتھی رکعت میں
- دوسرے سجدہ کے بعد انسان بیٹھ جائے اور بدن کے سکون کے وقت تشہد پڑھے۔
- **اشهد ان لااله الا الله وحده لاشريك له**
- **وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُه**
- **اللهم صلى على محمد وَآلِ محمد**
- مستحب ہے تشہد کی حالت میں بائیں ران پر بیٹھے اور دائیں پاؤں کی پشت بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے۔ ہاتھ رانوں پر رکھے اور انگلیاں ایک دوسرے سے ملی ہوں۔ نگاہ گود کی طرف ہو۔ اور تشہد ختم ہونے کے بعد کہے۔ **وتقبل شفاعته وارفع دَرَجَتَه**
- مستحب ہے کہ عورتیں تشہد پڑھتے وقت اپنی رانیں ایک دوسریں سے ملادیں۔

☆ سلام نماز کے احکام

- آخری رکعت کے تشہد کے بعد مستحب ہے۔
- بیٹھے ہوئے جبکہ بدن ساکن ہو کہے
  السلام عَلَيْكَ اَيُّهَاالنَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه اور اس کے بعد کہنا چاہیے
- **السلام عليكم** اور احتیاط واجب کی بنا پر **ورحمة الله وبركاته** کا اضافہ کرے یا کہے **السلام علينا وعلى عبادالله الصالحين**
- اگر نماز میں سلام بھول جائے اور اس وقت اسے یاد آئے جبکہ ابھی تک نماز کی صورت نہیں بگڑی اور کوئی ایسا کام بھی نہیں کیا جس کے جان بوجھ کر کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے مثلاً قبلہ کی طرف پشت نہیں کی تو وہ سلام

کہے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

☆ ارکان نماز میں ترتیب ہونا

- ارکان نماز میں ترتیب کا ہونا ضروری ہے اگر جان بوجھ کر نماز کی ترتیب بدل دے مثلاً سورۃ کو الحمد سے پہلے پڑھ لے یا سجدہ رکوع سے پہلے کرلے تو اس کی نماز باطل ہے۔
- اگر نماز کے کسی رکن کو بھول جائے اور اس کے بعد والا رکن بجالائے مثلاً رکوع کرنے سے پہلے دو سجدے کرلے تو نماز باطل ہے۔
- اگر پہلا سجدہ اس خیال سے کہ دوسرا ہے یا دوسرا اس خیال سے کہ پہلا ہے بجالائے تو اس کی نماز صحیح ہے اور اس کا پہلا سجدہ اوّل اور دوسرا سجدہ دوم شمار ہوگا۔

☆ افعال نماز میں موالات کا ہونا

- ارکان نماز کو پے درپے یعنی یکے بعد دیگرے بجالانا چاہیے اس میں اتنا فاصلہ نہ ڈالے کہ لوگ کہیں کہ نماز نہیں پڑھ رہا مثلاً قیام کے فوراً بعد رکوع اور رکوع کے فوراً بعد سجود اور سجود کے فوراً بعد تشہد پے درپے بجالائے۔
- اگر افعال پے درپے نہیں بجالائے گا اس میں معمول سے زیادہ فاصلہ ڈالے گا تو اس کی نماز صحیح ہے۔
- سجدے، رکوع کو طول دینا اور بڑی بڑی سورتیں پڑھنا موالات کو نہیں توڑتا۔

☆ نماز میں قنوت پڑھنا

- تمام واجب اور مستحب نمازوں میں دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے۔

- نماز وتر گرچہ ایک رکعت ہے رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا مستحب ہے۔
- نماز جمعہ پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے اور دوسری رکعت میں رکوع کے بعد قنوت ہے۔
- نماز آیات میں پانچ قنوت ہیں۔
- نماز عید الفطر کی پہلی رکعت میں پانچ اور دوسری رکعت میں چار قنوت ہیں۔
- نماز عید قربان کی پہلی رکعت میں پانچ اور دوسری رکعت میں چار قنوت ہیں۔
- قنوت میں احتیاطاً ہاتھ چہرہ کے مدمقابل بلند کرے دونوں ہتھیلیاں ملا کر آسمان کی طرف رکھے۔
- انگوٹھے کے علاوہ باقی انگلیاں بھی ملی ہوئی ہوں۔
- نظر ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر رہے۔
- قنوت میں ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنا بھی کافی ہے۔
- مستحب ہے قنوت بلند آواز سے پڑھے۔
- جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے کے لیے مستحب نہیں کہ بلند آواز میں قنوت پڑھے جبکہ پیش نماز کی آواز کو سن رہا ہو۔
- جان بوجھ کر قنوت نہ پڑھے تو اس کی قضا نہیں۔
- اگر قنوت بھول جائے اور رکوع میں جانے سے پہلے یاد آجائے تو سیدھا ہو کر قنوت بجالائے۔
- اگر قنوت بھول گیا اور رکوع میں جانے کے بعد یاد آیا تو مستحب ہے رکوع کے بعد اس کی قضا دے۔
- اگر قنوت بھول گیا اور سجدے میں یاد آیا تو مستحب ہے کہ نماز کے سلام کے بعد اس کی قضا دے۔

☆ تعقیبات نماز

- مستحب ہے کہ انسان نماز کے بعد کچھ دیر تعقیبات میں مشغول رہے یعنی نماز تمام ہونے کے بعد کسی ذکر میں، یا کوئی دُعا یا قرآن پڑھے۔
- قبلہ رُخ ہو کر تعقیبات پڑھنا بہتر ہے۔
- یہ ضروری نہیں کہ تعقیبات عربی میں پڑھے۔
- بہتر ہے ان دعاؤں کو پڑھے جو کتابوں میں بیان ہوئی ہیں۔
- جن کی زیادہ تاکید کی گئی ہے ان کو بجالائے۔
- تسبیح حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی نماز کے بعد تاکید کی گئی ہے۔
- تسبیح زہرا۔ ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر اس کے بعد ۳۳ مرتبہ الحمد اللہ اور اس کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ۔

☆ سجدہ شکر بجالانا

- مستحب ہے کہ نماز کے بعد سجدہ شکر ادا کریں۔
- اگر صرف پیشانی کو ہی شکر کی نیت سے زمین پر رکھ لیں تو کافی ہے۔
- بہتر ہے کہ سو مرتبہ، تین مرتبہ یا ایک مرتبہ شکراللہ یا شکراً یا عفواً کہے۔
- مستحب ہے انسان پر جب نعمت نازل ہو تو سجدہ شکر بجالائے۔
- مستحب ہے جس وقت انسان سے کوئی بلا یا مصیبت دور ہو جائے تو سجدہ شکر بجالائے۔

☆ رسول اکرمؐ پر درود بھیجنا

- مستحب ہے جس وقت انسان حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک مثلاً محمدؐ و احمدؐ یا آپ کا لقب اور کنیت مثلاً مصطفیٰ ابوالقاسم لے یا سُنے تو آپ پر درود بھیجے۔

○ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھے تو مستحب ہے کہ صلوٰت بھی لکھے اور یہ بھی مستحب ہے کہ جب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کرے تو صلوٰۃ بھیجے۔

☆ نماز کو باطل کرنے والی چیزیں

○ مکانِ نماز کا غصبی ہونا۔

○ حالت نماز میں پیشاب کا خارج ہونا۔

○ حالت نماز میں پاخانہ کا خارج ہونا۔

○ حالت نماز میں وضو کا باطل ہونا۔

○ حالت نماز میں غسل کا باطل ہونا۔

○ حالت نماز میں نیند آجانا۔

○ حالت نماز میں پشت بقبلہ ہونا یا قبلہ سے رُخ موڑ کر دائیں بائیں ہونا۔

○ حالت نماز میں ایسا کلام کرنا (خواہ وہ ایک حرف ہو) جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کے علاوہ ہو۔

○ حالت نماز میں اُف، اُخ، واہ، آہ جیسے الفاظ جان بوجھ کر کہے۔

○ حالت نماز میں تالیاں بجانا۔

○ حالت نماز میں اچھلنا کودنا۔

○ حالت نماز میں معمول سے زیادہ دیر تک خاموش رہنا۔

○ حالت نماز میں کھانا پینا۔

○ حالت نماز میں پہلی دو رکعت میں شک کرنا۔

○ حالت نماز میں کوئی رکن نماز جان بوجھ کر کم یا زیادہ کرنا۔

☆ حالت نماز میں سلام کرنے کے مسائل

روایت میں سلام کرنے کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے سوار پیادے پر، کھڑا بیٹھے ہوئے پر اور چھوٹا بڑے پر سلام کرے۔

○ جب دو شخص بیک وقت ایک دوسرے پر سلام کریں تو ہر ایک پر واجب ہے کہ دوسرے کا جواب دے۔

○ حالت نماز کے علاوہ مستحب ہے کہ جواب سلام، سلام سے بہتر ہو مثلاً کسی نے سلام علیکم کہا ہے تو جواب میں سلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے۔

○ انسان کو چاہیے کہ سلام کا جواب چاہے نماز میں ہو یا غیر نماز میں فوراً دے اگر جان بوجھ کر یا بھول کر جواب سلام میں کچھ تاخیر کردے اب اگر جواب دینا چاہے تو اس سلام کا جواب نہ شمار ہوتا ہو تو اگر حالت نماز میں ہے تو جواب نہ دے اور اگر حالت نماز میں نہیں تو جواب دینا واجب نہیں۔

○ سلام کا جواب اس طرح دے کہ سلام کرنے والا سنے البتہ سلام کرنے والا بہرہ ہو اور اس نے معمول کے مطابق جواب دیا ہے تو یہی کافی ہے۔

○ حالت نماز میں اگر کوئی سلام کرے تو جواب سلام جواب کی نیت سے دے دُعا کی نیت سے نہیں۔

○ اگر عورت یا مرد نامحرم یا ممیز بچہ یعنی جو بچہ اچھائی برائی کو سمجھتا ہو نمازی پر سلام کرے تو نمازی کو چاہیے کہ اس کا جواب دے۔

○ اگر نمازی سلام کا جواب نہ دے تو گنہگار ہوگا البتہ اس کی نماز صحیح ہے۔

○ اگر نمازی پر ایسا سلام کرے جس کو سلام نہیں کہتے تو اس کا جواب واجب نہیں۔

○ جو شخص مذاق یا شوخی میں سلام کرے تو اس کا جواب دینا واجب نہیں۔

○ احتیاط واجب یہ ہے غیر مسلمان مرد یا عورت کے جواب میں ''سلام'' یا صرف ''علیک'' کہے۔

○ اگر کوئی شخص چند آدمیوں پر سلام کرے تو جواب تمام پر واجب ہے لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک جواب دے دے تو کافی ہے۔

○ اگر کوئی شخص چند آدمیوں پر سلام کرے اور سلام کرنے والا جس شخص پر

سلام کرنے کی نیت نہیں رکھتا اور وہ جواب دے دے تو بھی ان آدمیوں پر جواب دینا واجب نہیں ہے۔

- اگر ایک شخص چند اشخاص پر سلام کرے اور جو شخص نماز میں مشغول ہے وہ شک کرے کہ سلام کرنے والا اس پر بھی سلام کرنے کی نیت رکھتا تھا یا نہیں تو وہ جواب نہ دے۔
- اور یہی حکم ہے کہ اگر اسے معلوم ہو کہ اس کا قصد بھی رکھتا تھا لیکن دوسرے شخص نے جواب دے دیا تھا اور اگر کسی دوسرے شخص نے جواب نہیں دیا تو پھر اس کا یہ جواب دے۔
- حالت نماز میں انسان کسی پر سلام نہ کرے۔
- اگر کوئی دوسرا شخص اس پر سلام کرے تو جواب اس طرح دے کہ سلام مقدم ہو۔ مثلاً السلام علیکم یا سلام علیکم کہے اور علیکم السلام نہ کہے۔

☆ حالت نماز میں مکروہ اعمال

- حالت نماز میں چہرے کو تھوڑا سا دائیں بائیں پھیرے۔
- حالت نماز میں آنکھوں کو بند رکھے۔
- حالت نماز میں آنکھوں کو دائیں بائیں پھیرے۔
- حالت نماز میں اپنی ڈاڑھی سے کھیلتا رہے۔
- حالت نماز میں اپنے ہاتھوں سے کھیلتا رہے۔
- حالت نماز میں اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرتا رہے۔
- حالت نماز میں تھوکے
- حالت نماز میں قرآن کے نقش کی طرف نظر کرے۔
- حالت نماز میں کتاب پر لکھے ہوئے الفاظ کی طرف نظر کرے۔

- حالت نماز میں انگوٹھی پر لکھے ہوئے کی طرف نظر کرے۔
- حالت نماز میں قرآت کرتے وقت کسی آواز کو سننے کے لیے خاموش ہو جائے۔
- نیند کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- پیشاب روک کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- پاخانہ روکے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- تنگ جراب پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- ہر وہ کام جو نماز کی حالت میں نماز کے خشوع وخضوع کو ختم کر دے وہ مکروہ ہے

☆ واجب نماز کو توڑنے کے احکام

اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو واجب یا حرام کیا ہے ان کو بجالانا اور ترک کرنا واجب ہے نماز روزہ خمس وزکوۃ کا حکم فرمایا ان کا ادا کرنا واجب ہے۔ شراب زنا، جوئے وغیرہ سے منع فرمایا ان سے رکنا واجب ہے یا ترک کرنا ان چیزوں کی حلیت وحرمت کا بنیادی پہلو فرمان الٰہی کا بجالانا ہے خواہ وہ حلیت کی صورت میں ہو یا حرمت کی صورت میں یہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ ہمیں نماز کا حکم دے اور اس کے بجالانے پر خوش ہو لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ نماز کے بجالانے سے وہ ناراض بھی ہو رہا ہے مثلاً حالت جنابت میں نماز کا پڑھنا اس حالت میں نماز سے منع فرمایا گیا اسی طرح ماہ رمضان کے پورے روزے مطلوب ہیں بے بہا اجر وثواب ہے لیکن عید الفطر کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے اگر کوئی شخص رکھے گا تو خدا کی نافرمانی میں شمار ہوگا۔

نماز توڑنا حرام ہے لیکن جہاں پر توڑنے کا حکم ہے وہاں نماز کا جاری رکھنا حرام ہو جائے گا اور پڑھنے والے کے عمل کو اجر کی بجائے گناہ میں شمار کیا جائے گا لہٰذا اعمال کی بجا آوری میں اللہ کے فرمان کو محور بنائیں۔

- اختیاری صورت میں نماز واجب کو توڑنا حرام ہے۔
- حفظ مال اور مالی و بدنی ضرر سے بچنے کے لیے کوئی حرج نہیں۔
- اگر وسیع وقت میں مشغول نماز ہو اور قرض خواہ اس سے مطالبہ کرے اگر حالت نماز میں اس کا قرض ادا کر سکتا ہے تو اس حالت میں کر دے۔
- اگر نماز توڑنے کے بغیر اس کا قرض ادا کرنا ممکن نہیں تو نماز توڑ دے اور اس کا قرض ادا کرے اور پھر نماز پڑھے۔
- جس شخص کو نماز توڑ دینی تھی اگر وہ نماز تمام کرے تو وہ گنہگار ہے لیکن اس کی نماز صحیح ہے۔

☆ حالت نماز میں شک کا وارد ہونا

اقسام شک

- جو شک نماز کو باطل کر دیتے ہیں۔
- وہ شک جن کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔
- وہ شک جن میں فوراً غور و فکر کرے (ان کو صحیح شک کہا جاتا ہے)

☆ نماز کو باطل کرنے والے شک

- دو رکعتی نماز کی تعداد رکعات میں شک ہو مثلاً
- نماز صبح
- نماز مسافر
- تین رکعتی نماز میں تعداد رکعات میں شک
- نماز مغرب
- چار رکعتی نماز میں شک کرے کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا اس سے زیادہ
- چار رکعتی نماز میں دوسرا سجدہ پورا ہونے سے پہلے شک ہو کہ دو رکعتیں

پڑھی ہیں یا اس سے زیادہ

- دو یا پانچ یا دو اور پانچ سے زیادہ رکعات میں شک
- تین اور چھ یا تین اور چھ سے زیادہ رکعات میں شک
- رکعات نماز میں شک کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔
- چار اور چھ یا چار اور چھ سے زیادہ شک ہو جائے۔

باطل کرنے والے شکوک پر فوراً نماز نہ توڑے بلکہ اپنے شک کو مستحکم کرے اگر شک مستحکم ہے تو نماز کو توڑ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ وہ شک جن کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے

- ایسی چیز میں شک کرنا کہ جس کا محل وموقعہ گزر چکا ہو مثلاً رکوع کی حالت میں شک کرے کہ الحمد پڑھی تھی یا نہیں۔
- نماز کے سلام کے بعد شک کرنا۔
- وقت نماز گزر جانے کے بعد کا شک۔
- کثیر الشک کا شک یعنی زیادہ جسے شک ہو۔
- پیش نماز کا تعداد رکعات میں شک کرنا جب کہ مقتدی ان کی تعداد کو جانتا ہے اس طرح مقتدی کا شک جبکہ پیش نماز کو تعداد رکعات یاد ہوں۔
- مستحب نماز میں شک

صحیح شک

حالت نماز میں کچھ شک ایسے ہوتے ہیں جن کو صحیح شک سے تعبیر کیا جاتا ہے یعنی جب رکعات کی تعداد میں شک ہو تو فوراً غور و فکر کرے۔ نو صورتیں ایسی ہیں جن میں صحیح شک کا حل بیان ہوا ہے۔

⇦ پہلی صورت

- دوسرے سجدے میں سر اٹھانے کے بعد شک کرے۔
- دو رکعتیں پڑھ چکا ہوں یا تین

حل
- تین پر بنا رکھے۔
- ایک رکعت اور پڑھے۔
- نماز ختم کرنے کے بعد
- ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا
- دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔

⇦ دوسری صورت

دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد شک کرے
- یہ رکعت دوسری ہے یا چوتھی

حل
- چوتھی پر بنا رکھے۔
- اس نماز کو تمام کرے۔
- دو رکعت کھڑے ہو کر نماز احتیاط پڑھے۔

⇦ تیسری صورت

- دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد شک کرے کہ
- یہ رکعت دوسری ہے یا تیسری ہے یا چوتھی

حل
- چوتھی پر بنا رکھے
- نماز کو تمام کرے
- دو رکعت کھڑے ہو کر نماز احتیاط پڑھے پھر
- دو رکعت بیٹھ کر نماز احتیاط پڑھے۔

⇦ چوتھی صورت

- دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد شک کرے کہ
- یہ چوتھی ہے یا پانچویں

حل
- یہ چار پر بنا رکھے
- نماز کو تمام کرے
- دو سجدہ سہو بجا لائے

⇦ پانچویں صورت

- نماز کی کسی جگہ پر شک کرے
- یہ تیسری رکعت ہے یا چوتھی

حل
- چار پر بنا رکھے
- نماز تمام کرے
- ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا
- دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر بجا لائے۔

⇦ چھٹی صورت

- قیام کی حالت میں شک کرے۔
- چوتھی رکعت ہے یا پانچویں

حل
- بیٹھ جائے
- تشہد پڑھے
- سلام بجا لائے
- ایک رکعت کھڑے ہو کر یا
- دو رکعت بیٹھ کر نماز احتیاط پڑھے

⇐ ساتویں صورت

- قیام کی حالت میں شک کرے کہ
- یہ تیسری رکعت ہے یا پانچویں

حل
- بیٹھ جائے، تشہد پڑھے
- سلام پڑھے
- کھڑے ہو کر دو رکعت نماز احتیاط بجا لائے۔

⇐ آٹھویں صورت

- قیام کی حالت میں شک کرے
- تیسری رکعت ہے یا چوتھی رکعت یا پانچویں رکعت

حل
- بیٹھ جائے
- تشہد پڑھے
- دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر
- اس کے بعد دو رکعت بیٹھ کر نماز احتیاط پڑھے

⇐ نویں صورت

- قیام کی حالت میں شک کرے۔
- پانچویں رکعت ہے یا چھٹی رکعت۔

حل
- بیٹھ جائے۔
- تشہد پڑھے
- سلام پڑھے
- دو سجدہ سہو بجا لائے۔

☆ نماز احتیاط پڑھنے کا طریقہ

جس شخص پر نماز احتیاط واجب ہے تو اسے چاہیے کہ

- مشکوک نماز کو تمام کرے
- فوراً نماز احتیاط کی نیت کرے۔
- نماز احتیاط پڑھتا ہوں یا پڑھتی ہوں واجب قربۃ الی اللہ (قصداً زبان پر نہ لائیں)
- تکبیر کہے
- الحمد پڑھے
- رکوع میں جائے

⇦ دو سجدے کرے اگر ایک رکعت واجب تھی تو دوسرے سجدے کے بعد

- تشہد پڑھے
- سلام پڑھے

⇦ اگر دو رکعت نماز احتیاط واجب تھی تو پہلی رکعت کے سجدوں کے بعد

- کھڑا ہو جائے
- الحمد پڑھے
- رکوع بجالائے
- دونوں سجدے کرے
- تشہد پڑھے
- سلام پڑھے اور نماز تمام کرے

☆ نماز احتیاط کے احکام

- نماز احتیاط میں سورۃ (الحمد کے بعد جو پڑھی جاتی ہے) نہیں ہے۔

- الحمد کو آہستہ آہستہ پڑھنا چاہیے۔
- نیت زبان پر نہ لائیں۔
- احتیاط واجب ہے کہ بسم اللہ بھی آہستہ کہیں۔

☆ سجدہ سہو کے احکام

سجدہ سہو کا اس مقام پر حکم ہے جہاں

- نماز میں بھول کر باتیں کرے
- نماز کا ایک سجدہ بھول جائے
- چار رکعتی نماز میں دوسرے سجدے کے بعد شک کرے کہ چار رکعتیں پڑھی ہیں یا پانچ۔
- جہاں سلام کا مقام نہ ہو وہاں بھولے سے پڑھ دے مثلاً پہلی رکعت میں سلام بھول کر دیدے۔
- کسی چیز کو دوبارہ صحیح طریقہ سے پڑھے۔
- اگر سجدہ سہو نماز کے سلام کے بعد جان بوجھ کر نہ بجالائے تو گنہگار ہوگا
- واجب ہے جتنا جلدی ہو سکے اس بجالائے۔
- اگر بھول کر نہ بجالائے۔ تو جب بھی یاد آجائے فوراً بجالائے۔
- یہ ضروری نہیں نماز دوبارہ بجالائے۔
- اگر شک ہو کہ سجدہ سہو واجب ہوا ہے یا نہیں تو ضروری نہیں اس بجالاوے۔

☆ سجدہ سہو کا طریقہ

سجدہ سہو کا دستور یہ ہے کہ

- نماز کے سلام کے بعد فوراً سجدہ سہو کی نیت کرے۔

- سجدہ سہو کرتا ہوں یا کرتی ہوں واجب قربۃً الی اللہ (قصد بھی کافی ہے)
- پیشانی کسی ایسی چیز پر رکھے جس پر سجدہ صحیح ہے اور کہے
- بسم اللہ وباللّٰہ وصلی اللّٰہ علی محمد والہ یا یہ کہے۔
- بسم اللہ وباللّٰہ اللھم صلی علی محمد وال محمد۔ لیکن بہتر ہے یہ کہے
- بسم اللہ وباللّٰہ السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ
- اس کے بعد بیٹھ جائے
- دوبارہ سجدے میں جائے
- دوبارہ ان اذکار میں سے جن کا ذکر کیا گیا ہے کوئی ایک کہے
- سجدے سے سر اُٹھائے
- تشہد پڑھے۔
- سلام دے دے۔

☆ مسافر کی نماز کے احکام

جب کوئی شخص سفر اختیار کرتا ہے تو اس کی چار رکعتی نماز دو رکعتی ہو جاتی ہے چاہے سفر تکلیف دہ ہو یا آرام و سہولتوں کے ساتھ ہو۔ جس شخص پر بھی لفظ مسافر صادق آجائے اس کی نماز آٹھ شرطوں کے ساتھ قصر ہو جاتی ہے۔

☆ پہلی شرط۔ جانا آنا آٹھ فرسخ ہونا

- سفر آٹھ فرسخ سے کم نہ ہو۔ (ایک فرسخ شرعی پانچ کلومیٹر سے کچھ کم)
- جانا اور آنا آٹھ فرسخ
- جانا آٹھ فرسخ سے کم نہ ہو

- جانا تین فرسخ ہو اور آنا پانچ فرسخ تو نماز پوری پڑھی جائے گی
- سفر آٹھ فرسخ سے تھوڑا سا کم ہو تو بھی نماز قصر نہیں
- اگر شک ہو کہ آٹھ فرسخ ہے یا نہیں تو نماز قصر نہیں۔
- دو عادل آٹھ فرسخ کی گواہی دیں تو نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی
- جس شخص کو آٹھ فرسخ ہونے کا یقین نہ ہو یا شک ہو اگر درمیان میں یقین ہو جائے کہ آٹھ فرسخ ہے تو تھوڑا راستہ بھی رہ گیا ہو تو نماز قصر پڑھے گا اگر پوری پڑھ لی تو دوبارہ قصر پڑھے گا۔
- اگر آٹھ فرسخ ہونے کا یقین تھا اور یہ نماز قصر پڑھ چکا بعد میں معلوم ہوا کہ سفر آٹھ فرسخ نہیں تھا تو نماز پوری پڑھے اگر وقت گزر گیا تو احتیاط واجب کی بنا پر قضا کرے۔
- اگر ان دو مقامات کے درمیان جن کا فاصلہ چار فرسخ سے کم ہے کئی دفعہ آمد و رفت کرے اگرچہ اس کی مجموعی مقدار آٹھ فرسخ ہو جائے تب بھی نماز پوری پڑھے۔
- اگر ایک منزل کے دو راستے ہوں ایک آٹھ فرسخ یا اس سے زیادہ اور ایک راستہ آٹھ فرسخ سے کم۔ اگر فاصلہ شرعی پر سفر کرے گا تو اس کی نماز قصر ہوگی۔ اگر اس راستے کو اختیار کرے گا جس کا فاصلہ آٹھ فرسخ سے کم ہے تو وہ نماز پوری پڑھے گا۔
- پہلے زمانے میں بعض شہر ایسے ہوتے تھے کہ ان کے چاروں طرف دیواریں ہوتی تھیں جیسے اندرون شہر اب بھی اگر کوئی ایسا شہر ہے جس کے چاروں طرف دیوار ہے اور وہ ایک مستقل شہر شمار ہوتا ہے وہاں سے جو سفر کرے گا تو آٹھ فرسخ کی ابتدا شہر کی دیوار سے کرے گا۔
- اگر شہروں کی دیوار نہیں تو جہاں شہر کا آخری گھر ہوگا وہاں سے آٹھ فرسخ کی

ابتدا شمار کرے گا۔

- اگر شہر اتنے بڑے ہوں جو خارق العادۃ شمار ہوں جیسے کراچی تو آٹھ فرخ کی ابتدا اپنے گھر سے کرے گا۔

☆ دوسری شرط۔ ابتدا سفر سے آٹھ فرخ کا قصد ہونا

- مسافر اس وقت شمار ہوگا جب سفر کا قصد بھی کرے بغیر قصد کے آٹھ فرخ طے بھی کر لے تب بھی نماز پوری پڑھے گا۔
- اگر کوئی شخص گم شدہ چیز کو تلاش کرنے کے لیے نکلا لیکن اس کو معلوم نہیں کہ اس کا سفر کتنے فرخ کا ہوگا تو نماز پوری پڑھے گا۔
- نوکر کا سفر آقا کے سفر کے تابع ہے اگر نوکر اپنے آقا کے ساتھ ساتھ سفر کر رہا ہے جیسے ڈرائیور یا اور کسی خدمت کے لیے ساتھ ساتھ ہے تو اس کا سفر بھی آٹھ فرخ ہو جائے تو نماز قصر پڑھے گا۔

☆ تیسری شرط۔ دوران سفر ارادہ سفر کا بدلنا

- دوران سفر ارادہ سفر کو تبدیل نہ کرے۔
- جو شخص چار فرخ پہنچنے سے پہلے اپنے ارادہ سفر کو بدل لے یا ارادہ متزلزل ہو جائے تو وہ نماز پوری پڑھے گا۔
- وہ راستہ جو متذبذب ہونے سے پہلے تھا اور وہ راستہ جو اس کے بعد طے کر رہا ہے اس کی مجموعی مقدار آٹھ فرخ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز قصر بھی پڑھے اور پوری بھی۔

☆ چوتھی شرط۔ دس دن یا اس سے کم یا زیادہ سفر کا ارادہ

- جس شخص کو معلوم ہو کہ آٹھ فرخ تک پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے گزرے گا یا نہیں تو نماز پوری پڑھے۔

○ جس شخص کو معلوم ہو کہ کسی جگہ دس دن رہے گا یا نہیں تو نماز پوری پڑھے گا۔

☆ پانچویں شرط۔ کسی حرام کام کے لیے سفر کرنا

○ کسی حرام کام کے لیے سفر نہ کرے۔

○ جو شخص چوری کرنے کے لیے سفر کرتا ہے تو وہ پوری نماز پڑھے گا۔

○ جو سفر ماں باپ کی تکلیف کا باعث ہو تو وہ حرام ہے اور انسان کو اس سفر میں نماز پوری پڑھنا پڑے گی۔

○ واجب کام کو ترک کرنے کے لیے سفر کرے تو اس کی نماز پوری ہوگی۔

○ جو شخص مقروض ہے اور قرض ادا کر سکتا ہے قرض خواہ بھی مطالبہ کر رہا ہے مقروض براہ فرار کے لیے سفر کرے تو وہ نماز پوری پڑھے گا اور تمام بھی۔

○ اگر سفر غصبی سواری پر ہو تو نماز قصر پڑھے مثلاً چوری کی گاڑی پر سفر کرنا۔

○ ظالم کی اعانت کے لیے سفر کرے جبکہ یہ مجبور بھی نہیں تو نماز پوری پڑھے گا۔

○ اگر ظالم کے ساتھ سفر کرے لیکن قصد مظلوم کی اعانت ہو تو دوران سفر نماز قصر پڑھے گا۔

○ اگر سیر و تفریح کے لیے سفر کرے تو حرام نہیں اور نماز بھی قصر کرے۔

○ اگر لہو و لعب کے لیے سفر کرے تو نماز پوری پڑھے۔

○ اگر خوش وقتی کے لیے شکار کو جائے تو نماز پوری پڑھے۔

○ اگر اپنی روزی مہیا کرنے کے لیے شکار کے لیے جائے تو نماز قصر ہوگی۔

○ جس کا سفر معصیت ہے راستے میں گناہ کا ارادہ ترک کر دے اور بقیہ راستہ آٹھ فرسخ یا چار فرسخ ہے اور یہ وہاں جا کر لوٹنا چاہتا ہے تو نماز قصر پڑھے۔

○ جس شخص نے سفر کا آغاز تو نیک نیتی سے کیا تھا لیکن راستے میں گناہ کا

ارادہ کرلیا تو باقی سفر میں نماز پوری پڑھے البتہ جتنی نمازیں قصر پڑھ چکا ہے وہ صحیح ہے۔

☆ چھٹی شرط۔ بادیہ نشینوں کا سفر کرنا

- جو لوگ بادیہ نشین ہیں صحراؤں میں گردش کرتے رہتے ہیں اور جہاں بھی انھیں پانی خوراک مل جائے وہیں یہ ڈیرہ ڈال لیتے ہیں ایسے بادیہ نشین اپنے سفر میں نماز پوری پڑھیں گے۔
- جو بادیہ نشین زیارت حج یا تجارت کے لیے سفر کرتے ہیں تو ان کی نماز قصر ہے۔

☆ ساتویں شرط۔ شغل یعنی کسب وکار کے لیے سفر کرنا

- کثیر السفر مثلاً ڈرائیور چوکیدار جو روزانہ یہ کام سفر کے ذریعہ انجام دیتے ہیں یا وہ ملازمین جو روزانہ سفر کرتے ہیں ایسی صورت میں نماز پوری پڑھیں گے۔
- جس کا شغل سفر ہے اگر کسی اور کام کے لیے مثلاً حج وزیارت کے لیے سفر کرے تو نماز قصر پڑھے۔
- جو شخص اپنی سواری کرائے پر دے رہا ہے اور ساتھ اس کا ڈرائیور بن کر حج و زیارات کے لیے جا رہا ہے تو ایسی صورت میں نماز پوری پڑھے گا۔
- جو شخص صرف حج کے موقعہ پر مسافرت کا شغل اختیار کرتا ہے وہ نماز قصر پڑھے گا۔
- وہ ڈرائیور یا پھیری لگانے والا جو شہر سے دو تین فرسخ تک جاتا آتا رہتا ہے اگر اتفاقاً آٹھ فرسخ تک سفر کرے تو نماز قصر پڑھے۔
- جو مختلف شہروں کی سیاحی کرتا ہے اور اس نے اپنے لیے کوئی وطن نہیں بنایا

وہ نماز پوری پڑھے۔

- جس کا شغل سفر نہیں مثلاً شہر یا دیہات میں اس کی کوئی جنس پڑی ہے کہ جسے لانے کے لیے پے در پے سفر کرتا ہے تو وہ نماز قصر پڑھے گا۔
- جس شخص نے اپنے وطن کو ترک کر دیا ہو اور چاہتا ہو کہ اپنے لیے کوئی اور وطن اختیار کرے اگر اس کا شغل سفر نہ ہو تو سفر میں نماز قصر پڑھے۔

☆ آٹھویں شرط۔ حد ترخص تک پہنچنا

- جب مسافر اپنے سفر کے ارادے سے اپنے وطن یا شہر سے اتنا دور نکل جائے کہ شہر کی دیوار نظر نہ آئے اور اذان کی آواز نہ سنائی دے۔
- بڑے شہر جیسے کراچی وغیرہ حد ترخص وہ محلہ ہے جہاں وہ رہتا ہے۔
- جس شخص نے کسی جگہ دس دن رہنے کا قصد کیا ہے اگر آٹھ فرسخ کی نیت سے وہاں سے نکلے۔ جب تک یہ حد ترخص تک نہیں پہنچتا تو احتیاط واجب کی بنا پر نماز پوری بھی پڑھے اور قصر بھی اگر نماز کا وقت ہو گیا ہو۔
- مسافر جب وطن واپس آ رہا ہو تو وطن کی دیوار دکھائی دے یا اذان کی آواز سنائی دینے لگے تو نماز پوری پڑھے۔
- اگر ایسی جگہ سے سفر کرے جہاں گھر اور دیوار نہیں تو وہاں سے جب ایسی جگہ پہنچ جائے۔ اگر مسافرت والی جگہ دیوار ہوتی تو اس جگہ سے نظر نہ آتی تو نماز قصر پڑھے۔
- اگر مسافر کی آنکھ کان یا اذان کی آواز معمول کے مطابق نہ ہوں تو ایسی جگہ سے نماز قصر پڑھے جہاں سے متوسط شخص کی آنکھیں گھروں کی دیواروں کو نہ دیکھ سکیں اور متوسط لوگوں کے کان معمول کے مطابق اذان کی آواز نہ سن سکیں.....

○ اگر مسافر جاتے وقت شک کرے کہ حد ترخص تک پہنچ گیا ہے یا نہیں تو نماز پوری پڑھے۔
○ مسافر واپس آتے وقت شک کرے کہ حد ترخص تک پہنچ گیا ہے تو نماز قصر پڑھے۔
○ بہتر ہے حد ترخص میں شک کی صورت میں جاتے وقت اپنے سفر کو اتنا جاری رکھے کہ اس کو یقین ہو جائے کہ میں اس مقام پر آگیا ہوں جہاں نماز قصر ہوتی اور جب سفر سے واپس آئے تو حد ترخص میں شک ہونے کی صورت میں شہر کی حدود میں اتنا داخل ہو جائے کہ اسے یقین ہو حد ترخص میں داخل ہوں تو یہ نماز پوری پڑھے۔

☆ مسافر شخص کے لیے وطن کے احکام

○ جس جگہ کو انسان اپنے قیام اور زندگی گزارنے کے لیے منتخب کرے وہ اس کا وطن ہے۔
○ چاہے وہ وہاں پیدا ہوا ہو یا
○ اس کے ماں باپ کا وطن ہو یا
○ اس نے خود زندگی گزارنے کے لیے اسے پسند کیا ہو۔
○ جب تک انسان کسی جگہ ہمیشہ رہنے کا قصد نہ کرے جو کہ اس کا اصلی وطن نہیں تو وہ جگہ اس کا وطن شمار نہیں ہوگی۔
○ مگر یہ کہ وہ اس جگہ اتنا رہے کہ وہ جگہ اس کا وطن شمار ہونے لگے۔
○ اگر کسی ایسی جگہ ایک مدت تک رہنے کا قصد کرتا ہے جو کہ اس کا وطن اصلی نہیں اور اس کے بعد دوسری جگہ جانا چاہتا ہے تو وہ جگہ اس کا وطن شمار نہیں ہوگی۔
○ جو شخص دو جگہ زندگی بسر کر رہا ہے مثلاً چھ ماہ ایک شہر میں اور چھ ماہ دوسرے

شہر میں تو دونوں اس کے وطن ہیں۔

- اسی طرح دو سے زیادہ مقامات کو زندگی گزارنے کے لیے اختیار کر چکا ہے تو بنا بر احتیاط واجب تیسری جگہ اور اس سے زیادہ پر نماز کو پوری اور قصر انجام دے۔
- وطن اصلی اور وطن غیر اصلی کے علاوہ جہاں دس دن سے کم رہنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کی نماز قصر ہوگی چاہے۔
  - اس کی جائیداد ہو
  - اس کی جائیداد نہ ہو
  - وہاں چھ ماہ رہ چکا ہو
  - وہاں چھ ماہ نہ رہ چکا ہو
  - اگر کسی ایسی جگہ پہنچ جائے
  - جو کبھی اس کا وطن اصلی رہا ہو
  - اب عملاً وہاں نہیں رہتا
  - بلکہ اس کو نظر انداز کر دیا ہو تو نماز قصر پڑھے گا۔
  - اگر کسی ایسی جگہ پہنچ جائے
  - جو کبھی اس کا وطن اصلی رہا ہو۔
  - اب وہاں رہنے کا قصد نہیں رکھتا تو نماز قصر پڑھے۔
  - اگرچہ کوئی وطن بھی اختیار نہ کر چکا ہو۔

☆ دس دن سے کم و بیش سفر کے احکام

- جو مسافر نو دن یا اس سے کم کسی جگہ رہنا چاہتا ہے نو دن یا اس سے کم اس جگہ رہنے کے بعد چاہے کہ اور نو دن یا اس سے کم وہیں رہے اور اسی طرح

تیس دن ہو جائیں تو اکتیسویں دن نماز پوری پڑھے۔

- جو مسافر ارادہ رکھتا ہے کہ دس دن پے در پے فلاں جگہ رہنا ہے یا اس کو معلوم ہو کہ بے اختیار یہاں دس دن رہنا پڑے گا تو وہاں نماز پوری پڑھے۔
- جو مسافر پختہ ارادہ نہیں رکھتا کہ دس دن کسی جگہ رہے مثلاً اس کا ارادہ ہے اگر اس کا دوست آ گیا یا اچھا مکان مل گیا تو یہاں دس دن رہوں گا تو نماز قصر پڑھے۔
- جو شخص پختہ ارادہ رکھتا ہے کہ دس دن کسی جگہ رہے گا اگرچہ احتمال ہو کہ وہاں رہنے سے اس کے لیے کوئی رکاوٹ پیدا ہوگی اب اگر لوگ اس کے احتمال کی پرواہ نہ کرتے ہوں تو نماز پوری پڑھے۔
- اگر مسافر کا ارادہ ہو کہ کسی جگہ دس دن رہے گا وہاں چار رکعتی نماز پڑھنے سے پہلے وہاں رہنے کا ارادہ بدل لے یا مستردد ہو جائے کہ یہاں رہوں یا کسی اور جگہ تو نماز قصر پڑھے اور اگر ایک چار رکعتی نماز پڑھ لینے کے بعد ارادہ بدلے تو جب تک وہاں مقیم ہے نماز پوری پڑھے۔
- اگر مسافر نماز قصر کی نیت سے نماز میں مشغول ہوا ہو اور دوران نماز یہ پختہ ارادہ کرے کہ دس دن یا اس سے زیادہ رہنا ہے تو یہ نماز کی چار رکعتیں پڑھے۔
- جس مسافر نے کسی جگہ دس رہنے کا قصد کیا ہو اگر دس دن سے زیادہ وہاں رہ جائے تو جب تک وہاں سے سفر نہ کرے نماز پوری پڑھتا رہے اور ضروری نہیں دوبارہ دس دن رہنے کا قصد کرے۔

☆ نماز قضاء کے احکام

- جس شخص نے اپنی واجب نماز وقت کے اندر نہیں پڑھی تو اس نماز کی قضا دے۔
- عورتوں کی وہ نمازیں جو حالت حیض یا نفاس میں نہیں پڑھیں ان کی قضا نہیں ہے۔

- جس پر قضا نماز ہے تو اس کے پڑھنے میں کوتاہی نہ کرے۔
- قضا نماز کا فوراً بجالانا ضروری ہے۔
- جس شخص کی نمازیں قضا ہیں وہ مستحب نمازیں پڑھ سکتا ہے۔
- اگر انسان کو یہ احتمال ہے کہ اس کی کچھ نمازیں قضا ہیں یا وہ جو نمازیں پڑھ چکا ہے صحیح نہیں تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ ان کی قضا دے۔
- پنجگانہ نمازوں کی قضا ترتیب سے دینی چاہیے مثلاً ایک شخص نے ایک دن نماز عصر اور دوسرے دن نماز ظہر نہیں پڑھی تو پہلے نماز عصر اور اس کے بعد نماز عصر پڑھے۔
- جو شخص یہ نہیں جانتا کہ جو نمازیں مجھ سے قضا ہوئی ہیں ان میں سے کونسی پہلی تھی تو ضروری نہیں کہ اس طرح پڑھے کہ جس سے ترتیب حاصل ہو جائے بلکہ جس نماز کو چاہے مقدم کر سکتا ہے۔
- جس شخص سے کچھ نمازیں قضا ہوئیں اور وہ جانتا ہے ان میں سے کون سی نماز پہلے قضا ہوئی تو بہتر ہے ان کی قضا ترتیب سے پڑھے اور جو نماز سب سے پہلے قضاء ہوئی ہے اس نماز کی قضاء پہلے دے اور اس کے بعد دوسری اور اسی طرح بقیہ نمازیں ترتیب سے ادا کرے۔

☆ میت کی قضا نمازیں

- اگر میت کی قضا نمازیں بجالائے اور یہ معلوم ہو کہ میت کو ترتیب کا علم تھا تو بہتر یہ ہے کہ قضا اس طرح بجالائے کہ ترتیب حاصل ہو جائے۔
- اگر میت کی نماز پڑھانے میں کئی لوگ اجیر کیے جائیں تو ان کے لیے بہتر ہے ترتیب کے ساتھ وقت معین کریں تا کہ عمل میں بیک وقت شروع نہ ہو جائیں۔

- اگر جانتے ہوں کہ میت کو ترتیب کا پتہ نہیں تھا یا نہیں جانتے کہ اسے معلوم تھا یا نہیں تو ضروری نہیں کہ قضاء میں ترتیب رکھی جائے۔
- اگر جانتے ہوں کہ میت کو ترتیب کا پتہ نہیں تھا یا نہیں جانتے کہ اُسے معلوم تھا اگر چند آدمی میت کی نماز قضا کے لیے اجیر بنائے جائیں تو ضرورت نہیں کہ وقت کا تعین کریں بلکہ سب کے سب بیک وقت شروع کر سکتے ہیں۔

☆ قضاء نماز کی تعداد میں شک

- جس شخص سے کئی نمازیں قضا ہوئی ہیں لیکن ان کی تعداد کو نہیں جانتا مثلاً نہیں جانتا کہ چار تھیں یا پانچ تو اگر کم والی مقدار پڑھ لے تو کافی ہے۔
- اگر ان کی تعداد تو جانتا ہے لیکن بھول گیا ہے اسی صورت میں بھی کم مقدار میں پڑھ لے تو کافی ہے۔
- جس شخص کو معلوم ہے ایک چار رکعتی نماز نہیں پڑھی لیکن یہ نہیں جانتا کہ وہ ظہر، عصر ہے یا عشاء تو مافی الذمہ کی نیت سے ایک چار رکعتی نماز پڑھ لے تو کافی ہے۔
- جب تک انسان زندہ ہے اگر چہ وہ اپنی قضا نمازیں پڑھنے سے عاجز ہی کیوں نہ ہو دوسرا شخص اس کی قضاء نمازیں نہیں پڑھ سکتا۔
- قضا نمازیں جماعت کے ساتھ بھی پڑھی جا سکتی ہیں چاہے پیش نماز کی نماز ادا ہو یا قضاء
- جماعت کے ساتھ نماز قضاء پڑھنے میں ضروری نہیں کہ پیش نماز اور مقتدی کی نماز ایک ہو مثلاً اگر صبح کی قضاء نماز پیش نماز کی ظہر یا عصر کی ساتھ پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ باپ کی قضا نماز کے احکام

- باپ کی قضا نمازیں بڑے بیٹے پر واجب ہیں خود پڑھے یا کسی اور سے پڑھوائے۔
- اگر بڑے بیٹے کو شک ہو کہ اس کے باپ کے ذمہ قضا نمازیں اور روزے تھے یا نہیں تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔
- اگر بڑے بیٹے کو معلوم ہے اس کے باپ کے ذمہ قضا نمازیں تھیں لیکن یہ شک ہو کہ ان کی قضاء بجالایا ہے یا نہیں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ بیٹا اس کی قضاء نمازیں بجالائے۔
- اگر یہ معلوم نہ ہو کہ بڑا بیٹا کونسا ہے تو باپ کی قضاء نمازیں اور روزے کسی پر واجب نہیں۔
- احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس کی نمازیں اور روزے وہ دونوں بیٹے جن کو معلوم نہیں کہ بڑا کونسا ہے نماز روزے آپس میں تقسیم کرلیں یا ان کو بجالانے کے لیے قرعہ اندازی کریں۔
- اگر میت نے وصیت کی ہو کہ اس کی نماز اور روزوں کے لیے کسی کو اجیر بنائے بڑے بیٹے پر کوئی چیز واجب نہیں رہے گی۔
- اگر بڑا بیٹا چاہے کہ اپنے باپ کی نماز قضا ادا کرے تو اپنی تکلیف کے مطابق عمل کرے مثلاً قضا نمازوں کو کھڑا ہو کر پڑھے گا۔
- جس شخص کے ذمہ اپنی نماز و روزے واجب ہوں اب اگر باپ کی نمازیں اور روزے بھی اس پر واجب ہو جائیں تو جس کو بھی پہلے بجالائے وہ صحیح ہے۔
- اگر بڑا بیٹا باپ کی موت کے بعد نابالغ یا دیوانہ ہو تو جب بالغ یا عقلمند

ہو جائے وہ باپ کی نماز اور روزے کی قضا دے اگر بالغ یا عاقل ہونے سے پہلے مر جائے، تو دوسرے بیٹے پر کوئی چیز واجب نہیں۔

☆ نماز با جماعت کے مسائل

- واجب نمازوں کو جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے۔
- خصوصاً نماز یومیہ کو جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔
- جو مسجد کے ہمسائے ہیں ان کو خصوصاً نماز صبح، مغرب عشاء جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔
- جو مسجد کی اذان سنتا ہے ان کے لیے زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

☆ نماز با جماعت کا ثواب

ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ

"اگر ایک آدمی امام کی اقتدا میں نماز پڑھے تو ہر ایک رکعت پر نماز کا ثواب ایک سو پچاس نمازوں کے برابر ہے اور اگر اقتدا کرنے والے دو آدمی ہوں تو ہر ایک رکعت کا ثواب چھ سو نمازوں کے برابر ہے اسی طرح مقتدی جتنے زیادہ ہوتے جائیں گے ثواب میں اضافہ ہوتا جائے گا یہاں تک کہ دس آدمی سے بڑھ جائیں تو اگر تمام آسمان کاغذ ہو جائیں اور تمام دریا سیاہی بن جائیں اور تمام درخت قلم اور تمام جن و انس لکھنے والے ہوں تو ایک رکعت کا ثواب بھی نہیں لکھ سکتے۔

- جس شخص کو تنہا نماز پڑھتے ہوئے وسواس پیدا ہوں اور اس کو یہ معلوم ہو کہ میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھوں گا تو یہ وسواس پیدا نہیں ہونگے اسے چاہیے کہ نماز با جماعت پڑھے۔
- اگر باپ یا ماں اپنی اولاد کو حکم دے کہ نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں تو

پھر ان کے لیے احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھیں لیکن استحباب کی نیت کریں۔

- امام کی تکبیر کے بعد اگر پہلی صف والے نماز اور تکبیر کہنے کے لیے آمادہ ہو چکے ہوں تو پھر بعد کی صفوں والے لوگ تکبیر کہہ سکتے ہیں۔

☆ جماعت کے درمیان فرادیٰ کی نیت

- انسان نماز جماعت کے درمیان فرادیٰ کی نیت کر سکتا ہے۔
- اگر نماز با جماعت پڑھنے والا کسی عذر کی وجہ سے امام کی الحمد اور سورۃ پڑھنے کے بعد فرادیٰ کی نیت کرے تو پھر اس پر الحمد اور سورۃ پڑھنا ضروری نہیں۔
- اگر امام کی الحمد اور سورۃ سے پہلے فرادیٰ کی نیت کرے تو پھر اُسے وہ باقی مقدار جو کہ امام نے ابھی تک نہیں پڑھی پڑھنا پڑے گی۔
- اگر نماز جماعت کے درمیان علیحدگی کی نیت کرے تو احتیاط یہ ہے کہ دوبارہ جماعت کی نیت نہیں کر سکتا البتہ تردد میں ہو کہ علیحدہ کی نیت کرے یا نہیں پھر اس کے بعد ارادہ مصمم ہو جائے کہ نماز جماعت کے ساتھ ختم کرونگا تو اس کی نماز صحیح ہے۔
- اگر شک کرے کہ اس نے علیحدگی کی نیت کی ہے یا نہیں تو اس پر بنا رکھے کہ اس نے علیحدگی کی نیت نہیں کی۔
- امام جب رکوع میں ہو اور کوئی شخص اقتدا کر کے امام کو رکوع میں جا ملے اگرچہ امام ذکر رکوع تمام کر چکا ہو تو بھی اس کی نماز بطور جماعت صحیح ہوگی اور اس کی ایک رکعت شمار ہوگی۔
- اور اگر رکوع کی حد تک جھک جائے مگر امام کو رکوع میں نہ پا سکے تو اس کی

نماز بطور فرادیٰ صحیح ہوگی اور اس نماز کو تمام کرے۔

- جب امام رکوع میں ہو اور کوئی اقتدا کرے اور ابھی وہ رکوع کی مقدار نہ جھکا ہو امام رکوع سے سر اٹھالے تو یہ شخص فرادیٰ کی نیت کرسکتا ہے۔
- اگر کوئی شخص اس وقت پہنچے جبکہ امام نماز کا آخری تشہد پڑھنے میں مصروف ہے اور یہ چاہتا ہے کہ جماعت کا ثواب مل جائے تو نیت اور تکبیرۃ الاحرام کہنے کے بعد بیٹھ جائے اور امام کے ساتھ تشہد بھی پڑھتا رہے لیکن سلام نہ کہے اور یہاں تک انتظار کرے کہ امام سلام کہہ لے اور اس کے بعد کھڑا ہو جائے اور بغیر دوسری تکبیر اور نیت کے الحمد اور سورۃ پڑھے اور اس کو پہلی رکعت شمار کرے۔
- اگر نماز جماعت شروع ہو جانے کے بعد امام اور ماموم کے درمیان یا ماموم اس شخص کے درمیان۔ جس کی وجہ سے ماموم امام سے متصل ہے کوئی پردہ وغیرہ کہ جس سے اس کی پشت نظر نہ آئے فاصل ہو جائے تو نماز فرادیٰ ہو جائے گی اور صحیح بھی ہے۔
- اگر نماز میں امام اور ماموم اور اس شخص کے درمیان۔ جس کی وساطت سے امام سے متصل ہے ایک بڑے قدم سے زیادہ فاصلہ ہو جائے تو اس کی نماز فرادیٰ اور صحیح ہے۔

☆ امام اور ماموم کے جماعت سے متعلق مسائل

- ماموم کو امام سے آگے نہیں ہونا چاہیے۔
- ماموم اگر امام کے برابر کھڑا ہو تو کوئی حرج نہیں۔
- ماموم کا قد امام سے لمبا ہو اور امام کے برابر کھڑا ہے اور اس کا سر رکوع اور سجود میں امام سے آگے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔
- نماز جماعت میں امام اور ماموم کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہونا چاہیے یا

- امام اور ماموم کے درمیان اس قسم کی کوئی چیز کہ جس سے امام کی پشت دکھائی نہ دیتی ہو فاصل نہیں ہونی چاہیے۔
- اگر امام اور ماموم عورت ہوں تو اس کے درمیان پردہ حائل کرنے کی ضرورت نہیں۔
- اگر اس عورت اور مرد کے درمیان کہ جو عورت اسی مرد کی وجہ سے امام سے متصل ہوتی ہے پردہ وغیرہ ہو تو کوئی اشکال نہیں۔
- اگر امام کے کھڑے ہونے کی جگہ اور ماموم کے سجدے کی جگہ دو قدم کا فاصلہ ہو تو کوئی اشکال نہیں۔
- جس شخص کا اتصال اگلے آدمی کی وجہ سے امام سے ہو تو اس قدر فاصلہ ہو جائے تو نماز میں اشکال نہیں۔
- البتہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگلے ماموم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور پچھلے ماموم کے سجدہ کرنے کی جگہ کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو۔
- اگر ماموم کا اتصال امام سے ایسے شخص کے ذریعہ سے ہو کہ جو اس کے دائیں یا بائیں طرف کھڑا ہے اور آگے سے امام سے متصل نہ ہو اس صورت میں اگرچہ دو قدم کی مقدار کا فاصلہ ہو تب بھی نماز صحیح ہے۔

☆ پہلی رکعت کے بعد اقتدا کرنا

- اگر کوئی شخص دوسری رکعت میں اقتدا کرے تو اُسے قنوت اور تشہد امام کے ساتھ پڑھنے چاہیے۔
- احتیاط یہ ہے کہ تشہد پڑھتے وقت ہاتھوں کی انگلیوں اور پیروں کے سینے کو زمین پر رکھ دے اور گھٹنوں کو بلند رکھے اور تشہد کے بعد امام کے ساتھ اُٹھ کھڑا ہو اور اُٹھ کر الحمد اور سورۃ پڑھے اور اگر سورۃ کا وقت نہ ہو تو صرف الحمد پڑھ کر اپنے آپ کو رکوع یا سجود میں امام کے ساتھ پہنچا دے یا فرادیٰ

کی نیت کرے اور اس کی نماز صحیح ہے اور اگر سجدہ میں امام سے مل جائے تو بہتر یہ ہے کہ نماز کو احتیاطاً دوبارہ پڑھے۔

- اگر چار رکعت والی نمازوں کی دوسری رکعت میں امام کی اقتدا کرے تو چاہیے کہ اپنی دوسری رکعت میں امام کی اقتدا کرے۔ سجدے کرنے کے بعد بیٹھ جائے اور بمقدار واجب تشہد پڑھے پھر کھڑا ہو جائے اگر تین مرتبہ تسبیحات پڑھنے کے لیے وقت نہ ہو تو صرف ایک مرتبہ پڑھ کر رکوع یا سجدے میں امام کے ساتھ مل جائے۔
- اگر امام تیسری یا چوتھی رکعت میں ہو اور ماموم کو یہ علم ہو کہ اگر اقتدا کر لی اور سورۃ حمد پڑھی تو رکوع میں امام سے نہیں مل سکتا تو اس صورت میں احتیاط واجب یہ ہے کہ صبر کرے تاکہ امام رکوع میں جائے اور یہ اس کی اقتدا کرے۔
- جس شخص کو یہ معلوم ہو اگر وہ سورۃ پڑھے گا تو رکوع میں امام سے نہیں مل سکے گا تو وہ سورۃ نہ پڑھے اگر پڑھ بھی لے تو نماز صحیح ہوگی۔
- جو شخص امام سے ایک رکعت پیچھے ہے تو جب امام آخری تشہد پڑھ رہا ہو تو وہ کھڑے ہو کر اپنی باقی نماز کو تمام کر سکتا ہے یا یہ کہ وہ ہاتھوں کی انگلیوں اور پیروں کے پنجوں کو زمین پر اور اپنے گھٹنوں کو بلند کیئے رکھے اور منتظر رہے کہ جب امام سلام کہے تو یہ کھڑا ہو جائے۔

☆ نماز جماعت میں ماموم کی ذمہ داری

اگر کوئی شخص نماز جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے تو اسے چاہیے کہ چند مسائل کی طرف متوجہ رہے۔

- جب ماموم (جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والا مقتدی) نیت کر رہا ہو تو وہ امام کو معین کرے لیکن اس کا نام جاننا ضروری نہیں پس اگر کوئی شخص اس طرح نیت کرے کہ

"میں امام حاضر کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں"
تو اس کی نماز صحیح ہے۔

- ماموم کے لیے ضروری ہے کہ وہ جماعت میں الحمد اور سورۃ کے علاوہ باقی تمام اذکار خود پڑھے۔
- امام کی تیسری اور چوتھی رکعت ہو اور ماموم کی پہلی اور دوسری رکعت پھر ماموم سورۃ الحمد اور سورۃ پڑھے۔
- ماموم کو چاہیے کہ نماز ظہر اور عصر کی پہلی اور دوسری رکعت میں الحمد اور سورۃ نہ پڑھے۔
- مستحب ہے ماموم نماز ظہر اور عصر کی پہلی اور دوسری رکعت میں ذکر پڑھتا رہے۔
- ماموم کو امام سے پہلے تکبیر نہیں کہنی چاہیے بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ جب تک امام پوری تکبیر تمام نہ کر لے ماموم تکبیرۃ الاحرام نہ کہے۔
- اگر ماموم امام سے پہلے جان بوجھ کر سلام کہہ دے تو اس کی نماز صحیح نہیں۔
- اگر ماموم تکبیرۃ الاحرام اور سلام کے علاوہ کوئی چیز امام سے پہلے کہہ دے تو اس میں کوئی اشکال نہیں۔
- امام کی قرأت سے پہلے رکوع میں چلا جائے تو ماموم کی نماز باطل ہے۔
- اگر ماموم دو رکن پے در پے امام سے پہلے یا بعد بجالائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کو تمام کرنے کے بعد دوبارہ پڑھے اگرچہ بعید نہیں کہ اس کی نماز صحیح ہو اور فرادیٰ ہو جائے۔
- اگر کوئی شخص بھول کر امام سے پہلے رکوع سے سر اٹھالے جبکہ امام ابھی رکوع میں ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ دوبارہ رکوع میں چلا جائے اور امام کے ساتھ سر اٹھائے اگرچہ یہ دوسرا رکوع ہے اور رکن میں زیادتی ہے لیکن نماز کو باطل نہیں کرتا البتہ اس کا خیال رہے کہ دوبارہ رکوع میں جانے کے بعد اگر امام اپنے رکوع سے پہلے سر اٹھالے تو پھر اس کی نماز باطل ہے۔

○ اگر کوئی شخص سہواً اپنا سر سجدے سے اٹھالے اور یہ دیکھے کہ امام ابھی سجدے میں ہے تو اس کو چاہیے کہ دوبارہ سجدے کی طرف لوٹ جائے۔

○ اگر ایسا اتفاقاً دونوں سجدوں میں ہو جائے تو دو سجدوں میں زیادتی کی وجہ سے جو کہ رکن ہیں نماز باطل نہیں ہوگی۔

○ جس شخص نے بھول کر امام سے پہلے سجدہ سے سر اٹھایا اور پھر دوبارہ سجدہ میں گیا لیکن ابھی حالت سجدہ میں نہ پہنچا تھا کہ امام نے سر اٹھالیا ہو تو اس کی نماز صحیح ہوگی البتہ اگر ایسا اتفاقاً دونوں سجدوں میں ہو جائے تو پھر اس کی نماز باطل ہوگی۔

○ اگر بھول کر رکوع یا سجدہ سے سر اٹھالے اور بھول کر اس خیال سے کہ وہ دوبارہ رکوع یا سجدے میں گیا تو امام پہلے سر اٹھالے گا تو رکوع اور سجدہ میں نہ جائے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

○ اگر بھول کر امام سے پہلے رکوع میں چلا جائے تو اگر واپس لوٹنے کی صورت میں امام کی کچھ قرأت پائے گا تو اگر وہ رکوع سے سر اٹھالے اور امام کے ساتھ دوبارہ رکوع میں جائے تو اس کی نماز صحیح ہوگی۔

○ اگر امام سے پہلے سجدہ میں چلا جائے تو احتیاط واجب یہ ہے سر اٹھالے اور امام کے ساتھ سجدہ میں جائے اس کی نماز صحیح ہے اور اگر سر نہ بھی اٹھائے تو بھی اس کی نماز صحیح ہے۔

○ اگر امام بھول کر ایسی رکعت میں قنوت پڑھنا شروع کردے جس میں قنوت نہیں ہوتا یا ایسی رکعت میں بھول کر تشہد پڑھے کہ جس میں تشہد نہیں ہوتا تو ماموم کو قنوت اور تشہد نہیں پڑھنا چاہئے اور نہ ہی امام سے پہلے رکوع میں جائے اور امام کے کھڑا ہونے سے پہلے کھڑا بھی نہیں ہو سکتا بلکہ اس کو صبر کرنا چاہیے تاکہ امام کا قنوت اور تشہد تمام ہو جائے اور پھر اس کے ساتھ

باقی نماز بجالائے۔

☆ صف بندی کے احکام

- اگر ماموم صرف ایک مرد ہو تو اس کے لیے امام کی دائیں طرف کھڑا ہونا مستحب ہے۔
- اگر ماموم عورت ہے تو اس کے لیے مستحب ہے امام کے دائیں طرف اس طرح کھڑی ہو کہ عورت کے سجدے کی جگہ امام کے گھٹنوں یا قدموں کے برابر ہو۔
- اگر ایک مرد اور ایک عورت ماموم ہوں مستحب ہے مرد امام کے دائیں جانب اور عورت اس مرد ماموں کے پیچھے کھڑی ہو۔
- اگر ماموم کئی مرد کئی عورتیں ہوں تو مستحب ہے امام کے پیچھے مرد اور مردوں کے پیچھے عورتیں کھڑی ہوں۔
- اگر نماز پڑھنے اور پڑھانے والیاں دونوں عورتیں ہوں تو احتیاط یہ ہے کہ امام کچھ آگے کھڑے ہو۔
- مستحب ہے امام صفوں کے درمیان میں ہو۔
- پہلی صف اہل علم متقی اور پرہیزگار لوگوں کی ہو۔
- صفوں کا جماعت میں منظم کرنا مستحب ہے۔
- ایک صف کے لوگوں میں فاصلہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ کندھے سے کندھا ملا ہو۔
- مستحب ہے کہ جب قد قامت الصلوٰۃ کہا جائے تو ماموئین کھڑے ہو جائیں۔
- امام جماعت کے لیے مستحب ہے نمازیوں میں سب سے ضعیف ترین کا لحاظ رکھے۔
- امام جماعت اتنی جلدی نہ کرے کہ ضعیف لوگ اس سے نہ مل سکیں۔
- امام جماعت کے لیے مستحب ہے کہ رکوع اور سجود کو طول نہ دے۔

- امام جماعت کے لیے مستحب ہے قنوت کو طول نہ دے۔
- امام جماعت کے لیے مستحب ہے الحمد سورۃ اور باقی اذکار اتنا بلند آواز سے پڑھے کہ دوسرے نمازی سن سکیں۔
- امام جماعت عام عادت سے زیادہ بلند آواز نہ کرے۔
- اگر امام کو معلوم ہو جائے کہ رکوع میں کوئی ملنا چاہتا ہے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ رکوع کو عام عادت سے دگنا کردے اور پھر کھڑا ہو جائے۔ خواہ دوسرا شخص بھی بعد میں اس کی اقتدا کرنا چاہتا ہو۔

☆ وہ چیزیں جو نماز باجماعت میں مکروہ ہے

- اگر جماعت کی صفوں میں جگہ ہو تو پھر علیحدہ علیحدہ کھڑا ہونا مکروہ ہے۔
- ماموم کے لیے مکروہ ہے کہ نماز کے اذکار اس طرح پڑھے امام انھیں سن لیں۔
- وہ مسافر جو کہ نماز ظہر، عصر اور عشاء کو دو رکعت پڑھتا ہے اس کے لیے مکروہ ہے ان نمازوں میں وہ ایسے امام کی اقتدا کرے جو کہ مسافر نہ ہو اور جو شخص مسافر نہیں تو اس کے لیے ان نمازوں میں مسافر کی اقتدا کرنا بھی مکروہ ہے۔

☆ نماز آیات کے مسائل

نماز آیات چند چیزوں کی وجہ سے واجب ہوتی ہے۔

- سورج گرہن اگر چہ اس کی تھوڑی سی مقدار کو گہن لگا ہو اور کسی کے لیے خوف کا باعث بھی نہ ہو۔
- چاند گرہن اگر چہ اس کی تھوڑی سی مقدار کو گہن لگا ہو اور کسی کے لیے خوف کا باعث بھی نہ ہو۔
- زلزلہ اگر چہ اس سے کسی کو خوف لاحق نہ ہو۔

- بجلی کی کڑک و گرج جس سے عام لوگ خوف زدہ ہو جائیں۔
- سرخ و سیاہ آندھی جس سے عام لوگ خوف زدہ ہو جائیں۔
- وحشت ناک زمینی حادثات
- زمین کا پھٹ جانا
- زمین کا دھنس جانا

جس سے عام لوگ خوف زدہ ہو جائیں ان سب کے لیے نماز آیات پڑھی جائے۔

☆ ایک سے زیادہ آیات کی نمازیں

- جن چیزوں کے لیے نماز آیات واجب ہوتی ہے اگر وہ ایک سے زیادہ وقوع پذیر ہوں تو انسان کو چاہیے کہ ہر ایک کے لیے علیحدہ نماز آیات پڑھے مثلاً سورج گرہن بھی ہو اور زلزلہ بھی آئے تو وہ نماز آیات واجب ہوں گی۔
- جس شخص پر کئی ایک نماز آیات واجب ہوں تو اگر وہ سب ایک ہی چیز کی وجہ سے واجب ہوں مثلاً تین مرتبہ چاند گرہن لگا ہے اور ان کے لیے نمازیں نہیں پڑھیں تو ان کی قضا بجالاتے وقت یہ ضروری نہیں کہ معین کرے کہ یہ نماز کس تاریخ کے چاند گرہن کی ہے۔
- اگر چاند گرہن اور سورج گرہن اور زلزلہ میں سے دو کے لیے نماز واجب ہوئی ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نیت کے وقت یہ معین کرے کہ جو نماز آیات پڑھ رہا ہے وہ ان میں سے کس چیز کے لیے ہے۔
- جن چیزوں کے لیے نماز آیات واجب ہوتی ہے وہ جس جس شہر میں واقع ہوں گی صرف اسی شہر کے لوگوں پر نماز آیات پڑھنی واجب ہوگی دوسری جگہ پر رہنے والوں کے لیے نماز واجب نہیں۔

- اگر دونوں جگہیں اتنی قریب ہیں کہ دونوں ایک شہر شمار ہوتی ہیں تو پھر نماز آیات دونوں جگہ کے رہنے والوں پر واجب ہوگی۔
- جب سورج یا چاند گرہن شروع ہو جائے تو انسان کو اسی وقت نماز آیات پڑھنی چاہیے۔
- احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز کو ادا کرنے میں دیر نہ کرے کہ سورج یا چاند گرہن ختم ہونا شروع ہو جائے۔
- اگر نماز آیات کو پڑھنے میں اتنی دیر کرے کہ سورج یا چاند گرہن ختم ہونا شروع ہو جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ادا اور قضا دونوں کی نیت نہ کرے ہاں اگر سورج یا چاند گرہن ختم ہو چکا ہو تو نماز۔ قضا کی نیت سے بجالائے۔
- اگر چاند یا سورج گرہن رہنے کی مدت ایک رکعت سے زیادہ ہو مگر انسان اس وقت نماز پڑھنا شروع کرے کہ سورج یا چاند گرہن صرف ایک رکعت کی مقدار باقی رہ گیا ہو تو نماز آیات ادا کرنے کی نیت سے پڑھے بلکہ گرہن کی مدت صرف ایک رکعت کی مقدار ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز آیات کو پڑھے اور یہ نماز ادا ہوگی۔
- جب زلزلہ آئے تو نماز آیات فوراً واجب ہو جاتی ہے فوراً پڑھنا واجب ہے اور اگر نہ پڑھے گا تو گنہگار ہے اور آخر عمر تک اس پر واجب ہے اور جب بھی اسے بجالائے وہ ادا ہوگی۔
- بجلی کی کڑک سیاہ آندھی وغیرہ کا بھی وہی حکم ہے جو مسئلہ بالا کا حکم ہے

سارا یا بعض چاند یا سورج گرہن لگنا

- اگر سورج یا چاند گرہن کے ختم ہونے کے بعد معلوم ہو کہ سارے سورج یا چاند کو گہن لگا تھا تو پھر نماز آیات کی قضا ادا کرنا واجب ہے۔

- اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کچھ حصے کو گہن لگا تھا تو اس کی قضاء واجب نہیں۔
- اگر ایک گروہ خبر دے کہ چاند یا سورج کو گہن لگا ہے اور ان کے کہنے پر یقین نہ آئے اور نماز آیات نہ پڑھے لیکن بعد میں معلوم ہو جائے کہ انھوں نے سچ کہا ہے تو پھر اس نماز کا پڑھنا تب واجب ہوگا جب پورے چاند یا سورج کو گہن لگا ہو۔
- اگر دو آدمی جن کا عادل ہونا معلوم نہ ہو وہ خبر دیں کہ گہن لگ چکا ہے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ وہ عادل تھے تو نماز آیات کا پڑھنا ضروری ہے بلکہ معلوم ہو جائے کہ تھوڑا سا گہن لگ چکا تھا تو بھی احتیاط واجب ہے کہ نماز آیات بجالائے۔
- اگر انسان ان لوگوں کے کہنے پر جو قواعد علمی کی بنا پر چاند یا سورج گہن کے وقت کا علم رکھتے ہوں اطمینان حاصل کرے کہ گہن لگ چکا ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز آیات پڑھے۔
- قواعد علمی رکھنے والے لوگ یہ کہیں کہ چاند یا سورج گہن فلاں وقت پر لگے گا اور فلاں مدت تک رہے گا اور انسان کو اس کے کہنے پر اطمینان بھی ہو جائے۔ تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ان کی بات پر عمل کریں۔ مثلاً اگر یہ کہیں کہ سورج گرہن فلاں وقت میں ختم ہونا شروع ہو جائے گا۔ تو احتیاطاً نماز اس وقت سے پہلے بجالانا چاہیے۔
- اگر کسی کو علم ہو جائے کہ نماز آیات جو وہ پڑھ چکا ہے باطل تھی تو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ اگر وقت گذر چکا ہے تو اس کی قضا ضروری ہے۔
- اگر کسی پنجگانہ نماز کے وقت نماز آیات واجب ہو جائے تو اگر دونوں کے لیے وقت ہو تو پھر جسے چاہے پہلے بجالائے اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔
- اگر ان میں سے کسی ایک کا وقت تنگ ہو تو پہلے اس کو بجالائے

- اگر دونوں کا وقت تنگ ہو تو پہلے نماز پنجگانہ بجالائے۔
- اگر نماز یومیہ کے درمیان معلوم ہو جائے کہ نماز آیات کا وقت تنگ ہے اور نماز یومیہ کا بھی تو نماز یومیہ کو تمام کرے اس کے بعد نماز آیات پڑھے۔
- اگر نماز یومیہ کا وقت تنگ نہ ہو تو نماز یومیہ توڑ دے اور پہلے نماز آیات پڑھے اور اس کے بعد نماز یومیہ کو بجالائے۔
- اگر نماز آیات کے درمیان معلوم ہو جائے کہ نماز یومیہ کا وقت تنگ ہے تو نماز آیات کو چھوڑ دے اور نماز یومیہ بجالائے۔ اور نماز یومیہ کو ختم کرنے کے بعد قبل ازیں کہ وہ کوئی ایسا کام کرے جو نماز کو باطل کرتا ہے بقیہ آیات کو جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے پڑھے۔
- جب عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہو اور چاند گرہن یا سورج گرہن لگ جائے اور گرہن چھوٹنے تک حالت حیض اور نفاس میں باقی رہے تو نہ نماز آیات اس پر واجب ہے نہ اس کی قضا۔

☆ نماز آیات بجالانے کا طریقہ

نماز آیات دو رکعت ہوتی ہیں ہر ایک رکعت میں پانچ رکوع ہوتے ہیں اور اس کا طریقہ یہ ہے۔

- نیت کر لینے کے بعد تکبیر کہے اس کے بعد
- الحمد اور ایک سورۃ تمام پڑھے اس کے بعد
- رکوع میں چلا جائے۔
- رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کھڑا ہو جائے۔
- دوبارہ ایک بار الحمد اور سورۃ پڑھ کر پھر رکوع میں چلا جائے۔
- اس طرح پانچ مرتبہ الحمد اور سورۃ پڑھ کر رکوع میں چلا جائے۔
- پانچویں مرتبہ رکوع کر کے جب سر اٹھائے تو سجدے میں جائے اور پھر

کھڑا ہو کر پہلی رکعت کی طرح ایک رکعت اور بجالائے۔

- پھر تشہد پڑھے اور سلام بجالائے۔

☆ نماز آیات کا مختصر طریقہ

نماز آیات میں یہ بھی جائز ہے کہ

- نیت نماز آیات کی کرے
- سورۃ الحمد پڑھے
- کسی سورۃ کو بھی پانچ حصوں میں تقسیم کرے
- ایک آیت یا اس سے زیادہ پڑھ کر رکوع میں چلا جائے
- رکوع سے اُٹھ کر الحمد پڑھے بغیر اسی سورۃ کا دوسرا حصہ پڑھ لے اور پھر رکوع میں چلا جائے۔
- اسی طرح پانچویں رکوع سے پہلے سورۃ ختم کرے۔

مثال۔ پہلی رکعت

- نیت کرے کہ میں مثلاً سورج گرہن کی نماز پڑھتا ہوں یا پڑھتی ہو واجب قربۃً الی اللہ، اللہ اکبر۔
- سورۃ حمد کو مکمل پڑھے۔ (پھر سورۃ توحید کو پانچ حصوں میں تقسیم کرکے کہے)
- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر رکوع میں چلا جائے سر اٹھائے
- قل ھو اللہ احد کہہ کر رکوع میں جائے اور سر اُٹھائے
- اللہ الصمد کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور سر اُٹھائے
- لم یلد ولم یولد کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور سر اُٹھائے۔
- ولم یکن لہ کفواً احد کہہ کر سر اٹھائے پھر سیدھا کھڑے ہو کر سیدھا سجدہ میں چلا جائے دونوں سجدوں کے بعد کھڑا ہو۔

دوسری رکعت

○ سورۃ حمد مکمل کرے اور پہلی رکعت کی طرح عمل کر کے تشہد پڑھے سلام دے کر نماز تمام کرے۔

☆ نماز عیدالفطر اور نماز عید قربان

نماز عیدالفطر اور نماز عید قربان امام علیہ السلام کے زمانہ ظہور میں جماعت کے ساتھ واجب ہے لیکن اس زمانہ میں جبکہ امام پردہ غیبت میں ہیں نماز عید فطر اور قربان جماعت کے ساتھ مستحب ہے۔

☆ عیدالفطر مخصوص مسائل

○ مستحب ہے سورج بلند ہونے کے بعد پہلے افطار کرے

○ زکوٰۃ فطرۃ ادا کرے۔

○ نماز عیدالفطر بجالائے۔

○ عیدالفطر میں مستحب ہے عید کی نماز سے پہلے کھجور سے افطار کرے۔

○ عیدالفطر کی رات مغرب اور عشا اور عیدالفطر کے دن صبح، ظہر اور عصر کے بعد اور نماز عید کے بعد مستحب ہے کہ ان تکبیرات کو پڑھے۔

الله اکبر اللّٰہ اکبر

لا الہ الا اللّٰہ

واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر

وللّٰہ الحمد

الله اکبر ماھدانا

والشکر علی ما اولینَا

☆ عید قربان کے مخصوص مسائل

- مستحب ہے کہ عید قربان کی نماز سورج بلند ہونے کے بعد پڑھی جائے۔
- مستحب ہے عید قربان میں دس نمازوں کے بعد جس کی پہلی نماز عید کے دن کی نماز ظہر ہے اور آخری نماز بارھویں کی صبح کی نماز ہے گذشتہ تکبیرات کے ساتھ یہ بھی ہے۔

اللہ اکبر علی مارزقنا من بهيمة الانعام والحمد لله علی ما ابلانا

- اگر عید قربان منیٰ میں ہو تو مستحب ہے کہ تکبیرات پندرہ نمازوں کے بعد پڑھے کہ جس کی پہلی عید کے دن کی ظہر آخری تیرھویں ذی الحجہ کی صبح ہے۔

☆ نماز عیدین پڑھنے کا طریقہ

- نماز عید الفطر اور عید قربان کا وقت آفتاب نکلنے سے لے کر ظہر تک ہے۔
- عید الفطر اور عید قربان کی نماز دو رکعت ہے۔

☆ دونوں نمازوں کا ایک ہی طریقہ

- پہلی رکعت میں الحمد اور سورۃ پڑھنے کے بعد
- پانچ تکبیر کہے اور
- ہر ایک تکبیر کے بعد ایک قنوت پڑھے
- پانچواں قنوت پڑھنے کے بعد
- ایک اور تکبیر کہے اور رکوع میں چلا جائے۔
- پھر اس کے بعد دو سجدے بجالائے۔
- پھر کھڑا ہو جائے
- دوسری رکعت میں چار تکبیریں کہے۔

- ہرایک تکبیر کے بعد ایک قنوت پڑھے۔
- پھر پانچویں تکبیر کہے اور رکوع میں چلا جائے۔
- پھر اس کے بعد دو سجدے بجالائے۔
- ان کے بعد تشہد اور سلام بجالائے۔

☆ نماز عیدین کے قنوت میں پڑھی جانے والی دُعا

نماز عید کے ہر قنوت میں جو بھی دُعا پڑھے کافی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اس دُعا کو ثواب کی اُمید سے پڑھا جائے۔

اَللّٰهُمَّ اَهْلَ اَلْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ
وَاَهْلَ الْجُوْدَ االْجَبَرُوْتِ
وَاَهْلَ الْعَفْوِ والرَّحْمَةِ
وَاَهْلَ التَّقْوٰى وَالْمَغْفِرة
اَسْئَلُكَ بِحَقِ هٰذَا الْيَوْم
اَلَّذِى جَعَلْتَهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ عيداً
وَلِمُحَمَّدٍ صَلّى الله عليه والهٖ وسلم
ذُخراً وَشَرَفًا وَكَرامَةً وَمَزِيْدا
اَنْ تُصَلّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّال مُحَمَّدٍ
وَاَنْ تُدخِلَنِىْ فى كُلِّ خَيْرٍ
اَدْخَلْتَ فِيْهِ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ
وَاَن تُخرِجَنِى مَنْ كُلِّ سوءٍ

اَخرَجتَ مِنہُ مُحَمَّداً وَّآل محمد صلوٰتک علیه وعلیهم

اللّٰهم اِنّی اَسئَلُکَ خَیرَ مَاسَئَلَکَ بِہ عِبَادُکَ الصَّالِحُونَ

وَاَعُوذُبِکَ مِمَّا استعاذَمِنہُ عِبَادُکَ الْمُخلَصُونَ

- مستحب ہے کہ نماز عید الفطر و قربان کی قرأت بلند آواز سے پڑھے۔
- عید کی نماز میں الحمد کے بعد کوئی خاص سورۃ پڑھنا ضروری نہیں۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ:۔
- پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ شمس پڑھے۔
- مستحب ہے نماز عید سے پہلے غسل کرے۔
- مستحب کہ عید کی نماز میں زمین پر سجدہ کرے۔
- مستحب ہے کہ تکبیر کہتے وقت ہاتھوں کو بلند کرے۔
- مستحب ہے نماز کو بلند آواز سے پڑھے۔
- مکروہ ہے کہ عید کی نماز چھت کے نیچے پڑھے۔

☆ اجرت پر نماز پڑھوانا

انسان کے مرنے کے بعد اس کی نماز اور باقی عبادات وغیرہ جن کو وہ اپنی زندگی میں نہیں بجالایا تھا کسی کو مزدوری دے کر پڑھوایا جاسکتا ہے اور کوئی شخص مزدوری کے بغیر بجالائے تو بھی صحیح ہے۔

زیارات کے لیے اجیر بننا

بعض مستحب کام جیسے زیارت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا دیگر آئمہ علیہم السلام کی زیارات زندہ انسان کی نیابت سے بھی اُجرت لے کر کی جاسکتی ہے۔

☆ زندہ یا مردوں کو ہدیہ کرنا

جب کوئی شخص کسی مستحب کام مثلاً زیارات، عمرہ اعتکاف مستحب صدقہ قرآن کی تلاوت وغیرہ جیسے اعمال بجالائے تو ان اعمال کا ثواب زندوں یا مُردوں کو بھی ہدیہ کرسکتا ہے۔

☆ اجیر کا جن مسائل کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے

جو شخص کسی کی نمازیں اجرت پر لے تو وہ یا تو

- مجتہد ہو یا
- صحیح تقلید سے نماز کے مسائل کو جانتا ہو یا
- کیفیت احتیاط کو پوری طرح جانتا ہو کہ
- احتیاط کہاں اور
- کیونکر کی جائے تو بھی اشکال نہیں۔

☆ اجیر کا نیت کرنا

جو شخص کسی میت کی نمازیں روزے اپنے ذمہ لے رہا ہے یا زندہ انسان کی طرف سے زیارات عمرہ وحج بجالا رہا ہے تو اس چاہیے کہ نیت میں اس کو معین کرے جس کی طرف سے یہ عمل بجالا رہا ہے لیکن اس کا نام جاننا ضروری نہیں بلکہ اتنی بھی نیت کافی ہے وہ (اجیر) یہ کہے کہ

''میں نماز اس شخص کی طرف سے پڑھ رہا ہوں جس کے لیے مجھے اجیر بنایا گیا ہے''

☆ اجیر کا قابل اطمینان ہونا

ایسے انسان کو نماز پڑھنے کے لیے اجیر بنایا جائے کہ جس کے متعلق اطمینان ہو کہ وہ نماز صحیح پڑھتا ہے اور اگر شک ہو صحیح پڑھتا ہے یا نہیں تو اس کو اجیر

بنانے میں کوئی اشکال نہیں۔

☆ نمازوں کو دوبارہ پڑھوانا

جب کسی شخص کو نماز پڑھنے کے لیے اجیر بنایا گیا اگر معلوم ہو جائے کہ اس نے نمازیں نہیں پڑھیں یا باطل پڑھی ہیں تو ان نمازوں کو دوبارہ پڑھوایا جائے۔

ہاں اگر کسی کے متعلق یہ شک ہو کہ اس نے نمازیں صحیح پڑھی ہیں یا باطل اس صورت میں دوبارہ پڑھوانا ضروری نہیں۔

☆ معذور شخص کا اجیر بنانا

جو شخص معذور ہونے کی وجہ سے مثلاً بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو ایسے شخص کو میت کی طرف سے اجیر نہیں بنایا جا سکتا۔ بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ جو شخص نماز کو تیمم یا جبیرہ کے ساتھ پڑھتا ہے اس سے بھی نماز نہ پڑھوائی جائے۔

☆ عورت اور مرد کا اجیر بننا

مرد عورت کی طرف سے اور عورت مرد کی طرف سے قضا نماز بجالانے میں اجیر بن سکتی ہے۔ اور ہر ایک بلند آواز میں پڑھنے میں اپنی تکلیف شرعی پر عمل کرے گا۔

☆ اجارہ والی نمازوں میں ترتیب ہونا

یہ ضروری نہیں کہ میت کی قضا نمازوں کو ترتیب سے پڑھا جائے

ہاں اگر یہ معلوم ہو کہ میت اپنی قضا نمازوں کی ترتیب کو جانتا تھا تو پھر واجب یہ ہے کہ اجیر بھی نمازوں کو ترتیب سے بجالائے۔

☆ اجیر کا خاص کیفیت کے ساتھ نماز پڑھنا

اگر اجیر کے ساتھ نمازوں کو کسی خاص کیفیت کے ساتھ پڑھنے کی شرط

کردی جائے تو پھر اجیر کو چاہیے کہ وہ اپنی خاص کیفیت سے ہی بجالائے لیکن اگر کوئی شرط نہ لگائی جائے تو پھر ان کے ادا کرنے میں اپنی شرعی تکلیف کا خیال رکھے گا۔

مگر احتیاط مستحب یہ ہے کہ اپنے وظیفہ شرعی اور میت کے وظیفہ شرعی میں سے جو بھی احتیاط کے زیادہ قریب ہو اس کے مطابق عمل کرے مثلاً میت کا وظیفہ تسبیحات اربعہ کو تین دفعہ پڑھنا تھا اور خود اجیر کا وظیفہ ایک مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھنا ہے تو پھر اجیر کو چاہیے کہ تین مرتبہ ہی پڑھے۔

☆ ایک سے زیادہ اجیر بنانا

میت کی قضا نمازیں پڑھوانے کے لیے ایک سے زیادہ اجیر بنائے جاسکتے ہیں اگر ایک سے زیادہ اجیر بنائے تو اگر میت اپنی قضاء نمازوں کی ترتیب کو جانتا تھا تو ہر اجیر کے لیے نماز کا وقت معین کرنا لازمی ہے مثلاً ایک کے ذمہ لگایا گیا کہ وہ صبح سے ظہر تک نمازیں پڑھے تو دوسرے کے لیے ظہر سے لے کر رات تک کا وقت معین کیا جائے اسی طرح بہتر ہے کہ ہر ایک اجیر کے لیے جو نماز اس نے پہلے پڑھی ہو وہ معین کی جائے مثلاً ایک سے کہا جائے کہ وہ صبح کی نماز سے ابتدا کرے یا ظہر سے عصر سے بہتر ہے کہ ہر اجیر سے کہا جائے کہ جب بھی وہ نماز پڑھے تو ایک دن اور رات کی پڑھ کر چھوڑ دے اور اگر ایک دن کی پوری نماز نہ پڑھے اور ناقص چھوڑ دے تو ایسی نمازوں کو حساب میں شامل نہ کریں اور جب دوبارہ پڑھنا چاہے تو اوّل سے شروع کرے۔

☆ اجیر کا فوت ہو جانا

موت حق ہے موت کا کسی وقت بھی کسی انسان پر حملہ ہو سکتا ہے۔ اجیر جو کسی میت کی نماز قضا پڑھ رہا تھا خود فوت ہو جائے تو اس کے ذمہ میت کی جو نمازیں باقی رہ گئی ہیں اس کو کسی اور اجیر سے پڑھوائے مثلاً کوئی شخص ایک سال کی

نمازوں کا اجیر بنائے اگر وہ اجیر ایک سال ختم ہونے سے پہلے مرجائے تو جن نمازوں کے متعلق علم ہو کہ اس نے نہیں پڑھیں انہیں دوبارہ کسی دوسرے کو اجرت دے کر پڑھوایا جائے بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ جتنی نمازوں کے متعلق احتمال ہو کہ شاید اس نے نہیں پڑھی ہوں گی ان میں کسی کو اجیر بنایا جائے۔

☆ اجیر اجرت لینے کے بعد فوت ہو جائے

جب کوئی شخص کسی کی نمازیں اجرت پر پڑھ رہا ہو اور ان کے ختم ہونے سے پہلے مرجائے جبکہ اجیر نمازوں کی اجرت لے چکا ہو اگر یہ شرط تھی کہ تمام نمازیں خود پڑھے گا تو جتنی نمازیں باقی رہ گئی ہیں ان کی اجرت اجیر کے مال سے میت کے ولی کو واپس کر دی جائے۔ مثلاً آدھی نمازیں نہ پڑھی ہوں چاہیے کہ جتنی رقم تھی اس کا آدھا حصہ اجیر کے مال سے میت کے ولی کو دے دیا جائے اور اگر شرط نہیں لگائی گئی تھی تو اجیر کے وارثوں کو چاہیے کہ اجیر کے مال سے کوئی اور اجیر بنائیں ہاں اگر اجیر کا کوئی مال نہ ہو تو اجیر کے وارثوں پر کوئی چیز واجب نہیں۔

☆ اجیر کی اپنی قضا نمازیں

جب کوئی اجیر نمازوں کو تمام کرنے سے پہلے مرجائے اور اس کی اپنی بھی قضا نمازیں ہوں تو پہلے اس مرنے والے اجیر کے مال سے وہ نمازیں اجرت پر پڑھوائی جائیں کہ جن کی وہ اجرت لے چکا تھا۔ اب اگر ان کی اجرت دینے کے بعد کچھ رقم بچ جائے اور اجیر وصیت کر گیا ہو کہ اس کی اپنی قضا نمازیں پڑھوائی جائیں اور اس کے وارث پوری نمازوں کے پڑھوانے کی اجازت بھی دیں تو اس اجیر کی اپنی نمازوں کے لیے کسی کو اجیر بنایا جائے اور اگر وارث نے اجازت نہ دی تو اس مال کے تیسرے حصے کو اس کی نمازوں کے پڑھوانے پر خرچ کیا جائے۔

☆ نماز میت کے مسائل

مسلمان میت پر نماز پڑھنا اگرچہ بچہ ہو واجب ہے البتہ بچہ کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی مسلمان ہو اور وہ بچہ پورے چھ سال کا ہو۔

- نماز میت غسل حنوط اور کفن دینے کے بعد پڑھی جائے۔
- نماز میت غسل حنوط اور کفن دینے سے پہلے پڑھنا صحیح نہیں۔
- جو شخص نماز میت پڑھنا چاہتا ہے تو ضروری نہیں کہ اس نے وضو غسل یا تیمم کیا ہو۔
- نماز میت پڑھنے کے لیے بدن اور لباس کا پاک ہونا ضروری نہیں۔
- نماز میت کو غصبی لباس میں بھی پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔
- احتیاط مستحب یہ ہے تمام وہ چیزیں جو باقی نمازوں میں ضروری ہیں۔
- نماز میت پڑھنے والا میت سے دور نہ ہو۔
- اگر نماز میت جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے تو دوری میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ صفیں ملی ہوئی ہوں۔
- میت پر نماز پڑھنے والے کا رخ قبلہ کی طرف ہو۔
- واجب ہے کہ میت کو چت لٹایا جائے۔
- میت کا سر نماز پڑھنے والے کے دائیں طرف اس کے پاؤں بائیں طرف ہوں۔
- نماز اگر تنہا پڑھ رہا ہے تو میت کے مد مقابل ہو۔
- نماز اگر جماعت کے ساتھ پڑھ رہا ہو تو میت کے مد مقابل ہونا ضروری نہیں۔
- نماز میت کو قصد قربت کی نیت سے کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے۔
- نیت کے وقت میت کو معین کیا جائے مثلاً یوں نیت کرلے کہ نماز پڑھتا ہوں اس میت پر قربۃ الی اللہ

- میت اور نماز پڑھنے والے کے درمیان پردہ، دیوار اور اس قسم کی دوسری چیزیں حائل نہ ہوں۔
- میت تابوت میں ہو تو کوئی حرج نہیں۔
- اگر میت پر کوئی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا نہ ہو تو پھر بیٹھ کر بھی پڑھی جاسکتی ہے۔
- اگر میت نے وصیت کی تھی کہ فلاں شخص میری نماز جنازہ پڑھائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ولی میت سے اجازت لے اور ولی پر بھی واجب ہے کہ اسے اجازت دے۔
- ایک ہی میت پر چند مرتبہ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔
- میت اہل علم اور متقی کی ہو تو چند مرتبہ نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔
- اگر میت کو جان بوجھ کر یا بھول کے یا کسی اور عذر کی وجہ سے نماز جنازہ پڑھائے بغیر دفن کر دیا ہو یا
- دفن کرنے کے بعد معلوم ہو کہ اس پر جو نماز پڑھائی گئی ہے وہ باطل تھی تو جب تک اس کا بدن ریزہ ریزہ نہیں ہوا تو ان شرائط کے ساتھ جو نماز میت کے لیے بیان کی جاچکی ہیں اس کی نماز جنازہ پڑھنا واجب ہے۔

☆ نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ

نماز کی پانچ تکبیریں ہیں نماز پڑھنے والا پانچ تکبیریں اس ترتیب سے کہے تو کافی ہے۔

نیت اور پہلی تکبیر کے بعد کہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰه

دوسری تکبیر کے بعد کہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

تیسری تکبیر کے بعد کہے

اَللّٰھم اغْفِر لِلْمُومِنِینَ والمُوْمِنَاتِ

چوتھی تکبیر کے بعد کہے (اگر میت مرد کی ہے)

اللّٰھم اغْفِرلِھذا المیّت

اور پھر پانچویں تکبیر کہے

نماز جنازہ کا بہتر طریقہ

بہتر یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد کہے

اَشْهَدُ اَنْ لااِلٰه الا اللّٰه وَحْدَهٗ لاشَرِیْكَ له وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَق بَشِیْراً وَّنَذِیْرا بَیْنَ یَدَیِ السّاعة

دوسری تکبیر کے بعد کہے۔

اَللّٰھم صَلِّ عَلٰی محمدٍ وال محمدٍ وَّبَارِكْ عَلٰی محمدٍ وَّاٰلَ محمدٍ وَّارْحَمْ محمداً وَّاٰلَ محمدٍ کَاَفْضَلِ مَاصَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَآلِ. اِبْرَاهِیْم اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْد ط وَصَلِّ عَلٰی جمیع الانبیآء والمرسَلِیْن وَالشُّهَدَاء وَالصِّدِیقِین وَجمیع عبادالله الصَّالِحِیْن

تیسری تکبیر کے بعد کہے

اللّٰھم اغْفِرْ للمُوْمِنِیْنَ وَالمُوْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ

وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اگر میت مرد ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ لَانَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّاخَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهُ بِرَحْمَتِكَ يَاأَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.

اگر میت عورت ہو تو۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ اَمَتُكَ وَابْنَتُ عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّالَانَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّاخَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهَا وَاِنْ كَانَتْ مُسِيْئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا وَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهَا فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهَا بِرَحْمَتِكَ يَاأَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ"

اس کے بعد پانچویں تکبیر کہے

- تکبیروں اور دعاؤں کو اس طرح پے در پے پڑھا جائے کہ نماز کی صورت نہ بگڑے
- جو شخص نماز میت جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہتا ہے تو اسے بھی تکبیر میں دعائیں پڑھنا چاہیے۔

مستحبات نماز میت

نماز میت میں چند چیزیں مستحب ہیں۔

- نماز میت پڑھنے والا وضو غسل یا تیمم کے ساتھ ہو۔
- احتیاط مستحب یہ ہے کہ تیمم اس صورت میں کیا جائے جب وضو غسل ممکن نہ ہو۔
- یا ڈر ہو کہ اگر وضو یا غسل کیا تو نماز میں شامل نہیں ہوسکوں گا تو تیمم کر سکتا ہے۔
- اگر میت مرد ہو تو نماز پڑھنے والا وسط قد کے مقابل کھڑا ہو۔
- اگر میت عورت ہے تو اس کے سینے کے مقابل کھڑا ہو۔
- ننگے پاؤں نماز پڑھے۔
- ہر تکبیر کے لیے ہاتھ بلند کرے۔
- اس کے اور میت کے درمیان اتنا کم فاصلہ ہو کہ ہوا اس کے لباس کو حرکت دے تو اس کے کپڑے جنازے پر لگیں۔
- نماز میت با جماعت ادا کی جائے۔
- پیش نماز تکبیریں اور دعائیں بلند آواز سے پڑھے۔
- جو لوگ اس سے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں وہ آہستہ پڑھیں۔
- جماعت میں اگرچہ ماموم ایک ہی ہو وہ امام کے پیچھے کھڑا ہو۔
- نماز پڑھنے والا میت اور مومنین کے لیے زیادہ دعا کرے۔
- نماز سے پہلے تین مرتبہ الصلوٰۃ کہے۔

- نماز ایسی جگہ پڑھی جائے جہاں لوگ نماز میت کے لیے زیادہ آتے رہتے ہیں۔
- حیض والی عورت اگر نماز میت جماعت کے ساتھ پڑھے تو علیحدہ صف میں کھڑی ہو۔
- سوائے مسجد الحرام کے باقی مساجد میں نماز میت پڑھنا مکروہ ہے۔

وتمت بالخير وبه نستعين

☆☆☆☆

واتوا الزکٰوۃ (القرآن)

(اور زکوٰۃ ادا کرو)

قرآن میں

زکوٰۃ کی اہمیت

اللّٰهم صلّ علی محمد
وآل محمد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

زکوۃ ادا کرنے کا حکم

نماز کے ساتھ ساتھ زکوۃ ادا کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے تاکہ خدا کے بندے جسمانی عبادات کے ساتھ مالی عبادات کی طرف بھی متوجہ ہوں کیونکہ معاشرے میں جہاں صحت مند ہوتے ہیں وہاں بیمار بھی ہوتے ہیں بچے جہاں وارثین کے سایہ میں پرورش پا رہے ہوتے ہیں وہاں کچھ یتیم بھی ہوتے ہیں جن کی تربیت معاشرے کے ذمہ ہوتی ہے محتاج جو غنی لوگوں کے سہارے ہوتے ہیں۔ ضروری ہے کہ ایک بیت المال قائم کیا جائے تاکہ بیمار، نادار، معذور اور حاجت مندوں کی ضروریات کو پورا کیا جائے۔

انفرادی ضروریات کے ساتھ ساتھ معاشرے کی اجتماعی ضروریات بھی ہوتی ہیں ملکی دفاع اور ملک کو بچانے کے لیے دفاعی سامان کی خرید اور سرفروشوں اور مجاہدین کی ضرورت ہے۔ اس طرح اسلامی حکومت کے ملازمین، عدلیہ، نشرواشاعت کے سیلوں اور دینی مراکز میں سرمایہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ جو منظم اور اطمینان بخش مالی وسائل کے بغیر نہیں چل سکتے۔

اسی بنا پر اسلام میں زکوۃ ایک خاص اہمیت کی حامل ہے۔ یہاں تک کہ ایک اہم ترین عبادات کے ہم پلہ قرار دی ہے۔ اور بہت سے مواقع پر اس کا ذکر نماز کے ساتھ ہوا ہے اور نماز کی قبولیت کی شرط زکوۃ کو قرار دیا ہے۔ زکوۃ کا عقیدے کے ساتھ بھی گہرا ربط ہے اگر کوئی زکوۃ دینے سے انکار کر دیں تو وہ مرتد شمار ہونگے زکوۃ کو ادا نہ کرنے والے کے خلاف تادیبی کاروائی کا بھی اسلامی

حکومت کو حق دیا گیا کہ اس کے خلاف فوج کاروائی کرے۔

بنی اسرائیل سے عہد و پیمان

بنی اسرائیل سے اللہ تعالیٰ نے جو عہد و پیمان لیا ان میں یہ بھی تھا کہ یہ زکوٰۃ ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ قف وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰکِیْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ ط ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْکُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ (بقرہ:۸۳)

"اور یاد کرو اس وقت کو جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد و پیمان لیا کہ تم

- خدائے یگانہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے۔
- اور ماں باپ ذوی القربیٰ یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ نیکی کرو گے۔
- لوگوں سے اچھے پیرائے میں بات کرو گے۔
- نیز نماز قائم کرو گے۔
- زکوٰۃ ادا کرو گے۔
- لیکن عہد و پیمان کے باوجود چند افراد کے سوا تم سب نے روگردانی کی اور ایفائے عہد سے پھر گئے۔"

زکوٰۃ کا اجر محفوظ رہتا ہے

وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ کَانَ ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ط تِلْکَ اَمَانِیُّھُمْ ط قُلْ ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ

(البقرہ:۱۱۰)

"اور تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو کہ جو کچھ اپنے واسطے پہلے بھیج دو گے سب خدا کے ہاں مل جائے گا خدا تمہارے اعمال کو خوب دیکھنے والا ہے۔"

زکوٰۃ ایک نیکی ہے

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نیکی کے لیے مشرق و مغرب کی طرف رُخ کر کے دو سجدے کر لینا ہی کافی ہے عمل و کردار کی کوئی ضرورت نہیں۔ قرآن مجید نے اس تصور کی تردید کر دی اور نیکی کے تمام شرائط بیان کر دیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ
الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ
ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ
وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى
الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ
وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ

(البقرہ: ۱۷۷)

"نیکی یہ نہیں ہے کہ اپنا رُخ مشرق اور مغرب کی طرف کر لو بلکہ نیکی اس شخص کا حصہ ہے جو۔

- اللہ پر ایمان لے آئے اور
- آخرت پر ایمان لے آئے اور
- ملائکہ پر ایمان لے آئے اور
- کتاب پر ایمان لے آئے اور
- محبت خدا میں قرابتداروں پر مال خرچ کرے
- یتیموں پر مال خرچ کرے
- مسکینوں پر مال خرچ کرے
- غربت زدہ مسافروں پر مال خرچ کرے
- سوال کرنے والوں پر خرچ کرے
- اور غلاموں کی آزادی کے لیے مال دے اور
- نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے
- اور جو بھی عہد کرے اسے پورا کرے اور (وہ)
- فقروفاقہ میں صبر کرنے والے ہوں اور
- پریشانیوں میں صبر کرنے والے ہوں اور
- میدان جنگ کے حالات میں صبر کرنے والے ہوں
- یہی لوگ اپنے دعوائے ایمان واحسان میں سچے ہیں
- یہی صاحبان تقویٰ اور پرہیز گار ہیں۔"

☆ زکوٰۃ نکالنے والے قیامت میں بے خوف ہونگے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (البقرہ:۲۷۷)

''جولوگ ایمان لے آئے اور انھوں نے نیک عمل کیئے نماز قائم کی زکوٰۃ ادا کی ان کے لیے پروردگار کے ہاں اجر ہے اور ان کے لیے کسی طرح کا خوف یا حزن نہیں ہے۔''

☆ زکوٰۃ حُبِ مال کی قربانی ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے قربانیاں چاہی ہیں کہیں انا کی قربانی نماز کے ذریعہ حُب مال کی قربانی زکوٰۃ کے ذریعہ جان کی قربانی جہاد کے ذریعہ، انسان بہانہ ساز ہے حیلے بہانے سے ان قربانیوں سے بچنا چاہتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ان کو بہتری کی طرف بلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ (النساء:۷۷)

''کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن سے کہا گیا تھا کہ ہاتھ روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو..........''

زکوٰۃ نکالنے والوں کو اجر عظیم عطا ہو گا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا (النساء:۱۶۲)

''لیکن ان میں سے جو لوگ علم میں رسوخ رکھنے والے اور ایمان

لانے والے ہیں وہ اُن سب پر ایمان رکھتے ہیں جو تم پر نازل ہوا ہے۔ یا تم سے پہلے نازل ہو چکا ہے اور بالخصوص نماز قائم کرنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں ہم عنقریب ان سب کو اجر عظیم عطا کریں گے۔"

☆ اللہ تعالیٰ زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے ساتھ ہے

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو یقین دلاتا ہے کہ وہ ان کے ساتھ ہے لیکن شرط یہ ہے کہ بندے اس کے حکم کی پیروی کرتے رہیں ایک مقام پر بنی اسرائیل کو اپنی معیت کا یقین دلاتا ہے لیکن کچھ شرائط کے ساتھ۔

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ (المائدہ:۱۲)

"اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ہم نے ان میں بارہ نقیب بھیجے اور خدا نے بھی یہ کہہ دیا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اگر تم نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور ہمارے رسولوں پر ایمان لے آئے اور ان کی مدد کی اور خدا کی راہ میں قرض حسنہ دیا تو ہم یقیناً تمہاری برائیوں سے درگزر کریں گے اور تمہیں ان باغات میں

داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی پھر جو اس کے بعد کفر کرے گا تو وہ بہت بُرے راستے کی طرف بہک گیا ہے۔"

☆ حالت رکوع میں زکوٰۃ دینے والے

حالت رکوع میں زکوٰۃ دینا بیک وقت حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائگی یعنی ایک ہی وقت میں اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کیلئے جارہے ہوں یہ وہی شخص کرسکتا ہے جو اللہ کا خاص بندہ ہو اور ایمان والوں کا ولی ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ

"ایمان والو تمہارا ولی بس اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ صاحبان ایمان جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔" (المائدہ:۵۵)

☆ زکوٰۃ ادا کرنے والوں پر خدا کی رحمت

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بہت سے ابواب رحمت بنائے ہیں ان میں ایک باب رحمت زکوٰۃ بھی ہے۔ جو شخص زکوٰۃ ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ اكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَاۤ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْۤ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ

يَتَّقُوْنَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ○

(الاعراف:۱۵۶)

"اور ہمارے لیے اس دار دنیا اور آخرت میں نیکی لکھ دے ہم تیری طرف ہی رجوع کر رہے ہیں ارشاد ہوا کہ میرا عذاب جسے چاہوں گا اس تک پہنچے گا اور میری رحمت ہر شی پر وسیع ہے۔ جسے میں عنقریب ان لوگوں کے لیے لکھ دونگا جو خوف خدا رکھنے والے زکوٰۃ ادا کرنے والے اور ہماری نشانیوں پر ایمان لانے والے ہیں۔"

☆ زکوٰۃ ادا کرنے والوں پر سزا کی تخفیف

یہ دستور زمانہ بھی اور قانون اسلامی بھی ہے کہ معاشرے میں اچھے اور نیک شخص کو عزت واحترام دیا جاتا ہے مال و منصب کو عزت وذلت کا معیار قرار نہیں دیا گیا بلکہ تقویٰ و پرہیز گاری کو عزت اور گناہوں کو ذلت کا سبب قرار دیا گیا ہے جو لوگ نمازی ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے فرامین جاری فرمائے ہیں ان پر عمل کرتے ہیں ان کے لیے راستے صاف کرنے کا حکم ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَ جَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَ احْصُرُوْهُمْ وَ اقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (التوبہ:۵)

"پھر جب یہ محترم مہینے گزر جائیں تو کفار کو جہاں پاؤ قتل کردو اور

گرفت میں لے لو اور قید کر دو اور ہر راستہ اور گذرگاہ پر ان کے لیے بیٹھ جاؤ اور راستہ تنگ کر دو پھر اگر توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو کہ خدا بڑا بخشنے والا ہے۔"

☆ زکوٰۃ ادا کرنے والے دینی بھائی ہیں

دین اسلام کی اخلاقی تعلیمات میں سب سے اہم نکتہ یہ ہے کہ وہ ہر قدم پر تقویٰ کی دعوت دیتا ہے اور کسی مقام پر حکم الٰہی کی مخالفت کو جائز نہیں قرار دیتا حد یہ ہے کہ کفار و مشرکین کے مقابلے میں بھی تقویٰ الٰہی اختیار کرنے کی دعوت دیتا ہے تاکہ مسلمان جذبات و خواہشات کی پیروی نہ کرنے پائیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا راستہ چھوڑ دینے کا حکم فرمایا جو توبہ کرتے ہیں نماز پڑھتے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں لیکن ان صفات کے حامل لوگوں کو برادری کے بندھن میں بھی باندھا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَإِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○

"پھر بھی اگر یہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں۔ اور ہم صاحبانِ علم کے لیے اپنی آیات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے رہتے ہیں۔" (التوبہ: ۱۱)

☆ زکوٰۃ کی ادائیگی مسجد کو آباد کرتی ہے

مساجد اللہ کے گھر ہیں ان کی تعمیر و آبادی ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے بندگان خدا کا فرض ہے کہ اپنے گھروں سے زیادہ اللہ کے گھر کی آبادی کی فکر کریں اور یہ کام مشرکین کا نہیں ہے بلکہ یہ کام صاحبان ایمان کا ہے۔ مساجد کو

آباد کرنے کے لیے پانچ شرائط ضروری ہیں:

- ○ خدا پر ایمان ہو تا کہ خانہ خدا سے دلچسپی پیدا ہو۔
- ○ آخرت پر ایمان ہو تا کہ دنیا کا فائدہ نہ تلاش کریں۔
- ○ نماز قائم کرے تا کہ آبادی کی فکر رکھے۔
- ○ زکوۃ ادا کرے تا کہ مساجد کی آبادی کی راہ میں خرچ کرے۔
- ○ خدا کے علاوہ کسی کا خوف نہ رکھتا ہو تا کہ صرف چند افراد کے طعن وطنز کرنے سے مسجد چھوڑ نہ دے۔

مسجد کی سرپرستی اور اس کے انتظام کی ذمہ داری اس سے زیادہ شرائط چاہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ○

"اللہ کی مسجدوں کو صرف وہ لوگ آباد کرتے ہیں جن کا ایمان اللہ اور روز آخرت پر ہے اور جنہوں نے نماز قائم کی ہے زکوۃ ادا کی ہے اور سوائے خدا کے کسی سے نہیں ڈرے یہی وہ لوگ ہیں جو عنقریب ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کیئے جائیں گے۔" (التوبہ:۱۸)

☆ زکوۃ کی ادائیگی علامتِ مومن ہے

مومن اپنی علامتوں سے پہچانا جاتا ہے جس طرح نمازی نماز سے حاجی حج سے مومن کی ایک علامت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر' نماز کا قیام' زکوۃ کی ادائیگی اور اللہ ورسول کی اطاعت ہے جو لوگ یہ کام کرتے ہیں وہی مومن ہیں ورنہ ان کا شمار منافقین میں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ م يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

''مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں سب ایک دوسرے کے ولی اور مددگار ہیں یہ سب ایک دوسرے کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں زکوۃ ادا کرتے ہیں اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر عنقریب خدا رحمت نازل کرے گا کہ وہ ہر شے پر غالب اور صاحب حکمت ہے۔'' (التوبہ:۷۱)

☆ حضرت عیسیٰ کو زندگی بھر زکوۃ ادا کرنے کی وصیت

یہ اس وقت کی بات ہے جب قادر مطلق نے ایک ایسی قدرت کا مظاہرہ کیا جو معاشرے کے بنائے ہوئے اصول کے بالکل برخلاف ہے بچے کا پیدا ہونا مرد اور عورت کے ملاپ کے سبب کی وجہ سے ہوتا ہے چاہے ملاپ جائز طریقہ سے کیا گیا ہو یا ناجائز طریقہ سے دونوں کے نتیجہ میں فقہی فرق ڈالا گیا ہے جائز طریقہ سے پیدا ہونے والے بچے کو جائز قرار دیا جاتا ہے اور معاشرہ اس کو حلال زادہ کہتا ہے اور زنا کے ذریعہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے اس کو ناجائز۔ یہ قانون بندوں کے لئے ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات کیف یشاء من یشاء کی مالک ہے۔ آدم کو بغیر ماں باپ کے پیدا کرکے بتادیا کہ میں تم جیسے قوانین کا پابند نہیں۔ اکثر بوڑھاپے میں اولاد کا تصور ختم ہوجاتا ہے خصوصاً عورت جب بانجھ ہوجائے

تو اس سے بچے کی امید ختم ہو جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو پچانوے سال کی عمر میں اولاد عطا فرمائی جبکہ آپکی بیوی عقیم بھی تھیں ان کو اولاد عطا کر کے بتا دیا کہ میں قادر مطلق ہوں جب چاہوں جو چاہوں جیسا چاہوں جہاں چاہوں کر سکتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے مایشاء کیف یشاء کا اظہار حضرت مریمؑ کی تخلیق کر کے فرمایا۔ جناب مریمؑ ایک گوشہ میں تھیں اور گھر والون سے پردہ کیے ہوئے تھیں بعض مفسرین کے مطابق غسل کر رہی تھیں جس کا ذکر آیت میں نہیں ہے۔

ایک فرشتہ بشر کی شکل میں سامنے آیا اور ان کی وہی حالت ہوئی جو ایک شریف النفس عورت کی ہونی چاہیے انھوں اپنی مجبوری کو دیکھ کر تقویٰ اور خوف خدا کا حوالہ دیا اور اس نے حکم خدا کے حوالے سے اپنی آمد کا تذکرہ کیا۔ اور اولاد دینے کی بات کی جناب مریمؑ نے بغیر شوہر کے اولاد ہونے پر تعجب کا اظہار کیا تو فرشتے نے جواب دیا کہ خدا اسباب کا پیدا کرنے والا ہے وہ اسباب کا پابند نہیں اور پھر فرزند دے دیا۔ اس طرح کہ گریبان میں ایک پھونک مار کر حاملہ بنا دیا اور جب ولادت کا وقت قریب آیا تو ایک نئی پریشانی لاحق ہوگئی اور پھر وہی سب کچھ کہہ دیا جو ایک غیرت دار عورت کو کہنا چاہیے۔ لیکن عزت و شرف دینے والا لوگوں کے طعن و تشنیع کی پرواہ نہیں کرتا اور ہر طرح کا اہتمام و انتظام کر دیا کرتا ہے چنانچہ اس نے انتظام کر دیا اور جناب مریمؑ کو صاحب اولاد بنا دیا۔

پروردگار نے جناب مریمؑ کو از غیب اولاد دی تو انھیں حالات کا مقابلہ کرنے کی توفیق بھی دی جناب مریمؑ نے خدائی ذریعہ کو استعمال کرتے ہوئے قوم کو اشارہ کر دیا کہ تم اس بچے سے گفتگو کرو قوم نے جواب دیا کہ ہم اس بچے سے کیسے بات کریں۔ جو ابھی گہوارے میں بچہ ہے حالانکہ زحمت قوم کو بات کرنے کی نہ تھی زحمت بچے کو بات کرنے میں تھی لیکن یہ قدرت کا انتظام تھا کہ

اس نے قوم کو عاجزی کے اقرار پر مجبور کردیا اور اپنے نمائندہ کو عاجز اور مجبور نہیں ثابت ہونے دیا۔ یہ بچہ اپنے منصبی فرائض جو خدا کی طرف سے لے کر آیا ہے گہوارے میں بیان فرمارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ قف ط اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ○ۙ وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ ص وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا ○ (مریم: ۳۰ تا ۳۱)

بچے نے آواز دی کہ:

- ○ میں اللہ کا بندہ ہوں۔
- ○ اس نے مجھے کتاب دی ہے۔
- ○ اور مجھے نبی بنایا ہے۔
- ○ اور جہاں بھی رہوں بابرکت قرار دیا ہے۔
- ○ اور جب تک زندہ رہوں نماز اور زکوٰۃ کی وصیت کی ہے۔

☆ حضرت اسمٰعیلؑ کی گھر والوں کو زکوٰۃ کی وصیت

حضرت اسمٰعیلؑ صادق الوعد تھے وعدہ پورا کرنا انسان کی اچھی صفات میں سے ہے حضرت اسمٰعیلؑ کے بارے میں نقل کیا گیا ہے کہ انھوں نے ایک شخص سے انتظار کرنے کا وعدہ کرلیا تھا تو کئی دن تک انتظار کرتے رہے اور اپنی جگہ سے نہیں ہٹے۔ اس طرح گھر والوں کی تربیت کی طرف بھی متوجہ رہتے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَکَانَ یَاْمُرُ اَھْلَہٗ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ ص وَکَانَ عِنْدَ رَبِّہٖ مَرْضِیًّا ○ (مریم: ۵۵)

"اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے اور اپنے پروردگار کے نزدیک پسندیدہ تھے۔"

☆ سابقہ انبیآء کو زکوٰۃ ادا کرنے کی ہدایت

زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم گذشتہ انبیا کو بھی ہدایت کی گئی تھی حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ اور دیگر انبیاء کے متعلق خدا نے فرمایا کہ وہ سب نیک کردار تھے۔ سب کو نیک وصالح قرار دیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ○ (الانبیآء:۷۳)

"اور ہم نے اس سب کو پیشوا قرار دیا جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کی طرف کار خیر کرنے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی وحی کی اور یہ سب کے سب عبادت گزار بندے تھے۔"

☆ نیک حاکموں کا زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دینا

مالک کائنات نے اپنے نیک بندوں سے مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے لیکن بندوں سے وہی افراد مراد ہیں جو اقتدار پانے کے بعد خدا کو بھول نہ جائیں اور انفرادی زندگی میں نماز اور زکوٰۃ کا خیال رکھیں اور اجتماعی زندگی میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہتمام کریں ان فرائض سے غافل ہو جانے والے نہ دین خدا کے مددگار ہو سکتے ہیں اور نہ خدا نے ان سے کسی قسم کی مدد کا وعدہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ○ (الحج:۴۱)

"یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے زمین میں اختیار دیا تو انھوں نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور نیکیوں کا حکم دیا اور برائیوں سے روکا اور یہ طے ہے کہ جملہ امور کا انجام خدا کے اختیار میں ہے۔"

☆ زکوٰۃ کی ادائیگی اللہ سے وابستگی کی علامت ہے

اللہ تعالیٰ نے بندوں کو جو احکام جاری فرمائے ان کی تعمیل علامت بن جاتی ہے کہ بندہ اپنے رب سے وابستہ ہے اس کے حکم کی پیروی کرتا ہے ایسی صورت میں خدا اپنے بندے کو اپنی نعمات سے زیادہ سے نوازتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

.... فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ○

"لہٰذا اب تم نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ سے باقاعدہ طور پر وابستہ ہو جاؤ کہ وہی تمہارا مولا ہے اور وہی بہترین مولا اور بہترین مددگار ہے۔" (الحج:۷۸)

☆ زکوٰۃ کی ادائیگی کامیابی کی علامت

اللہ تعالیٰ قرآن میں اپنے بندوں کو متوجہ کرتے ہوئے فرمارہا ہے اور ضمانت دے رہا ہے کہ جو بندے میرے احکام پر عمل کریں گے تو وہ یقیناً کامیاب

ہو گئے ظاہر ہے کہ کامیاب ہونے کے لیے مسلمان اور مومن ہونے کے لیے عقیدہ کافی ہے لیکن کامیاب اور نجات حاصل کرنے کے لیے مختلف قسم کی ذمہ داریوں کا ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ اور ذمہ داریاں یہ ہیں کہ خدا کی بارگاہ میں خضوع اور خشوع ہو بندوں کے لیے مال زکوٰۃ ادا کیا جائے اخلاقی اعتبار سے لغویات سے پرہیز کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (۱) الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ (۲) وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (۳)

"یقیناً صاحبان ایمان کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں گڑگڑانے والے ہیں۔ اور لغو باتوں سے اعراض کرنے والے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔" (المومنون: ۱، ۲، ۳)

☆ زکوٰۃ نکالنے والا خدا سے غافل نہیں

اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کے احکام پر عمل کرنا ہے کیونکہ فرمان پر عمل اس بات کی دلیل ہے کہ اس کو خدا یاد ہے اس سے غافل نہیں نماز کا قیام، روزے کا رکھنا حج کا بجالانا یہ ظاہر کرتا ہے اس کو خدا یاد ہے اللہ کے نیک بندوں کو کوئی چیز اس کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ص یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ○ (النور: ۳۷)

"وہ مرد جنہیں کاروبار یا دیگر خرید وفروخت ذکر خدا، قیام نماز اور ادائے زکوٰۃ سے غافل نہیں کر سکتی۔ یہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن کے حول سے دل اور نگاہیں سب الٹ جائیں گی۔"

☆ زکوٰۃ ادا کرنے والے کے حال پر رحم کیا جاتا ہے

جب کوئی شخص اپنے خدا کے فرمان پر عمل کرتا ہے تو اس کی حالت کو اللہ تعالیٰ بدل دیتا ہے عبد جو چاہتا ہے معبود اس کی خواہش کو پوری کر دیتا ہے اور اس کی حالت پر رحم کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (النور:۵۶)

"اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو کہ شاید اسی طرح تمہارے حال پر رحم کیا جائے۔"

☆ زکوٰۃ ادا کرنے والے فائدے میں ہیں

قرآن مجید نے اس حقیقت کا بار بار اعلان کیا ہے کہ عمل کے بغیر ایمان کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور عمل بھی انفرادی اور اجتماعی دونوں قسم کا ہونا چاہیے تا کہ حق العباد بھی ہوتا رہے اور حق اللہ بھی پامال نہ ہونے پائے اسلام نے حق اللہ کی ادائیگی کے لیے نماز واجب کی ہے اور حق العباد کے لیے زکوٰۃ کی ادائیگی کو فرض قرار دیا ہے اور آخر میں آخرت پر ایمان کا بھی ذکر کیا ہے تا کہ یہ بات واضح ہو جائے کہ اس نماز اور زکوٰۃ کی بھی کوئی اہمیت نہیں ہے جو سماجی دباؤ یا رسم ورواج کی بنا پر انجام دی جائے بلکہ اس کے پس منظر میں آخرت کا یقین ضروری ہے کہ یہی یقین آخرت ہی اجر وثواب کا مرکز ہے اگر اس کا یقین نہیں تو

انسان اجر و ثواب کا حقدار نہیں ہو سکتا اور نہ اس کا کوئی مرکز و مقام ہے۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

(النمل: ۲، ۳)

"یہ صاحب ایمان کے لئے ہدایت اور بشارت ہے جو نماز قائم کرتے ہیں زکوۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔"

☆ زکوۃ ادا کرنے والے کو دگنا چوگنا دیا جاتا ہے

سود اور زکوۃ میں فرق یہ ہے کہ سود مال دے کر اضافہ ملنا اور زکوۃ مال دے کر کچھ نہ ملنا یہ نظروں کا دھوکا ہو سکتا ہے حقیقت نہیں۔ بلکہ معاملہ اس کے برعکس سود مال کو برباد کر دیتا ہے اور زکوۃ ایسا درخت ہے۔ جس پر خزاں کا تصور ممکن نہیں۔

معاشیات کی دنیا میں سب سے بڑی مصیبت کا نام ہے سود

- سود وہ جال ہے۔ جس میں غریبوں کو گرفتار کیا جاتا ہے۔
- سود وہ فریب ہے۔ جس سے قوموں کو کاہل بنایا جاتا ہے۔
- سود وہ حربہ ہے۔ جس سے قوموں کی صلاحیتوں کو ضائع اور برباد کیا جاتا ہے۔
- سود وہ راستہ ہے۔ جس سے قوموں کا استحصال کیا جاتا ہے۔

سود کے بارے میں ظاہر تصور یہ ہے کہ اس سے مال میں اضافہ ہو جاتا ہے حالانکہ بے برکت اضافہ کبھی اضافہ کہے جانے کے قابل نہیں ہوتا۔

اضافہ زکوۃ کے ذریعہ ہوتا ہے۔ جس میں بظاہر مال ہاتھ سے نکل جاتا ہے لیکن واقعاً اس میں برکت ہو جاتی ہے برکت کو پہچاننا بھی ہر انسان کے بس کا کام نہیں ہے شیطان اس نکتہ کی طرف متوجہ ہونے کا موقع ہی نہیں دیتا کہ زکوۃ

وصدقات سے مال میں برکت پیدا ہو جاتی ہے۔
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَاْ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ مَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ (الروم:۳۹)

''اور تم لوگ جو بھی سود دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں اضافہ ہو جائے تو خدا کے یہاں کوئی اضافہ نہیں ہوتا ہاں جو زکوٰۃ دیتے ہو اور اس میں رضا خدا کا ارادہ ہوتا ہے تو ایسے لوگوں کو دگنا چوگنا دے دیا جاتا ہے۔''

☆ زکوٰۃ ادا کرنے والے فلاح پانے والے ہیں

دنیا میں کونسا انسان ہے جو ہدایت اور نجات کا طلبگار نہ ہو۔ قرآن مجید نے بار بار اپنا فیصلہ سنایا ہے کہ جن کے کردار میں اقامت الصلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ ہے وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی شخص بھی نجات یافتہ نہیں۔

نماز عبد و معبود کے درمیان مضبوط رشتہ اور مستحکم تعلق کی نگرانی کا نام ہے اور زکوٰۃ بندگان خدا کی زندگانی احساس اور کمزور کی امداد اور حُبِ مال و دولت سے بے نیازی کا اعلان ہے نماز و زکوٰۃ جمع ہو جائیں تو انسان کا انفرادی اور اجتماعی کردار مکمل ہو جاتا ہے اور وہ واقعاً ہدایت یافتہ اور کامیاب کہے جانے کے قابل ہو جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ (۳) الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ

”جو اُن نیک کردار لوگوں کے لے ہدایت اور رحمت ہے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔“ (لقمان:۳،۴)

☆ ازواج پیغمبرؐ کو زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ زنانِ پیغمبر کو تقویٰ کی ہدایت فرماتا ہے اور ان کو باور کراتا ہے کہ تمہارا مرتبہ کسی عام عورت جیسا نہیں ہے لہٰذا کسی آدمی سے لگی لپٹی بات نہ کرنا کہ جس کے دل میں بیماری ہو اسے لالچ پیدا ہو جائے اور ہمیشہ نیک باتیں کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو گھر میں بیٹھنے کا حکم فرمایا ہے اور جاہلیت کے بناؤ سنگھار سے روکا ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے۔

وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ وَ اَطِعْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ ط (احزاب:۳۳)

”اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔“

☆☆☆☆

الزکوۃ تذید فی الرزق (الحدیث)

(زکوۃ رزق میں اضافہ کرتی ہے)

احادیث میں
زکوۃ کی اہمیت

اللّهمّ

صلّ علی محمّد

وآل محمّد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

☆ زکوٰۃ کی ادائیگی سے پل صراط سے گزرنا آسان ہو جاتا ہے

آخرت کی ایک منزل پل صراط ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے اور اس کے نیچے آگ جل رہی ہوگی اس کو عبور کرنے میں پچاس ہزار سال کا عرصہ درکار ہوگا اتنی مشکل منزل کو آسانی سے طے کرنا خدا کی مدد کے بغیر ممکن نہیں خدا کی مدد کو حاصل کرنے والے وہی لوگ ہونگے جنہوں نے دنیا میں خدا اور رسولؐ اور ان کی اطاعت کی ہوگی جن کو اللہ نے اپنا ولی بنایا ہوگا یہ وہی ہیں جو حالت رکوع میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اَلزَّکٰوۃُ قَنْطَرَۃُ الْاِسْلَامِ فَمَنْ اَدَّاھَا جَازَ الْقَنْطَرَۃَ وَمَنْ مَنَعَھَا اِحْتَبَسَ دُوْنَھَا وَھِیَ تُطْفِیءُ غَضَبَ الرَّبِّ

”زکوٰۃ اسلام کا پل ہے جو شخص اسے ادا کرے گا وہ پل کو عبور کر جائے گا اور جو شخص زکوٰۃ کو روکے رکھے گا وہ پل پر روک لیا جائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتی ہے۔“

☆ زکوٰۃ امت کو ہلاکت سے بچاتی ہے

زکوٰۃ ایک اجتماعی عمل ہے اس کا اثر ایک فرد سے لے کر معاشرے اور پوری امت پر پڑتا ہے زکوٰۃ حقوق العباد میں سے ہے ایک شخص کے زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے پوری امت ہلاکت میں پڑ سکتی ہے احادیث بھی اسی مطلب کی طرف اشارہ کرتی ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔

مَافَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ ذِكْرُهٗ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَشَدَّ عَلَيْهِمْ مِنَ الزَّكٰوةِ وَمَاتَهْلِكُ عَامَّتُهُمْ اِلَّا فِيْهَا

''اس امت پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو فرائض عائد کیے ہیں ان میں زکوٰۃ سے بڑھ کر کوئی چیز سخت تر نہیں ہے اور زکوٰۃ کی وجہ سے اس امت کے بہت سے لوگ ہلاک ہوں گے۔''

☆ نماز کی قبولیت زکوٰۃ کی ادائیگی پر ہے

نماز اسلام کا بنیادی رکن ہے اس پر تمام نیک اعمال کی قبولیت کا دارمدار ہے۔ اگر نماز قبول ہے تو ہر نیک عمل قبول ہے اگر نماز رد ہوگئی تو تمام اعمال رد ہو جائیں گے لیکن روایات کے مطابق نماز کو زکوٰۃ کے ساتھ وابستہ کر دیا گیا ہے۔ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَمَرَ بِثَلَاثَةٍ مَقْرُوْنٍ بِهَا ثَلَاثَةُ اُخْرٰى اَمَرَ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَمَنْ صَلّٰى وَلَمْ يُزَكِّ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ صَلٰوتُهٗ

''اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کا حکم دوسری تین چیزوں کے ساتھ دیا ہے اس نے نماز اور زکوٰۃ کا حکم باہم دیا ہے لہٰذا جو شخص نماز تو پڑھے لیکن زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔''

☆ زکوٰۃ کا معیشت میں اہم کردار ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جس حکم کو بھی واجب قرار فرمایا ہے اس میں اس کی فلاح و بہبود رکھی ہے۔ اس پر عمل کرنے میں بندوں کا ہی فائدہ ہے۔ ان واجبات میں ایک زکوٰۃ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی

فرض قرار دی ہے۔ زکوٰۃ کے فرض ہونے کا مقصد یہی ہے کہ دولت مند لوگ فقرا کی طرف متوجہ ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے۔ ان پر یہ فرض بھی عائد کیا گیا ہے کہ ان لوگوں کا خیال رکھیں جو مصائب و آلام میں گھرے ہوئے ہیں۔ جو مصیبتوں کا شکار ہیں۔

دولت مندوں پر زکوٰۃ کی ادائیگی کا فرض ہونا ایک طرح کا امتحان بھی ہے کہ ان کو دولت دے کر آزمایا گیا ہے کہ یہ کتنے شکر گزار ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ان میں رحمدلی تعاون، ایثار غریبوں کی مدد اور مسکینوں کا سہارا بننا جیسے جذبات پیدا کرنا بھی ہے اللہ تعالیٰ نے فقراء اور اغنیا میں ایک تناسب رکھا ہے ہر معاشرے میں غنی زیادہ ہوتے ہیں فقیر کم۔ صحت مند زیادہ ہوتے ہیں بیمار کم۔ آزاد زیادہ ہوتے ہیں قید کم رحم دل زیادہ ہوتے ہیں بے رحم کم تب ہی ایک معاشرہ اپنی بنیاد پر قائم رہتا ہے۔ ایک روایت میں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ الْخَلقَ كُلَّهُم فَعَلِمَ صَغِيْرَهُمْ وَكَبِيْرَهُمْ وَعَلِمَ غَنِيَّهُمْ وَفَقِيْرَهُمْ فَجَعَلَ مِنْ كُلِّ اَلْفِ إِنْسَانٍ خَمْسَةً وَعِشْرِيْنَ مِسْكِيْناً فَلَوْعَلِمَ اَنَّ ذٰلِكَ لَايَسَعُهُمْ لَزَادَهُمْ لاَنَّهُ خَالِقُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ

''اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق کو پیدا کیا۔ وہ تمام چھوٹوں بڑوں کو جانتا ہے۔ اور امیر وغریب کا بھی اسے علم ہے اسی لیے اس نے ہر ہزار انسانوں میں پچیس آدمیوں کو مسکین بنایا ہے اگر وہ یہ سمجھتا کہ یہ زکوٰۃ ان کو کافی نہیں ہوگی تو وہ زیادہ مقرر فرماتا کیونکہ وہ ان سب کا خالق ہے اور ان سے اچھی طرح واقف ہے۔''

حضرت علیؑ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے مالدار لوگوں پر ان کے مال میں وہی کچھ فرض قرار دیا ہے جو غریبوں کے لیے کافی ہو رہتا ہے لہٰذا اگر کسی فقیر کا حصہ ضائع کر دیا جاتا ہے یا وہ کسی مشقت میں مبتلا ہوتا ہے یا وہ برہنہ تن ہوتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے حق کو روک لیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بروز قیامت مالدار لوگوں سے حساب لے گا اور انھیں دردناک عذاب میں مبتلا فرمائے گا۔"

☆ زکوٰۃ کی ادائیگی سے مال میں اضافہ ہوتا ہے

زکوٰۃ بیج کی مانند ہے جس طرح بیج سے ایک درخت نکلتا ہے اسی طرح زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں اضافہ ہوتا ہے روایات میں ہے کہ زکوٰۃ مال کو بڑھاتی ہے حضرت رسولؐ خدا فرماتے ہیں

اِذَا اَرَدْتَ اَنْ یُثْرِیَ مَالَكَ فَزَكِّه

"اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے مال کو زیادہ کرے تو مال میں سے زکوٰۃ ادا کیا کرو۔"

☆ زکوٰۃ مال کو محفوظ رکھتی ہے

روایت میں ہے کہ جب لوگ زکوٰۃ دینا بند کر دیں گے تو زمین زراعت، پھلوں اور معدنیات کی اپنی تمام برکتیں روک لے گی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی مال کو محفوظ کرنے کی ضمانت ہوتی ہے جس مال سے زکوٰۃ نکالی جاتی ہے اس مال کو ضمانت مل جاتی ہے وہ نہ تو خشکی میں برباد ہوتا ہے اور نہ تری میں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔

مَاضَاعَ مَالٌ فِی بَرٍّ وَّلَابَحْرٍ اِلَّا بِتَضْیِیْعِ الزَّكَاةِ

فَحَصِّنُوْا اَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ

''خشکی اور تری میں جو مال ضائع اور برباد ہو جاتا ہے وہ صرف زکوٰۃ کے ادا نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے لہٰذا زکوٰۃ کے ذریعہ اپنے مال کو محفوظ کرلو۔''

☆ زکوٰۃ نہ دینے والوں پر آخرت کا عذاب

دنیا دار غنیمت ہے اس کا ایک ایک لمحہ آخرت کے بڑے سے بڑے عذاب کو دور کر سکتا ہے لیکن اس کی حقیقت اس وقت معلوم ہوگی جب اس دنیا سے جائے گا اور آخرت کی منزلوں سے دوچار ہوگا۔ وہاں جا کر انسان کی خواہش ہوگی کاش میں دنیا میں ہی رہتا اور آخرت کے لیے کماتا۔ یہ خواہش نہ صرف گنہگاروں کی ہوگی بلکہ متقی پرہیزگار بھی کریں گے کہ کاش ہم بھی اور زیادہ نیک اعمال بجالاتے تاکہ آخرت کی منزلیں اور آسان ہو جاتیں روایت میں ایک واقعہ حضرت موسیٰ کی والدہ کے حوالے سے ملتا ہے کہ:

جب حضرت موسیٰؑ نے اپنی والدہ کو قبر کے سپرد کیا اور قبر بند کر کے مٹی ڈال کر فارغ ہوئے تو آپؑ اپنی والدہ سے کلام کرتے ہوئے مخاطب ہوئے کہ اے والدہ گرامی آپ نے قبر کو کیسے پایا تو آپ کی والدہ کی آواز قبر کے اندر سے آئی کہ بیٹا میں چاہتی ہوں کہ دوبارہ دنیا میں واپس آؤں حضرت موسیٰؑ نے کہا اے مادر گرامی آپ دنیا میں کیوں واپس آنا چاہتی ہیں آپ کی والدہ نے کہا اس لئے چاہتی ہوں کہ دوبارہ آ کر سخت گرمیوں میں روزے رکھوں اور سخت سردیوں میں نماز شب پڑھوں کیونکہ یہاں کی منزلیں بہت مشکل ہیں۔

اس واقعہ سے جو نتیجہ اخذ ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ دنیا کو دنیا کے لیے ترک کیا جائے اور آخرت کو آباد کرنے کے لیے اختیار کیا جائے زکوٰۃ کی ادائیگی گرچہ تھوڑا سا مال ہے لیکن پل صراط کی منزل سے گزار دیتی ہے۔ جو لوگ زکوٰۃ

ادا نہیں کرتے وہ تھوڑا مال بچا کر بہت زیادہ نقصان کرتے ہیں خاص طور پر آخرت کا نقصان روایات میں ملتا ہے جو زکوۃ ادا نہیں کرتے ان کا مال آخرت میں ایک اژدھے کی شکل اختیار کرے گا جس کے دو سیاہ نقطے ہونگے جسے وہ طوق کی صورت میں اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ تو اس سے اس طرح چمٹا رہ جس طرح وہ دنیا میں تجھ سے چمٹا ہوا تھا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

جو شخص زکوۃ کو روکے رکھے گا وہ بوقت موت دنیا میں واپس جانے کی درخواست کرے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

حتی اذاء احدھم الموت قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحًا فیما ترکت (مومنون:۱۰۰)

"یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آئے گی تو وہ کہے گا کہ پروردگار تو مجھے ایک بار اس مقام دنیا میں واپس پلٹا جو میں چھوڑ آیا ہوں تا کہ میں اچھے کام کروں۔"

☆ زکوۃ نہ دینے والا آخرت کی بھلائی سے محروم

مال زکوۃ دنیا میں تھوڑا سا مال ہے لیکن اس کے عوض آخرت میں بہت بڑا اجر ہے زکوۃ نہ دینے والا اس اجر سے محروم رہ جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو قبروں سے اس حالت میں اٹھائے گا کہ ان کے ہاتھ گردن کی طرف بندھے ہونگے ایک انگلی کی مقدار کسی چیز کو نہیں پا سکیں گے اس کے ساتھ کچھ فرشتے ہونگے جو ان کی سخت توہین کر رہے ہونگے اور کہیں گے یہی وہ لوگ ہیں جو تھوڑی سی بھلائی روک کر بہت بڑی

بھلائی سے محروم ہو گئے ہیں۔ ان لوگوں کو خدا نے مال عطا فرمایا تھا لیکن انھوں نے خداوند عزوجل کے مال کو روک لیا تھا۔

☆ دل سے زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے

عبد جب اپنے معبود کے حکم کو بجالائے تو دل سے اس کی تعمیل کرے جس عمل میں خلوص نہیں ہوتا اس کے اثرات بھی مرتب نہیں ہوتے۔ زکوٰۃ بھی رضا و رغبت سے ادا کرے اس کو قرب الٰہی کا وسیلہ جانے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

نماز کے ساتھ زکوٰۃ کو بھی مسلمانوں کے لیے قرب الٰہی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے لہٰذا جو شخص زکوٰۃ رضا و رغبت کے ساتھ ادا کرے گا اس کے لیے یہ گناہوں کا کفارہ ہوگا دوزخ سے آڑ اور بچاؤ کا ذریعہ ہوگا یاد رکھو کوئی شخص اس کے ادا کرنے کے بعد اس کا خیال تک دل میں نہ لائے اور نہ ہی اس پر زیادہ واویلا کرے کیونکہ جو شخص بغیر رضا اور رغبت کے زکوٰۃ دے اس سے زیادہ بہتر چیز کی آرزو کرتا ہے وہ سنت سے بے خبر ہوتا ہے اجر کے لحاظ سے نقصان اٹھاتا ہے غلط کام انجام دینے والا ہمیشہ کی ندامت و پشیمانی کا شکار رہتا ہے۔

☆ زکوٰۃ کے استحقاق کا معیار

اللہ تعالیٰ نے مالی عبادت واجب کر کے ان لوگوں کو سہارا دیا ہے جو معاشرے کے تنگ دست افراد ہیں۔ اور حکم فرمادیا کہ

زکوٰۃ تو صرف فقیروں کا حق ہے اور محتاجوں کا یا اس کے عاملین کا اور جن کی تالیف قلب کی گئی ہے یا جن کی گردنوں میں غلامی کا پھندا پڑا ہے۔ یا قرضداروں کا اور خدا کی راہ میں اور پردیسیوں کی کفالت میں یہ حقوق خدا کی طرف سے مقرر کیے گئے ہیں اور خدا بڑا واقف کار حکمت والا ہے۔

☆ فقیر، مسکین اور بائس میں فرق

معاشرے میں تنگ دست، غریب، قابل رحم افراد ضرور ہوتے ہیں لیکن تمام تنگ دست افراد ایک جیسی حالت کے نہیں ہوتے ہیں ان میں کوئی فقیر ہوتا ہے کوئی مسکین اور کوئی اس سے بھی زیادہ ضرورت مند۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے فقراء کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

فقیر وہ ہے جو لوگوں سے سوال نہیں کرتا۔

○ مسکین اس سے بھی زیادہ مشکل حالات کا شکار ہوتا ہے۔

○ بائس ان سب سے زیادہ پریشان حال ہوتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

زکوۃ کی ضرورت یہ ہے کہ یہ ایسے لوگوں کے لیے ہے:

○ جن کا نہ تو اقتدار میں کوئی حصہ ہوتا ہے۔

○ نہ ہی ان کے پاس عمارت ہوتی ہے۔

○ نہ تجارت میں کوئی مال ہوتا ہے۔

○ نہ ہی اجارے کی معرفت وطاقت رکھتے ہیں۔

اسی لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مالدار لوگوں کے مالوں میں زکوۃ کو فرض کیا ہے۔ جس سے روزی بنتی رہتی ہے اور ان کی ضروریات پوری ہوتی رہتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لیے زکوۃ کا ذکر ان الفاظ کے ساتھ فرمایا

انما الصدقٰت للفقراء.......

☆ زکوۃ صرف جنس پر ہی نہیں

زکوۃ دو طرح کی ہے زکوۃ ظاہری و زکوۃ باطنی جیسا کہ ایک روایت میں

ہے کہ مفضل کہتے ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص نے آپ سے سوال کیا" کتنا مال ہو کہ اس پر زکوۃ واجب ہو جاتی ہے امام علیہ السلام نے پوچھا تمہاری مراد ظاہر زکوۃ سے ہے یا باطنی سے۔اس نے کہا "دونوں" امام علیہ السلام نے فرمایا: ظاہری زکوۃ تو ہر ہزار درھم پر پچیس درہم ہیں اور باطنی زکوۃ یہ ہے کہ اگر تیرا بھائی تجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے تو تو اپنی ضروریات کو اس کی ضروریات پر ترجیح نہ دے اسی طرح اور چیزیں ہیں جن پر زکوۃ اخلاقی طور پر عائد کی گئی ہے ان کا ذکر روایات میں ائمہ معصومینؑ سے موجود ہے۔

ائمہ معصومینؑ کے فرامین کے مطابق:

- اقتدار کی زکوۃ عدل وانصاف ہے۔
- حسن وجمال کی زکوۃ پاکدامنی ہے۔
- فتح وکامرانی کی زکوۃ حسن سلوک ہے۔
- کامرانی کی زکوۃ معاف کر دینا ہے۔
- آسودہ حالی کی زکوۃ ہمسایوں کے ساتھ نیکی ہے۔
- تندرستی کی زکوۃ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں سعی وکوشش ہے۔
- شجاعت کی زکوۃ راہ خدا میں جہاد ہے۔
- نعمتوں کی زکوۃ نیکی کمانا ہے۔
- علم کی زکوۃ مستحق علم کے لیے اس سے خرچ کرنا اور اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنا ہے
- عقل کی زکوۃ جاہلوں کی ناگوار باتوں کر برداشت کرنا ہے۔
- بدن کی زکوۃ روزہ ہے۔

☆ وہ مال ملعون ہے جس سے زکوٰۃ ادا نہ ہو

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن صحابہؓ کرام سے فرمایا ہر وہ مال ملعون ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے نیز ملعون ہے وہ جسم جس کا تزکیہ نہ کیا جائے خواہ ہر چالیس دن کے بعد ایک مرتبہ ہی ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا ''زکوٰۃ مال کو تو ہم سمجھ گئے لیکن جسم کی زکوٰۃ اور تزکیہ کیا ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا ''کسی آفت سے دوچار ہو جانا''

جب لوگوں نے یہ سنا تو ان کے چہروں کا رنگ تبدیل ہو گیا آنحضرتؐ نے جب ان کے چہروں کی تبدیلی کو دیکھا تو فرمایا: ''تم جانتے ہو کہ اس سے میری مراد کیا تھی''

انھوں نے عرض کیا: ''نہیں یا رسولؐ اللہ'' آپ نے فرمایا ہاں کسی شخص کو کوئی خراش آتی ہے یا زمین پر گرتا ہے یا اُسے ٹھوکر لگتی ہے یا بیمار ہوتا ہے یا اسے کانٹا چبھتا ہے وغیرہ'' یہاں تک کہ آپ نے اپنی گفتگو کے آخر میں فرمایا'' آنکھ جھپکتی ہے'' (یہ سب آفت سے دوچار ہونے کے اسباب ہیں)

☆☆☆☆

التفقه فی الدین (القرآن)

(دین میں غور وفکر کرو)

مسائل زکوٰۃ

جو چیزیں واجب ہیں انکے مسائل سیکھنا بھی واجب ہے


اللهم
صل علی محمد
وآل محمد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

☆ جن چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

نو چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

○ گندم ○ جَو ○ کھجور ○ کشمش ○ سونا ○ چاندی

○ اونٹ ○ گائے ○ بھیڑ بکری

☆ شرائط زکوٰۃ

زکوٰۃ کے واجب ہونے کی شرائط

زکوٰۃ اس صورت میں واجب ہوگی

○ جب مال نصاب کی مقدار کے مطابق ہو

○ زکوٰۃ کے مال کا مالک بالغ عاقل اور آزاد ہو

○ زکوٰۃ کے مال میں تصرف بھی کر سکتا ہو۔

☆ گندم، جو اور کشمش کی زکوٰۃ

گندم جَو، کھجور اور کشمش کی زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب یہ چیزیں نصاب کو پہنچ جائیں اور نصاب

○ گندم=847.2.7 کلوگرام

○ جَو=847.2.7 کلوگرام

○ کھجور=847.2.7 کلوگرام

○ کشمش=847.2.7 کلوگرام

اقرب نصاب کی مقدار

- گندم=849.193 کلوگرام
- جو=849.193 کلوگرام
- کھجور=849.193 کلوگرام
- کشمش=849.193 کلوگرام

☆ زکوۃ واجب ہونے سے پہلے کچھ مقدار نکال لینا

اگر زکوۃ دینے سے پہلے انگور خرما جو اور گندم کہ جن پر زکوۃ واجب ہے ان میں سے کچھ مقدار خود کھالے یا اس کے اہل و عیال کھالیں یا کسی فقیر کو دے دے تو جو مقدار استعمال کر لی گئی اس پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔

☆ اگر زکوۃ کا مالک فوت ہو جائے

- اگر گندم جو کھجور کشمش کی زکوۃ واجب ہونے سے پہلے مالک فوت ہو جائے تو جس وارث کا حصہ نصاب کی مقدار ہے تو وہ اپنے حصے کی زکوۃ ادا کرے جبکہ نصاب وارث کے مالک بننے کے بعد ہوا ہو۔
- اگر گندم جو خرما اور انگور کی زکوۃ واجب ہونے کے بعد مر جائے تو زکوۃ کی مقدار اس کے مال سے ادا کریں۔
- اسی طرح جب مال، نصاب کے بعد وارث کی طرف منتقل ہو جائے تو بنا بر احتیاط واجب زکوۃ واجب ہے۔

☆ حاکم شرع کے زکوۃ وصول کرنے والے کارندے

جن کو حاکم شرع کی طرف سے زکوۃ وصول کرنے کی ذمہ داری لگائی گئی ہے وہ کارندے اس وقت زکوۃ وصول کرنے پہنچ جائیں جب گندم اور جو کو صاف کیا جا رہا ہو اس وقت وہ زکوۃ کا مطالبہ کریں اور مالک زکوۃ نہ دے اور

جس مال پر زکوٰۃ واجب تھی وہ تلف ہو جائے تو مالک کو اس کا عوض دینا ہو گا۔ اسی طرح خرما اور انگور کے خشک ہونے کے بعد زکوٰۃ جمع کرنے والے وہاں پہنچ جائیں اور زکوٰۃ کا مطالبہ کریں اور مالک زکوٰۃ نہ دے اور وہ تلف ہو جائے جبکہ ان پر زکوٰۃ واجب ہو گئی ہو تو مالک کو اس کا عوض دینا ہو گا۔

☆ زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد درخت فروخت کرنا

○ اگر کھجور و انگور کے درخت یا گندم جو کی زراعت ان پر زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد فروخت کرے تو بیچنے والے کو زکوٰۃ دینا چاہیے۔

○ اگر انسان گندم جو کھجوریں یا انگور خریدے اور اسے معلوم ہو کہ بیچنے والے نے اس کی زکوٰۃ ادا کر دی ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اور

○ اگر شک ہو کہ فروخت کرنے والے نے اس کی زکوٰۃ ادا کر دی ہے یا نہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

○ اگر اسے علم ہو کہ مالک نے زکوٰۃ نہیں دی تھی تو حاکم شرع اس مقدار میں اجازت نہ دے جو کہ زکوٰۃ میں دینی تھی تو اتنی مقدار میں معاملہ باطل ہے اور حاکم شرع بمقدار زکوٰۃ خریدنے والے سے لے سکتا ہے۔

○ اگر بمقدار زکوٰۃ معاملے کی اجازت حاکم شرع دے دے تو معاملہ صحیح ہے۔ اور خریدنے والا اس مقدار کی قیمت حاکم شرع کو ادا کرے اور

○ اگر اتنی مقدار کی قیمت بیچنے والے کو دے چکا ہے تو اس سے واپس لے لے۔

☆ زکوٰۃ پر زکوٰۃ واجب نہیں

گندم جو کھجور کشمش کی زکوٰۃ جب ادا کر دی جائے وہ مالک کے پاس کئی سال تک پڑی رہیں۔ تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہو گی۔

☆ نہر، بارش ڈول وغیرہ سے سیراب کرنا

○ اگر گندم، جَو، کھجور اور انگور کو بارش کے پانی سے سیراب کیا جائے۔ اور ڈول وغیرہ سے بھی استفادہ کیا جائے۔ اگر ڈول سے سیرابی زیادہ ہے تو اس کا بیسواں حصہ زکوۃ ہوگی۔

○ اگر نہر اور بارش سے سیرابی زیادہ ہے تو اس کی زکوۃ دسواں حصہ ہوگی۔

☆ زمین کی رطوبت سے سیراب ہونا

اگر کسی زراعت کو ڈول وغیرہ سے سیراب کریں اور اس زمین میں زراعت کریں جو کہ اس کے پہلو میں ہو کہ وہ اس زمین کی رطوبت سے فائدہ حاصل کرے اور سیراب کرنے کی محتاج نہ ہو تو اس زراعت کی زکوۃ جو ڈول کے ذریعہ سیراب کی گئی ہے۔ بیسواں حصہ ہوگی اور وہ زراعت جو اس کے پہلو میں ہے اس کی زکوۃ دسواں حصہ ہوگی۔

☆ پیداوار سے اخراجات کو نکالنا

○ وہ اخراجات جو گندم، جَو خرما اور انگور کے لیے کیے گئے ہیں یہاں تک اسباب ولباس کی قیمت کی مقدار جو زراعت کی وجہ سے کم ہو گئی ہو وہ درآمد سے منہا کر سکتے ہیں۔

○ بوتے وقت بیج کی قیمت کو اخراجات میں شمار کیا جا سکتا ہے۔

○ اگر زمین اور اسباب زراعت یا دونوں میں سے کوئی ایک اس کی اپنی ملکیت ہوں تو ان کا کرایہ اخراجات میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔

○ وہ کام جو اس نے خود انجام دیا ہو حاصل شدہ زراعت سے منہا نہیں کر سکتا۔

○ وہ مزدور جس نے مزدوری کے بغیر کام کیا ہو اس کی اجرت حاصل شدہ

زراعت سے منہا نہیں کرسکتا۔

- اگر کوئی زمین خریدے اور اس زمین میں گندم یا جو بوئے تو وہ رقم جو زمین میں ادا کی ہے وہ خرچہ میں داخل نہیں ہوگی البتہ
- اگر زراعت خریدے تو جو رقم اس کے خریدنے پر خرچ کی ہے وہ اخراجات میں شمار کرسکتا ہے اور حاصل شدہ چیز سے منہا کرسکتا ہے۔
- اگر زراعت خریدتے وقت اس میں بھوسہ آجائے تو اس بھوسے کی قیمت اس رقم سے منہا کر سکتے ہیں جو زراعت کے خریدنے میں منہا کی ہے۔ مثلاً اگر کوئی زراعت پانچ سو روپے میں خریدے اور اس میں سو روپے کی گھاس نکلے تو صرف چار سو روپے اخراجات میں شمار ہوں گے۔
- جو شخص بیل اور دوسری چیزوں کے بغیر جو کہ زراعت کے لیے ضروری ہیں زراعت نہیں کرسکتا۔

اگر زراعت کی وجہ سے وہ چیزیں بالکل ختم ہو جائیں تو ان کی پوری قیمت اخراجات میں شمار کرسکتا ہے اور اگر ان کی قیمت کا کچھ حصہ کم ہو جائے تو وہ مقدار اخراجات میں شمار کرسکتا ہے البتہ اگر زراعت کے بعد ان کی قیمت میں سے کوئی چیز کم نہ ہوئی تو احتیاط واجب کی بنا پر ان کی قیمت سے کسی بھی چیز کو اخراجات میں سے شمار نہ کرے۔

☆ زمین پر دو طرح کی فصلیں

اگر زمین پر ایسی فصل کاشت کی جائے جس پر زکوۃ واجب ہوتی ہو مثلاً جَو وگندم اور دوسری فصل چاول اور لوبھیا وغیرہ تو ان پر ہونے والے اخراجات اگر دونوں برابر ہیں تو زکوۃ والی فصل سے آدھے اخراجات منہا کرسکتے ہیں۔

☆ زکوٰۃ عمدہ اور خراب ہونا

اگر گندم جو خرما اور کشمش کہ جن پر زکوٰۃ واجب ہے کچھ عمدہ جنس کے ہیں اور کچھ خراب کے تو اچھی کی زکوٰۃ اس اچھی جنس سے اور خراب کی خراب سے دے سب کی زکوٰۃ خراب سے نہیں دے سکتا۔

☆ سونے کا نصاب

سونے کے دو نصاب ہیں

۱۔ بیس مثقال شرعی کے برابر ہے پس جب سونا بیس مثقال شرعی کو پہنچ جائے تو اگر اور شرائط بھی موجود ہوں تو اس کا چالیسواں حصہ جو کہ نو دانے چنے کے برابر ہے عنوان زکوٰۃ سے دے دے اور اگر مقدار تک نہ پہنچے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

۲۔ دوسرا نصاب چار مثقال شرعی ہیں جو کہ عرفی تین مثقال بنتے ہیں یعنی اگر عرفی پندرہ مثقال کے ساتھ تین اور کا اضافہ ہو جائے تو ۱۸ مثقال کی زکوٰۃ اس کا چالیسواں حصہ ادا کرے اور تین مثقال سے کم کا اضافہ ہو تو صرف ۱۵ مثقال کی زکوٰۃ ادا کرے اور اس زیادتی پر کوئی زکوٰۃ نہیں اور یہی حکم ہے جتنا بھی بڑھتا جائے یعنی اگر تین مثقال کا اضافہ ہوتا جائے تو پورے کی زکوٰۃ دینی پڑے گی اور اگر اس سے کم اضافہ ہو تو اس اضافہ پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

☆ چاندی کا نصاب

چاندی کے دو نصاب ہیں

۱۔ پہلا نصاب یہ ہے کہ 105 مثقال عرفی ہو تو اگر چاندی 105 مثقال کے برابر ہو اور باقی شرائط بھی موجود ہوں تو انسان کو چاہیے کہ اس کا چالیسواں

حصہ جوکہ دو مثقال ہے اور 15 نخود (چنے کے دانے) بنتا ہے از بابت بطور زکوۃ دے اس سے کم پر زکوۃ واجب نہیں۔

۲۔ دوسرا نصاب یہ ہے کہ 21 مثقال یعنی 105 مثقال پر 21 مثقال کا اضافہ ہو جائے تو 126 مثقال کی زکوۃ ادا کرے اور

اگر 21 مثقال سے کم اضافہ ہو تو صرف 105 مثقال کی زکوۃ دینا پڑے گی اس زیادتی پر کوئی زکوۃ نہیں ہے اور یہی حکم ہے جتنی مقدار بڑھتی جائے یعنی 21 مثقال بڑھتے جائیں تو سب کی زکوۃ دینی ہوگی اگر اس سے تھوڑا اضافہ ہو تو اضافہ شدہ مقدار جو 21 مثقال سے کم ہے اس پر زکوۃ نہیں ہوگی اس بنا پر اگر انسان کے پاس جتنا سونا چاندی ہے سب کا چالیسواں حصہ زکوۃ ادا کرے تو جو زکوۃ اس پر واجب ہے ادا کر چکا اور بعض اوقات تو واجب مقدار سے بھی زیادہ ادا کر چکا ہوگا مثلاً

ایک شخص کے پاس 110 مثقال چاندی ہے اور اس نے سب کا چالیسواں حصہ دے دیا تو 105 مثقال کی زکوۃ اس نے ادا کی جو کہ اس پر واجب تھی اور 5 مثقال کی بھی دی جو کہ واجب نہ تھی۔

☆ سونا چاندی سکہ دار ہو

○ سونے یا چاندی پر اس وقت زکوۃ واجب ہوتی ہے جبکہ وہ سکہ دار ہوں اور کاروبار میں رائج ہوں اگر اس کا سکہ ختم ہوگیا تب بھی اس کی زکوۃ ادا کرے۔

○ وہ سکہ دار سونا چاندی جسے عورتیں زینت کے لیے استعمال کرتی ہے اس پر زکوۃ نہیں ہے اگرچہ وہ رائج الوقت ہی کیوں نہ ہوں۔

☆ کسی کے پاس سونا بھی اور چاندی بھی

اگر کسی شخص کے پاس سونا بھی ہو اور چاندی بھی ان میں سے کوئی بھی

پہلے نصاب کے برابر نہ ہو مثلاً چاندی 104 مثقال اور سونا 14 مثقال تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

☆ زکوٰۃ کی مدت نصاب

سونے اور چاندی کی زکوٰۃ تب واجب ہوتی ہے جب انسان پورے گیارہ مہینے نصاب کا مالک رہے اگر گیارہ مہینے کے دوران سونا چاندی پہلے نصاب سے کم ہو جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

☆ سونا چاندی بدلنا

○ اگر گیارہ مہینوں کے درمیان جو سونا یا چاندی اس کے پاس تھا اسے دوسرے سونے چاندی یا کسی اور چیز سے بدل لے یا انھیں پگھلوا لے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں البتہ زکوٰۃ سے بچنے کے لیے ایسا کرے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ زکوٰۃ ادا کرے۔

○ اگر بارہویں مہینے سکہ دار سونے یا چاندی کو پگھلوا لے تو اس کی زکوٰۃ دینی پڑے گی اگر پگھلوانے کی وجہ سے اس کا وزن یا قیمت کم ہو جائے تو پگھلوانے سے پہلے جو زکوٰۃ اس پر واجب تھی وہ ادا کرے۔

☆ عمدہ سونے اور چاندی سے زکوٰۃ ادا کرے

جو سونا اور چاندی اس کے پاس ہیں ان کچھ عمدہ اور کچھ ردی ہوں تو ہر ایک کی زکوٰۃ خود اس سے ادا کرسکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ سب کی زکوٰۃ عمدہ سونے یا چاندی سے ادا کرے۔

☆ سونے اور چاندی میں دھات کا ملا ہونا

اگر سونا چاندی میں معمول سے زیادہ کوئی دھات ملی ہوئی ہو اگر خالص کی مقدار جو بیان ہو چکی ہے وہ نصاب کے برابر ہو تو اس کی زکوٰۃ ادا کرے

اور اگر شک ہو کہ خالص کی مقدار نصاب کے برابر ہے یا نہیں تو اس پر زکوۃ واجب نہیں۔

☆ اونٹ کا نصاب

اونٹ کے بارہ نصاب ہیں

۱۔ پانچ اونٹ اور ان کی زکوۃ ایک بکری ہے۔
جب تک اونٹوں کی تعداد پانچ تک نہ پہنچے زکوۃ نہیں ہے۔

۲۔ دس اونٹ اور ان کی زکوۃ دو بکریاں ہیں۔

۳۔ پندرہ اونٹ اور ان کی زکوۃ تین بکریاں ہیں۔

۴۔ بیس اونٹ اور ان کی زکوۃ چار بکریاں ہیں۔

۵۔ پچیس اونٹ اور ان کی زکوۃ پانچ بکریاں ہیں۔

۶۔ چھبیس اونٹ ان کی زکوۃ ایک ایسا اونٹ ہے جو دوسرے سال میں داخل ہوں۔

۷۔ چھتیس اونٹ ان کی زکوۃ ایک ایسا اونٹ ہے جو تیسرے سال میں داخل ہوں۔

۸۔ چھیالیس اونٹ ان کی زکوۃ ایک ایسا اونٹ ہے جو چوتھے سال میں ہے۔

۹۔ اکسٹھ اونٹ اور ان کی زکوۃ ایک ایسا اونٹ ہے جو پانچویں سال میں داخل ہوں۔

۱۰۔ چھہتر اونٹ اور ان کی زکوۃ دو ایسے اونٹ ہیں جو تیسرے سال میں داخل ہو۔

۱۱۔ اکانوے اونٹ اور ان کی زکوۃ دو ایسے اونٹ ہیں جو چوتھے سال میں داخل ہوا۔

۱۲۔ ایک سو اکیس اونٹ یا اس سے زیادہ تو اب چالیس چالیس کا حساب کیا جائے اور ہر چالیس کی عدد کے لیے ایک ایسا اونٹ دیا جائے جو تیسرے سال میں داخل ہو اور

یا پچاس پچاس کا حساب کر لیں اور پچاس کے عدد کے لیے ایک ایسا اونٹ دیا جائے جو چوتھے سال میں داخل ہو اور یا چالیس و پچاس دونوں کا حساب کیا

جائے لیکن ہر صورت میں ایسا حساب کرے کہ کوئی چیز باقی نہ رہ جائے اور اگر کوئی چیز باقی رہ جائے تو وہ نو سے زیادہ نہ ہو مثلاً

اگر ایک سو چالیس اونٹ ہیں تو سو کے لیے دو ایسے اونٹ دے جو چوتھے سال میں ہوں اور چالیس کے لیے ایک ایسا مادہ اونٹ دے جو تیسرے سال میں داخل ہو اور زکوٰۃ میں اونٹنی دینی چاہیے۔

☆ دونصابوں کے درمیان زکوٰۃ

دونصابوں کے درمیان زکوٰۃ واجب نہیں ہے لہٰذا اگر اونٹوں کی تعداد پہلے نصاب سے جو کہ پانچ ہے بڑھ جائے تو جب تک دوسرے نصاب تک جو کہ دس ہے نہ پہنچے تو فقط پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ دینا پڑے گی اور یہی حکم ہے دوسرے نصابوں کا۔

☆ گائے کا نصاب

گائے کے دو نصاب ہیں

۱۔ تیس گائیں۔ جب گائیں تیس ہو جائیں تو انسان کو چاہیے کہ زکوٰۃ میں ایک ایسا بچھڑا دے جو دوسرے سال میں داخل ہو۔

۲۔ چالیس گائیں۔ ان کی زکوٰۃ ایک ایسی بچھڑی دی جائے جو تیسرے سال میں داخل ہو۔

تیس اور چالیس کے درمیان زکوٰۃ واجب نہیں۔ مثلاً جس کے پاس انتالیس گائیں ہیں تو وہ صرف تیس گائیوں کی زکوٰۃ دے۔

اگر چالیس سے زیادہ اس کے پاس گائیں ہیں تو جب تک ساٹھ تک نہ پہنچے صرف چالیس کی زکوٰۃ دے۔

اور جب ساٹھ تک پہنچ جائیں تو چونکہ پہلے نصاب کا دوگنا ہوگیا ہے تو ایسے

دو بچھڑے دینے ہونگے جو دوسرے سال میں داخل ہوں۔

یہی حکم ہے اگر گائیں بڑھتی جائیں تو تیس تیس حساب کرے یا چالیس یا تیس اور چالیس دونوں اور ان کی زکوٰۃ اسی دستور کے مطابق دے جو بیان کیا جا چکا ہے لیکن اس طرح حساب کرے کہ کوئی چیز باقی نہ رہے اگر کچھ باقی بچے تو نو سے زیادہ نہ ہو مثلاً ستر گائیں ہیں تو تیس اور چالیس کا حساب کرے گا تیس کے لیے تیس والی اور چالیس کے لیے چالیس والی زکوٰۃ دے گا کیونکہ اگر صرف تیس کا حساب کرے گا تو دس گائیں بغیر زکوٰۃ کے رہ جائیں گی۔

☆ بھیڑ بکریوں کا نصاب

بھیڑ بکریوں کے پانچ نصاب ہیں۔

۱۔ چالیس اور اس کی زکوٰۃ ایک بھیڑ یا بکری ہے اور جب تک بھیڑ بکریاں چالیس کو نہ پہنچیں ان کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

۲۔ ایک سو اکیس اور اس کی زکوٰۃ دو بھیڑیں یا دو بکریاں ہیں۔

۳۔ دو سو ایک اور ان کی زکوٰۃ تین بھیڑیں یا تین بکریاں ہیں۔

۴۔ تین سو ایک اور ان کی زکوٰۃ چار بھیڑیں یا چار بکریاں ہیں۔

۵۔ چار سو یا اس سے زیادہ ہوں تو اس کا حساب سو سے سو تک کرے اور سو کے لیے ایک بھیڑ یا بکری دے اور ضروری نہیں کہ زکوٰۃ انھیں بھیڑ بکریوں سے دی جائے بلکہ اور بھیڑ بکریوں سے دی گئی یا ان کی رقم کے برابر قیمت ادا کر دی جائے تو کافی ہے البتہ اگر کوئی اور جنس دینی چاہے تو بہتر ہے کہ ایسی جنس سے دی جائے جو فقرا کے لیے بہتر ہو۔

☆ دو نصابوں کے درمیان زکوٰۃ

○ دو نصابوں کے درمیان زکوٰۃ واجب نہیں پس اگر بھیڑ بکریوں کی تعداد

پہلے نصاب سے جو چالیس ہے بڑھ جائے جب تک دوسرے نصاب تک جو کہ ایک سو اکیس ہے نہ پہنچے صرف چالیس کی زکوٰۃ دینا پڑے گی اور زیادتی پر کوئی زکوٰۃ نہیں اور بعد کے نصابوں کا بھی یہی حکم ہے۔

○ اونٹ گائے اور بھیڑ بکریاں جب نصاب کو پہنچ جائیں تو ان کی زکوٰۃ واجب ہے چاہے سب کے سب نر ہوں یا مادہ یا بعض نر ہوں اور بعض مادہ۔

○ اگر بھیڑ زکوٰۃ میں دے تو کم از کم دوسرے سال میں داخل ہو اور بکری دے تو تیسرے سال میں داخل ہو۔

☆ زیادہ قیمت والی بھیڑ بکری زکوٰۃ میں دے

○ بہتر یہ ہے کہ ایسی بھیڑ بکری زکوٰۃ میں دے جس کی قیمت تمام سے زیادہ ہو یہی حکم گائے اور اونٹ کا ہے۔ اگر قیمت میں تھوڑا سا فرق ہو تو کوئی حرج نہیں۔

☆ اگر چند آدمی آپس میں شریک ہوں

○ جب کئی آدمی آپس میں شریک ہوں تو جس کا حصہ پہلے نصاب تک پہنچ جائے وہ زکوٰۃ دے اور جس کا حصہ پہلے نصاب سے کم ہو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

☆ ایک جگہ سے زیادہ مویشیوں کا ہونا

○ اگر ایک شخص کی کئی ایک جگہ پر گائیں اونٹ یا بھیڑ بکریاں ہیں اور ان کی مجموعی تعداد نصاب کے برابر ہے تو زکوٰۃ دے۔

☆ بیمار مویشی کی زکوٰۃ

○ اگر وہ مویشی جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مریض ہو یا عیب دار ہو تو ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

○ اگر گائیں بھیڑ بکریاں اور اونٹ سب کے سب بیمار ہوں عیب دار ہوں اور بوڑھے ہوں تو خود ان ہی میں سے زکوٰۃ دے سکتا ہے۔

○ اگر سب صحیح وتندرست اور بے عیب دار و جوان ہوں تو بوڑھے مریض زکوٰۃ میں نہیں دے سکتا۔

○ اگر بعض مریض ہوں اور بعض تندرست یا کچھ عیب دار اور کچھ بے عیب ہوں یا ایک مقدار سن رسیدہ اور باقی جوان ہوں تو احتیاط واجب یہ ہے کہ ان کی زکوٰۃ کے لیے صحیح سالم بے عیب اور جوان دے۔

☆ نصاب کا نصاب کے ساتھ بدلنا

○ اگر گیارھواں مہینہ پورا ہونے سے پہلے گائے بھیڑ بکریاں اور اونٹ جو اس کے پاس ہیں کسی دوسری چیز سے بدل لے یا جو نصاب اس کے پاس ہے اس کو اسی جنس کے ایک نصاب کے ساتھ بدل دے مثلاً چالیس بکریاں دے کر چالیس بکریاں لے لے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

☆ زکوٰۃ کسی اور نصاب سے ادا کرنا

○ جس شخص پر بھیڑ بکریوں اور اُونٹوں کی زکوٰۃ واجب ہے اگر ان کی زکوٰۃ کسی اور مال سے دے دے تو جب تک ان کی تعداد نصاب سے کم نہ ہو ہر سال زکوٰۃ دینی ہوگی۔

○ اگر خود انہی سے زکوٰۃ ادا کرے اور وہ نصاب اوّل سے کم ہو جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ مثلاً جس شخص کے پاس چالیس بکریاں تھیں اگر وہ دوسرے مال سے زکوٰۃ دے دے تو جب تک بکریاں چالیس سے کم نہ ہو جائیں تو ہر سال ایک بکری دینی ہوگی اگر خود انہی سے ادا کرے تو جب تک ان کی تعداد چالیس تک نہیں پہنچے گی تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

☆ اونٹ گائے اور بھیڑ بکری کی زکوٰۃ کی خاص شرائط

○ شرائط زکوٰۃ جو پہلے بیان ہو چکی ہیں ان کے علاوہ اونٹ گائے اور بھیڑ بکری کی زکوٰۃ میں دو خصوصی شرائط ہیں۔

پہلی شرط یہ ہے کہ جانور سے پورا سال کوئی کام نہ لیا گیا ہو بلکہ پورا سال بے کار رہا ہو اگر ایک دو دن اس سے کام لیا گیا ہو تو احتیاطاً اس کی زکوٰۃ واجب ہے دوسری شرط یہ ہے کہ پورا سال جنگل میں چرتا رہا ہو تو اگر پورا سال یا سال کا کچھ حصہ کاٹے ہوئے گھاس یا مالک کی اپنی زراعت سے یا کسی اور کی زراعت سے چرتا رہا ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں البتہ اگر سال میں یا دو دن مالک کے گھاس سے کھاتا رہا ہو تو احتیاطاً اس کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

☆ نیت زکوٰۃ

○ زکوٰۃ ادا کرتے وقت یہ نیت ہونی چاہیے کہ میں یہ عمل حکم الٰہی بجالانے کے لیے انجام دے رہا ہوں اور نیت میں معین کرے کہ یہ مال زکوٰۃ ہے یا زکوٰۃ فطرہ۔

○ اگر گندم یا جو کی زکوٰۃ اس پر واجب ہے تو اس کے لیے ان دونوں میں سے کسی ایک کو معین کرنا ضروری نہیں۔

○ جس شخص پر کئی اموال کی زکوٰۃ واجب ہے اگر کچھ مقدار کی زکوٰۃ دے اور کسی مال کی نیت نہ کرے تو جو کچھ دیا ہے اگر ان اموال میں سے کسی ایک کا ہم جنس ہے تو اس جنس کی زکوٰۃ شمار ہوگی اور اگر ان میں سے کسی کا ہم جنس نہیں تو سب پر تقسیم ہو جائے گی پس جس شخص پر چالیس بکریوں اور پندرہ مثقال سونے کی زکوٰۃ واجب ہے تو اگر وہ ایک بکری زکوٰۃ کے عنوان سے دے دے اور ان میں سے کسی ایک کی نیت نہ کرے تو وہ بکریوں کی زکوٰۃ شمار ہوگی البتہ اگر کچھ

چاندی دے دے تو جو زکوٰۃ بکریوں اور سونے کی اس کے ذمہ ہے اس پر تقسیم ہو جائے گی۔

○ اگر کوئی شخص زکوٰۃ ادا کرنے میں کسی کو اپنا وکیل قرار دے اور وکیل فقیر کو زکوٰۃ دیتے وقت مالک کی طرف سے زکوٰۃ کی نیت کرلے تو کافی ہے۔

○ اگر مالک یا اس کا وکیل بغیر قصد قربت زکوٰۃ فقیر کو دے دے قبل اس کے کہ مال تلف ہو خود مالک زکوٰۃ کی نیت کرے تو زکوٰۃ شمار ہو جائے گی۔

☆ زکوٰۃ ادا کرنے کا وقت

○ جب گندم اور جو کو صاف کرلیا جائے اور جس وقت کھجوریں اور انگور خشک ہو جائیں تو انسان کو چاہیے کہ ان کی زکوٰۃ فقیر کو دے دے یا اپنے مال سے الگ کردے۔

○ سونے اور چاندی گائے بھیڑ بکریوں اور اونٹ کی زکوٰۃ بارہویں مہینے کے پورے ہونے کے بعد فقیر کو دے دے یا اپنے مال سے الگ کرے۔

☆ بعض مواقع پر زکوٰۃ کا جدا کرنا ضروری نہیں

○ اگر کسی معین فقیر کا منتظر ہو تو اُسے اختیار ہے کہ اپنی زکوٰۃ کو اپنے مال سے جدا نہ کرے۔

○ اگر زکوٰۃ کسی ایسے مستحق کو دینا چاہے جو کسی وجہ سے برتری رکھتا ہو تو اسے اختیار ہے کہ زکوٰۃ اپنے مال سے جدا نہ کرے۔

☆ زکوٰۃ دینے میں تاخیر نہ کرے

○ جس شخص کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے اس تک دسترس رکھتا ہو تو احتیاط مستحب ہے کہ زکوٰۃ دینے میں تاخیر نہ کرے البتہ ضروری نہیں ہے کہ زکوٰۃ علیحدہ کرنے کے فوراً مستحق کو دے دے۔

○ جو شخص مستحق تک زکوٰۃ پہنچا سکتا ہے اور وہ اس کو نہ پہنچائے اور وہ کوتاہی کی وجہ سے مال تلف ہو جائے تو اس کو اس کا عوض دینا ہوگا۔

○ جو شخص زکوٰۃ مستحق تک پہنچا سکتا ہے اگر نہ دے لیکن عرف عام میں کہا جائے کہ اس نے فوراً ادا نہیں کی تو اس کا عوض دیگا۔

○ اگر اس نے عرف عام میں اتنی تاخیر نہیں کی مثلاً دو گھنٹے اور انہی دو گھنٹوں میں وہ مال تلف ہو گیا اور کوئی مستحق بھی وہاں نہ تھا تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔

○ اگر مستحق موجود تھا تو احتیاط واجب ہے کہ اس کا عوض دے گا۔

○ اگر زکوٰۃ خود اس مال سے الگ کرے تو بقیہ مال میں تصرف کر سکتا ہے اور اگر دوسرے مال سے الگ کرے تو تمام میں تصرف کر سکتا ہے۔

☆ زکوٰۃ کی منفعت مستحق کا حق ہے

○ وہ زکوٰۃ جو الگ کر دی ہے اگر ان میں کوئی منفعت حاصل ہو جائے مثلاً بکری جو زکوٰۃ کے لیے الگ کی تھی اس سے بچہ پیدا ہو جائے تو یہ مستحق کا مال ہوگا۔

☆ زکوٰۃ کا نفع زکوٰۃ میں شامل ہے

اگر عین اس مال سے جو زکوٰۃ کے لیے الگ کیا ہے اپنے لیے تجارت کرے تو تجارت صحیح نہیں اور اگر حاکم شرع کی اجازت سے زکوٰۃ کی مصلحت کے لیے تجارت کرے تو تجارت صحیح ہے تو اس کا نفع زکوٰۃ میں داخل ہوگا۔

☆ عزت دار کو زکوٰۃ دینا

مستحب ہے کہ گائے بھیڑ بکریوں اور اونٹ کی زکوٰۃ ایسے فقرا کو دی جائے جو کہ عزت دار ہیں اور زکوٰۃ دینے میں اپنے رشتہ داروں کو دوسروں پر اور اہل علم

وفضل کو ان کے غیر پر اور جو لوگ سوال نہیں کرتے سوال کرنے والوں پر مقدم رکھے البتہ اگر کسی فقیر کو کسی دوسری وجہ سے زکوٰۃ دینا بہتر ہو تو مستحب کہ اسے زکوٰۃ دے۔

☆ زکوٰۃ ظاہر کر کے ادا کرے

بہتر ہے کہ زکوٰۃ ظاہر بظاہر اور مستحب ہے صدقہ مخفی طور پر دیں۔

☆ زکوٰۃ کا ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جانا

جو شخص زکوٰۃ نکال رہا ہے اگر اس کے شہر میں مستحق موجود ہو تب بھی زکوٰۃ دوسرے شہر کی طرف لے جا سکتا ہے البتہ اس شہر کی طرف لے جانے کا خرچ خود اسے دینا پڑے گا۔ اگر زکوٰۃ تلف ہوگئی تو اس کا ضامن بھی ہوگا۔ مگر یہ کہ اس زکوٰۃ کو لے جانے کی اجازت حاکم شرع نے دی ہو۔

☆ وزن کرانے کی ذمہ داری

جو شخص زکوٰۃ نکال رہا ہے اگر گندم جو کشمش اور کھجوروں کے وزن اور پیمانے کی مزدوری دینی پڑے تو اس کے بذمہ ہوگی۔

☆ ادا کی ہوئی زکوٰۃ کو مستحق سے خریدنا

مکروہ ہے کہ انسان مستحق سے یہ درخواست کرے کہ اس نے جو زکوٰۃ اس سے لی ہے وہ اس کے پاس بیچ دے البتہ اگر مستحق لی ہوئی چیز کو بیچنا چاہے قیمت معین ہو جانے کے بعد جس نے اس کو زکوٰۃ دی ہے اس کے خریدنے میں دوسروں پر مقدم ہے۔

☆ زکوٰۃ کی ادائیگی میں شک کرنا

اگر شک کرے کہ جو زکوٰۃ مجھ پر واجب تھی وہ ادا کردی ہے یا نہیں تو وہ

زکوٰۃ ادا کرے اگرچہ اس کا شک گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ کے متعلق کیوں نہ ہو۔

☆ فقیر کا زکوٰۃ دینے والے سے صلح کرنا

فقیر زکوٰۃ کی مقدار سے کم مقدار لینے پر صلح نہیں کرسکتا اور نہ ہی کسی ایسی چیز کو عنوان زکوٰۃ سے قبول کرسکتا ہے کہ جس کی قیمت اس سے گراں ہو اور نہ ہی مالک کو زکوٰۃ بخش سکتا ہے البتہ وہ شخص جس کے ذمہ کافی زکوٰۃ ہے اور وہ فقیر ہوگیا ہے اور زیادہ نہیں دے سکتا اور مال دار ہونے کی امید بھی نہیں رکھ سکتا۔ تو اگر وہ توبہ کرنا چاہے تو پھر فقیر اس سے زکوٰۃ لے کر بخش سکتا ہے۔

☆ زکوٰۃ کے مال سے دینی کتب کی نشر و اشاعت

زکوٰۃ کے مال سے انسان قرآن، دینی کتب یا کتب ادعیہ خرید کر وقف کرسکتا ہے اگرچہ وہ اپنی اولاد اور ان اشخاص پر وقف کرے جس کا خرچ اس پر واجب ہے اور اسی طرح اس وقف کی تولیت اپنے یا اپنی اولاد کے لیے بھی قرار دے سکتا ہے۔

انسان زکوٰۃ سے کوئی جائداد خرید کر اپنی اولاد یا ان اشخاص پر جن کا خرچ اس پر واجب ہے وقف نہیں کرسکتا تا کہ اس کا فائدہ اپنے خرچ کے مصارف میں کرے۔

☆ مستحق پر زکوٰۃ واجب ہونا

اگر کوئی فقیر اونٹ گائے بھیڑ بکریاں اور سونا چاندی زکوٰۃ کے عنوان سے لے تو وہ شرائط جو زکوٰۃ کے واجب ہونے کے ضروری ہیں ان میں جمع ہو جائیں تو ان کی زکوٰۃ ادا کرے۔

☆ مستحقین زکوٰۃ کی شرائط

- ○ زکوٰۃ لینے والا شخص شیعہ اثنا عشری ہو۔
- ○ اگر انسان کسی کو شیعہ سمجھ لے اور اس کو زکوٰۃ دے دے اور مال زکوٰۃ تلف

ہو جائے اور پھر بعد میں معلوم ہو کہ وہ شیعہ نہیں ہے تو ضروری نہیں کہ دوبارہ زکوۃ دے۔

- اگر کوئی شیعہ فقیر بچہ یا دیوانہ ہو تو انسان اس کے ولی کو اس نیت سے زکوۃ دے سکتا ہے کہ جو کچھ دے رہا ہے یہ اس بچے یا دیوانے کی ملکیت ہے۔
- اگر بچہ یا دیوانہ کے ولی تک رسائی نہیں تو انسان خود بخود یا کسی شخص امین کے ذریعہ زکوۃ بچے یا دیوانے پر صرف کر سکتا ہے اور جب زکوۃ ان کے مصرف میں آ رہی ہو تو اس وقت بہ نیت زکوۃ ادا کر سکتا ہے۔
- گداگر فقیر کو بھی زکوۃ دے سکتا ہے البتہ ایسے شخص کو نہیں دے سکتا جو زکوۃ کو گناہوں کے کاموں میں صرف کرے۔
- جو شخص علی الاعلان گناہ کبیرہ کرتا ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کو زکوۃ نہ دیں۔
- جو شخص قرضدار ہے اور اپنا قرضہ ادا نہیں کر سکتا اگرچہ اس کا خرچہ زکوۃ دینے والے پر واجب ہو تو بھی اس کو زکوۃ دے سکتا ہے البتہ بیوی اپنے شوہر سے قرض لے اپنے خرچہ کے لیے تو شوہر اس کا قرض زکوۃ سے ادا نہیں کر سکتا۔ بلکہ اگر کوئی اور شخص بھی کہ جس کے اخراجات اس پر واجب ہیں۔ اپنے خرچ کے لیے قرضہ لے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کا قرضہ زکوۃ سے ادا نہ کرے۔
- انسان ایسے اشخاص کو زکوۃ سے خرچہ نہیں دے سکتا کہ جن کا خرچ اس پر واجب ہے مثلاً اولاد البتہ یہ ان کا خرچ نہیں دیتا تو دوسرے لوگ ان کی زکوۃ دے سکتے ہیں۔
- اگر کوئی انسان اپنے بیٹے کو زکوۃ دے کہ وہ اس کو اپنی بیوی نوکر یا خادمہ پر خرچ کرے اس میں کوئی حرج نہیں۔

- اگر بیٹے کو علمی دینی کتب کی ضرورت ہو تو باپ ان کی خرید کے لیے زکوٰۃ دے سکتا ہے۔
- باپ بیٹے کو شادی کرنے کے لیے زکوٰۃ دے سکتا ہے اور بیٹا بھی باپ کو دے سکتا ہے۔
- وہ عورت جس کا خرچ اس کا شوہر دیتا ہے وہ زکوٰۃ نہیں لے سکتی۔
- وہ عورت جس نے کسی سے متعہ کیا ہوا ہو اگر مستحق ہو تو اس کا شوہر اور دوسرے لوگ اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔
- بیوی اپنے مستحق شوہر کو زکوٰۃ دے سکتی ہے اگرچہ شوہر اس زکوٰۃ کو اپنی بیوی پر خرچ کرے۔

☆ سید اور غیر سید کی زکوٰۃ

- سید غیر سید کی زکوٰۃ نہیں لے سکتا البتہ اگر خمس اور دیگر وجوہات اس کے اخراجات کے لیے کافی نہیں اور زکوٰۃ لینے پر مجبور ہو تو پھر غیر سید کی زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ البتہ احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو صرف روزانہ کے خرچہ کی مقدار لے کہ جس کے لینے پر مجبور ہو۔
- جس شخص کے متعلق معلوم نہیں کہ سید ہے یا نہیں تو اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

☆ زکوٰۃ فطرہ

o نیت

انسان کو زکوٰۃ قربت کی نیت سے یعنی حکم خدا بجالانے کے لیے دے اور جس وقت دے رہا ہو اس وقت نیت کرے۔

o قرض کے عنوان سے دینا

اگر ماہ رمضان سے پہلے فطرہ دے تو صحیح نہیں ہے احتیاط واجب یہ ہے ماہ

رمضان کے درمیان بھی فطرہ نہ دے البتہ ماہ رمضان سے پہلے یا ماہ رمضان کے دوران کسی فقیر کو قرض دے دے اور بعد میں اس پر جب فطرہ واجب ہو جائے تو اپنے قرض کو عنوانِ فطرہ میں شمار کرے تو کوئی حرج نہیں۔

○ جنس میں ملاوٹ نہ ہو

گندم یا کوئی اور چیز جو فطرے میں دے رہا ہے وہ کسی اور جنس یا مٹی سے ملی ہوئی نہ ہو اور اگر کوئی اور چیز ملی ہوئی ہو تو اتنی کم ہو کہ اس کی پرواہ نہ کی جاتی ہو اور اگر مقدار سے زیادہ ہو تو صرف اس صورت میں صحیح ہوگا جبکہ خالص گندم ایک صاع کے برابر ہو البتہ اگر مثلاً ایک صاع گندم میں اتنی مقدار میں مٹی ملی ہو کہ اس کا جدا کرنا متعارف سے زیادہ خرچ یا مشقت رکھتا ہو تو اس کا دینا کافی نہیں۔

○ فطرہ میں عیب نہ ہو

اگر زکوٰۃ فطرہ کسی عیب دار چیز میں سے دے تو وہ کافی نہیں ہے ہاں اگر ایسی جگہ رہتا ہے کہ جہاں کی غالب خوراک عیب دار ہے تو کوئی اشکال نہیں۔

○ فطرے کا ایک جنس ہونا ضروری نہیں

جو شخص کئی آدمیوں کا فطرہ دے رہا ہے تو ضروری نہیں کہ تمام ایک ہی جنس سے دے اور اگر مثلاً بعض کو فطرہ گندم اور بعض کو جَو سے دے دی تو کافی ہے۔

○ فطرہ نماز عید سے پہلے ادا کرنا

جو شخص نماز عید الفطر پڑھنا چاہتا ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ فطرہ نماز عید سے پہلے ادا کرے البتہ اگر نماز عید نہیں پڑھتا تو فطرہ دینے میں دوپہر تک تاخیر کر سکتا ہے۔

○ جب فطرے میں تاخیر ہو جائے

اگر جس وقت زکوٰۃ فطرہ دینا واجب ہو جائے اور یہ فطرہ نہ دے اور نہ اسے الگ کر کے رکھے تو احتیاط واجب یہ ہے بعد میں بغیر ادا و قضا کی نیت سے فطرہ دے دے۔

○ الگ کیا ہوا فطرہ ذات کے لیے نہیں لے سکتا

اگر فطرہ الگ کرے تو اپنی ذات کے لیے اس میں سے نہیں لے سکتا۔ اور نہ ہی دوسرا مال اس کی جگہ پر رکھ سکتا ہے۔

○ فطرہ اگر تلف ہو جائے

اگر وہ مال جو فطرے کے لیے علیحدہ کر رکھا ہے تلف ہو جائے اگر فقیر تک دسترس رکھتا تھا اور فطرہ دینے میں تاخیر کی تھی تو اس کا عوض ادا کرے اور اگر فقیر تک نہیں پہنچ سکتا تھا تو پھر ذمہ دار نہیں ہے مگر یہ کہ اس کی حفاظت میں کوتاہی کرے۔

○ شہر میں مستحق کا ہونا

اگر اس کے اپنے شہر میں مستحق موجود ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ فطرہ دوسری جگہ نہ لے جائے اگر دوسری جگہ لے گیا اور مال تلف ہو گیا تو اس کا معاوضہ دینا ہوگا۔

○ فقیر پر زکوٰۃ فطرہ واجب نہیں

جو شخص اپنا اور اپنے اہل و عیال کا سال کا خرچ نہیں رکھتا اور اس کا کوئی کاروبار بھی نہیں ہے کہ جس سے اپنا اور اپنے اہل و عیال کا خرچ پورا کر سکے تو وہ فقیر ہے اس پر زکوٰۃ فطرہ ادا کرنا واجب نہیں۔

○ عیدالفطر کی رات کو دستر خوان پر کھانا کھانے والے

انسان کو چاہیے کہ ان لوگوں کا فطرہ جو عیدالفطر کی رات غروب کے وقت اس کے دستر خوان پر کھانا کھائیں ادا کرے چھوٹے ہوں یا بڑے مسلمان ہوں یا کافر ان کا خرچ ان پر واجب ہو یا نہ ہو اس کے اپنے شہر میں ہوں یا کسی دوسرے شہر میں۔

○ غروب سے پہلے مہمان کا آنا

وہ مہمان جو عیدالفطر کی رات کے غروب سے پہلے مہمان کی رضامندی سے اس کے گھر میں وارد ہو اور وہ اس کے دستر خوان میں سے کھانے والوں میں شمار ہو تو اس کا فطرہ میزبان پر واجب ہے۔

○ مہمان جو میزبان کی مرضی کے بغیر آئے

اس مہمان کا فطرہ کہ جو عیدالفطر کی رات غروب سے پہلے صاحب خانہ کی مرضی کے بغیر وارد ہو اور کچھ دیر میزبان کے ہاں رہے تو احتیاطاً فطرہ اس پر واجب ہے۔

○ غروب کے بعد مہمان کا آنا

اس مہمان کا فطرہ جو عیدالفطر کی رات غروب کے بعد وارد ہوا صاحب خانہ پر واجب نہیں اگرچہ غروب سے پہلے اسے دعوت دے چکا ہو اور اس کے گھر میں ہی آکر افطار کرے۔

○ ظہر سے پہلے صاحب استطاعت ہونا

جس شخص پر عیدالفطر کی رات غروب کے وقت زکوۃ فطرہ واجب نہ ہو اگر عید کے دن ظہر سے پہلے فطرہ کے واجب ہونے کے شرائط اس میں موجود ہو جائیں تو اس کے لیے زکوۃ فطرہ دینا مستحب ہے۔

○ فطرہ کو ہاتھوں ہاتھ پھرانا

جس شخص کے پاس صرف ایک صاع (جو کہ تقریباً تین کلو کا ہوتا ہے) گندم یا اس قسم کی کوئی چیز ہو تو اس کے لیے زکوٰۃ فطرہ دینا مستحب ہے اور اگر اس کے اہل وعیال ہوں اور ان کو فطرہ بھی دینا چاہے تو فطرے کی نیت سے ایک صاع اپنے اہل وعیال میں سے کسی کو دے دے وہ پھر آگے کسی اور فرد کے ہاتھ میں دے اسی طرح آخری فرد کے ہاتھ میں دے کر اس شخص کو دے دے جو ان افراد سے نہ ہو۔

○ غروب کے بعد بچہ پیدا ہونا

اگر عیدالفطر کی رات غروب کے بعد بچہ پیدا ہو جائے تو اس کا فطرہ دینا واجب نہیں۔

○ لڑکی غروب سے پہلے رخصت ہو

اگر لڑکی غروب سے پہلے شوہر کے گھر چلی جائے تو اس کا شوہر اس کا فطرہ ادا کرے۔

○ جس کا فطرہ کسی اور کے ذمہ ہو

جس کا فطرہ کسی اور کے ذمہ ہے اس کو خود اپنا فطرہ دینا واجب نہیں۔ اگر جس کے ذمہ واجب ہے وہ ادا نہ کرے تو خود اس پر واجب نہیں ہوگا۔

اور اگر جس شخص کا فطرہ کسی دوسرے پر واجب ہے اگر یہ خود اپنا فطرہ دے دے تو جس پر واجب ہے اس سے ساقط نہیں ہوگا۔

○ جس کا شوہر خرچ نہ دے

جس عورت کا شوہر اس کا خرچ ادا نہیں کرتا اور وہ کسی اور کے ہاں کھانا کھاتی ہے تو اس کا فطرہ اس شخص پر واجب ہے جس کے ہاں کھانا کھاتی ہے اگر

کسی کے ہاں کھانا نہیں کھاتی اگر بیوی فقیر نہیں ہے تو اپنا فطرہ خود ادا کرے۔

○ جو شخص سید نہیں

جو شخص سید نہیں وہ کسی سید کو فطرہ نہیں دے سکتا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی سید اس کے ہاں کھانا کھائے تو اس کا فطرہ کسی اور سید کو نہیں دے سکتا۔

○ دودھ پیتے بچے کا فطرہ

اس بچے کا فطرہ جو ماں یا دایہ کا دودھ پیتا ہے اس شخص کے ذمہ ہے جو ماں یا دایہ کا خرچ دیتا ہے البتہ اگر ماں یا دایہ اپنا خرچ بچے کے مال سے لیتی ہیں تو بچے کا فطرہ کسی پر واجب نہیں۔

○ مال حلال سے فطرے کی ادائیگی

انسان اگرچہ اپنے اہل وعیال کا خرچ مال حرام سے دیتا ہے تو بھی ان کا فطرہ مال حلال سے ادا کرے۔

○ مزدور کا فطرہ

اگر انسان کسی شخص کو اجیر بنائے اور شرط کرے کہ اس کا خرچ یہ ادا کرے گا تو اگر یہ اپنی شرط پر عمل کرے اور اس کا شمار اس کے ہاں کھانے والوں میں ہو تو اس کا فطرہ بھی دے البتہ اگر یہ شرط کرے کہ اس کے خرچ کا کچھ حصہ یہ دے گا مثلاً خرچ کے لیے اسے کچھ رقم دیتا رہا ہو تو اس پر فطرہ دینا واجب نہیں۔

○ غروب آفتاب کے بعد موت واقع ہو جانا

اگر کوئی شخص عید الفطر کی رات غروب کے بعد مر جائے۔ تو اس کا اور اس کے اہل عیال کا فطرہ اس کے مال سے دیا جائے گا البتہ غروب سے پہلے مر جائے تو اس کا اور اس کے اہل وعیال کا فطرہ اس کے مال سے دینا واجب نہیں۔

☆ جس کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے

جن لوگوں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے وہ آٹھ ہیں۔

○ **فقیر:** یہ وہ شخص ہے جو اپنا اور اپنے اہل وعیال کا خرچ نہ رکھتا ہو اور جو کوئی شخص کاریگری، جائیداد یا سرمایہ رکھتا ہے کہ جس سے اپنے سال کا خرچ پورا کرسکے وہ فقیر نہیں ہے۔

○ **مسکین:** یہ وہ شخص ہے جو فقیر سے بھی زیادہ سختی میں زندگی گزار رہا ہو۔

○ **عامل:** وہ شخص جو امام یا نائب امام کی طرف سے مامور ہو کہ زکوٰۃ جمع کرے اس کی حفاظت کرے اس کا حساب وکتاب رکھے اور اسے امام نائب امام یا فقرا ومساکین تک پہنچائے۔

○ **تالیف قلوب:** وہ کفار کہ جنہیں اگر زکوٰۃ دے دی جائے تو اسلام کی طرف مائل ہو نگے یا جنگ میں مسلمانوں کی مدد کریں گے۔

○ **رقاب:** غلاموں کو خرید کرنا یا آزاد کرنا

○ وہ مقروض جو اپنا قرض ادا نہ کرسکے

○ **فی سبیل اللہ:** وہ کام جو دینی منفعت رکھتا ہو مثلاً مسجد بنانا یا قومی منفعت رکھتا ہو جیسے پل بنانا کسی راستے کو درست کرنا یا جس کا نفع عام مسلمانوں کو پہنچتا ہو یا وہ چیز جو اسلام کے لیے نفع مند ہو۔

○ ابن سبیل۔ یعنی وہ مسافر جو سفر میں بے خرچ ہو گیا ہو۔

☆ فقیر اور مسکین کے لیے شرط

○ **سال کا خرچ:** احتیاط واجب یہ ہے فقیر ومسکین اپنے اور اپنے اہل وعیال کے سال کے خرچ سے زیادہ زکوٰۃ سے نہیں لے سکتا۔ اور اگر کچھ مقدار رقم یا جنس اس کے پاس موجود ہے تو صرف اتنا لے سکتا ہے کہ سال بھر کا خرچہ پورا ہو جائے۔

○ سال کے خرچ میں شک کرنا

جس کے پاس سال کا خرچ موجود ہو اور اس میں سے کچھ صرف کرنے کے بعد اُسے شک ہو جائے کہ جو باقی موجود ہے وہ سال کے خرچ کے برابر ہے یا نہیں تو وہ زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔

○ جس کی آمدنی سال کے خرچ سے کم ہو

وہ کاریگر یا مالک یا تاجر کہ جس کی آمدنی اس کے سال کے خرچ سے کم ہے تو وہ اپنے خرچ کی کمی زکوٰۃ سے وصول کر سکتا ہے اور یہ ضروری نہیں کہ وہ اپنے کام کے ہتھیار جائیداد یا اپنا سرمایہ اپنے اخراجات میں صرف کرے۔

○ حفظ عزت کے لیے زکوٰۃ لینا

وہ فقیر جس کے پاس اس کے اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لیے سال کا خرچ نہیں اگر اس کے پاس کوئی مکان ہے جو ان کی ملکیت ہے۔ اور وہ اس میں رہائش رکھتا ہے یا اس کے پاس سواری ہے اگر ان کے بغیر زندگی نہیں گزار سکتا اگر چہ اس کی حفظ عزت کے لیے ہی ہو تو وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے اور یہی حکم رکھتا ہے گھر کا سامان برتن اور گرمی سردی کے لباس اور وہ چیزیں جن کی اسے ضرورت ہے اور وہ فقیر جس کے پاس یہ چیزیں نہیں ہیں اور اسے ان کی ضرورت ہو تو وہ زکوٰۃ سے خرید سکتا ہے۔

○ جس حد تک ہو زکوٰۃ لینے سے گریز کرے

وہ فقیر جس کے لیے کوئی کام سیکھنا مشکل نہ ہو تو کام سیکھے احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ زکوٰۃ لے کر زندگی بسر نہ کرے البتہ جب تک اس کے سیکھنے میں مشغول ہے زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

○ جو شخص پہلے فقیر تھا

جو شخص پہلے فقیر تھا اور اب کہتا ہے کہ ابھی تک فقیر ہوں تو اگرچہ انسان کو اس کے کہنے پر اطمینان نہ ہو تب بھی اسے زکوٰۃ دے سکتا ہے۔

○ جس شخص کی فقیری میں شک ہو

جو شخص کہتا ہے میں فقیر ہوں اور پہلے فقیر نہیں تھا اور یہ معلوم نہ ہو کہ فقیر تھا یا نہیں تو اگر اس کے ظاہر حال سے معلوم ہو یہ فقیر ہے تو اسے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

○ زکوٰۃ سے اپنا قرض کاٹنا

جس شخص نے زکوٰۃ دینی ہے اگر اس نے کسی فقیر سے کچھ لینا ہو تو اپنا قرض زکوٰۃ میں وضع کر سکتا ہے اگر فقیر مر جائے اور کسی نے اس سے قرض لینا ہو تو وہ زکوٰۃ میں شمار کر سکتا ہے۔

○ زکوٰۃ اچھے عنوان سے دینا

جو شخص کوئی چیز بطور زکوٰۃ کسی فقیر کو دے تو ضروری نہیں کہ اسے بتائے کہ یہ زکوٰۃ ہے بلکہ فقیر زکوٰۃ لینے سے شرماتا ہو تو مستحب ہے کہ اچھے عنوان سے دے لیکن یہ جھوٹ نہ بننے پائے البتہ خود زکوٰۃ کی نیت کرے۔

○ اگر زکوٰۃ غیر مستحق کو چلی جائے

اگر اس خیال سے کسی کو زکوٰۃ دے کہ یہ فقیر ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ فقیر نہیں تھا یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے کسی کو زکوٰۃ دے جو فقیر نہیں تھا تو جو چیز اس کو دی ہے اگر باقی ہو تو اس سے واپس لے کر کسی مستحق کو دے اور اگر تلف ہو گئی ہے تو اگر وہ شخص جس نے وہ چیز لی تھی جانتا تھا کہ زکوٰۃ ہے تو انسان اس سے اس

کا عوض لے کر مستحق کو دے دے البتہ اگر زکوٰۃ کے علاوہ کسی اور عنوان سے دی ہو تو کوئی چیز اس سے نہیں لے سکتا اور اپنے ہی مال سے مستحق کو زکوٰۃ دے بلکہ تمام صورتوں میں اپنے مال سے زکوٰۃ دے دے اور جس نے اس سے لیا تھا اس سے مطالبہ نہ کرے۔

○ زکوٰۃ سے قرض ادا کرنا

جو شخص مقروض ہے اور اپنا قرض ادا نہیں کر سکتا اگرچہ اس کے پاس اپنے سال کا خرچہ موجود ہو تو وہ اپنا قرض ادا کرنے کے لیے زکوٰۃ لے سکتا ہے البتہ جو مال اس نے قرض لیا تھا وہ گناہ میں خرچ نہ کیا ہو یا اگر گناہ میں خرچ کیا تھا تو اس گناہ سے توبہ کر چکا ہے کیونکہ اس صورت میں فقرا کے حصہ میں اسے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

○ زکوٰۃ کو گناہ میں خرچ کرنا

اگر کسی ایسے شخص کو مال زکوٰۃ دیا جو کہ مقروض تھا۔ اور اپنا قرض ادا نہیں کر سکتا تھا اس کے بعد اسے معلوم ہو کہ اس نے قرض کا مال گناہ میں صرف کیا تھا تو اگر وہ مقروض فقیر ہے تو جو کچھ یہ دے چکا ہے وہ زکوٰۃ میں شمار کرے البتہ اگر اس نے جو مال لیا ہے وہ شراب خوری یا اعلانیہ گناہ میں صرف کیا ہے اور اس نے اپنے گناہ سے توبہ بھی نہیں کی تو احتیاط واجب یہ ہے کہ جو مال اسے دیا ہے وہ زکوٰۃ میں محسوب نہ کرے۔

○ اگر مسافر کا خرچ ختم ہو جائے

جس مسافر کا خرچ ختم ہو گیا ہو یا اس کی سواری بیمار ہو گئی ہو تو اگر اس کا سفر، سفر گناہ نہیں۔ اور وہ قرض لے کر یا کوئی اور چیز بیچ کر اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا تو وہ شخص اگرچہ اپنے وطن میں فقیر نہ ہو زکوٰۃ لے سکتا ہے البتہ اگر کسی اور

جگہ وہ قرض لے سکتا ہے یا کوئی چیز بیچ سکتا ہے تو صرف اتنے پیسے زکوٰۃ میں سے لے سکتا ہے جو اس کو اسی جگہ تک پہنچا ئیں۔

○ سفر کے مصارف سے بچی ہوئی زکوٰۃ

جو شخص سفر میں بے بس ہو گیا تھا اور اس نے زکوٰۃ لی تھی جس وقت وہ وطن میں پہنچ جائے اگر زکوٰۃ کی کچھ مقدار اس کے پاس بچ گئی ہو تو اگر بے مشقت زکوٰۃ دینے والے یا اس کے نائب تک اس بقیہ کو نہیں پہنچا سکتا تو وہ حاکم شرع کو دے دے اور اس سے کہے کہ یہ زکوٰۃ ہے۔

☆☆☆☆

لله خمسه (القرآن)

قرآن میں

خمس کی اہمیت

اللهم صل على محمد وآل محمد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مالِ غنیمت پرخمس واجب ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا غَنِمۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَ لِلرَّسُوۡلِ وَ لِذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنِ وَ ابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ اِنۡ کُنۡتُمۡ اٰمَنۡتُمۡ بِاللّٰہِ وَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلٰی عَبۡدِنَا یَوۡمَ الۡفُرۡقَانِ یَوۡمَ الۡتَقَی الۡجَمۡعٰنِ ؕ وَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ○ (انفال:۴۱)

''اور جان لو کہ جس قسم کی غنیمت تمہیں ملے تو خدا، رسولؐ، ذی القربیٰ یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے اس کا پانچواں حصہ ہے اگر تم خدا پر اور جو کچھ ہم نے اپنے بندے پر حق کی باطل سے جدائی کے دن اور دو گروہوں کی مڈبھیڑ کے دن نازل کیا ایمان لے آؤ اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔''

☆ خمس ایک اہم اسلامی حکم

علماء تفسیر نے اس آیت کے ذیل میں فرمایا ہے

کچھ مسلمانوں نے جنگ بدر کے بعد جنگی غنائم کے سلسلہ میں جھگڑا کیا تھا خدا نے اس اختلاف کو ختم کرنے کے لیے غنائم کا اختیار مکمل طور پر پیغمبر اسلامؐ کو دے دیا تاکہ جیسے وہ مصلحت سمجھیں انہیں استعمال کریں اور پیغمبر اکرمؐ نے جنگ

میں حصہ لینے والے غازیوں کے درمیان انہیں مساوی طور پر تقسیم کر دیا۔
زیر نظر آیت در حقیقت اسی مسئلہ غنائم کی طرف بازگشت ہے یہ ان آیات کی مناسبت سے ہے جو اس سے قبل جہاد کے بارے میں آئی ہیں اور چونکہ عام طور پر جہاد کا غنائم کے مسئلہ سے تعلق ہوتا ہے لہٰذا حکم غنائم کا بیان یہاں مناسبت رکھتا ہے۔

آیت کے شروع میں فرمایا گیا ہے:

"جان لو کہ جیسی غنیمت بھی تمہیں نصیب ہو اس کا پانچواں حصہ خدا، رسولؐ، ذی القربیٰ (آئمہ اہل بیت) اور (خاندانِ رسولؐ میں سے) یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔"

تاکید کے طور پر فرمایا گیا کہ:

اگر تم خدا پر اور وہ جو ہم نے اپنے بندے پر (جنگ بدر کے دن) حق کے باطل سے جدا ہونے کے دن جب مومن و کافر ایک دوسرے کے مدمقابل ہوئے تھے نازل کیا ایمان لائے ہو تو اس حکم پر عمل کرو اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دو۔

یہاں اس نکتے کی طرف توجہ ضروری ہے کہ اس آیت میں روئے سخن مومنین کی طرف ہے کیونکہ جہاد اسلامی کے غنائم کے بارے میں بحث ہو رہی ہے اور یہ بات واضح ہے کہ مجاہد اسلام مومن ہوتا ہے اس کے باوجود فرمایا گیا ہے:

اگر تم خدا اور رسول پر ایمان لائے ہو"

یہ اس طرف اشارہ ہے کہ نہ صرف یہ کہ اظہار ایمان، ایمان کی علامت نہیں بلکہ میدانِ جہاد میں شرکت بھی ہو سکتا ہے ایمان کامل کی نشانی نہ ہو اور یہ عمل کچھ مقاصد کے لیے انجام پار ہا ہو۔

مومن کامل وہ شخص ہے جو تمام احکام کے سامنے اور بالخصوص مالی احکام

کے سامنے سر تسلیم خم کیئے ہوئے ہو۔ اور خدائی احکام میں تبعیض کا قائل نہ ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک حکم مان لے اور دوسرے کو چھوڑ دے۔

آیت کے آخر میں خدا کی غیر محدود قدرت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے

''اور خدا ہر چیز پر قادر ہے''

یعنی اس کے باوجود کہ میدان بدر میں تم ہر لحاظ سے اقلیت میں تھے اور دشمن ظاہراً ہر لحاظ سے برتری رکھتا تھا، قادر و توانا خدا نے انہیں شکست دی اور تمہاری مدد کی یہاں تک کہ تم کامیاب ہو گئے۔

اس آیت میں مندرجہ ذیل اہم نکات سامنے آتے ہیں۔

☆ حق کا باطل سے جدائی کا دن

اس آیت میں یوم بدر کو حق کی باطل سے جدائی کا دن (یوم الفرقان) اور کفر کے طرفداروں کی ایمان کے طرفداروں سے مڈبھیڑ کا دن قرار دیا گیا ہے اور اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بدر کا تاریخی دن ایک ایسا دن تھا جس میں پیغمبرؐ اسلام کی حقانیت کی نشانیاں ظاہر ہوئیں کیونکہ آپ نے پہلے سے مسلمانوں سے کامیابی کا وعدہ کر رکھا تھا جبکہ ظاہراً اس کی کوئی نشانی موجود نہ تھی ایسے میں کامیابی کے ایسے مختلف غیر متوقع عوامل اکٹھے ہو گئے کہ جنہیں اتفاق قرار نہیں دیا جا سکتا اس بنا پر ان آیات کی صداقت کہ جو رسولؐ اللہ پر ایسے دن نازل ہوئیں ان کی دلیل خود انہی میں پوشیدہ ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جنگ بدر کا دن درحقیقت مسلمانوں کے لیے ایک عظیم خدائی نعمت کی حیثیت رکھتا تھا ابتدا میں ایک گروہ اس جنگ سے احتراز کرتا تھا لیکن یہی جنگ اور اس میں کامیابی انہیں کئی سال آگے لے گئی اور مسلمانوں کا نام اور شہرت اس کے سبب تمام جزیرہ عرب میں پھیل گئی اور اس

نے تمام اہل عرب کو نئے دین اور اس کی حیرت انگیز قدرت کے بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیا۔

ضمناً یہ دن کہ جوامت اسلامی کے لیے بھی نفسانفسی کا دن تھا اسلام کے سچے مومن، جھوٹے دعویداروں سے ممتاز ہو گئے لہٰذا یہ دن ہر لحاظ سے حق کی باطل سے جدائی کا دن تھا۔

☆ ذی القربیٰ سے کیا مراد ہے

اس آیت میں ''ذی القربیٰ'' سے مراد نہ تو سب لوگوں کے رشتہ دار ہیں۔ اور نہ ہی رسولؐ اللہ کے سب رشتہ دار بلکہ آئمہ اہل بیتؑ مراد ہیں۔ اس امر کی دلیل وہ متواتر روایات ہیں جو اہل بیت پیغمبرؐ کے طرف سے نقل ہوئی ہیں۔ کتب اہل سنت میں بھی اس طرف اشارے موجود ہیں۔

اس بنا پر وہ لوگ جو خمس کے ایک حصے کو پیغمبر اسلامؐ کے تمام رشتہ داروں سے متعلق قرار دیتے ہیں انہیں اس سوال کا سامنا کرنا پڑے گا کہ یہ ایسا امتیاز ہے جو اسلام نے پیغمبرؐ کے رشتہ داروں سے متعلق روا رکھا ہے حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ اسلام، نسل اور قبیلہ سے بالاتر ہے لیکن اگر اسے آئمہ اہل بیتؑ سے مخصوص سمجھیں تو اس طرف توجہ کرتے ہوئے کہ وہ رسولؐ اللہ کے جانشین اور اسلامی حکومت کے رہبر و رہنما تھے اور ہیں تو خمس کا ایک حصہ ان سے مختص کیے جانے کی علت واضح ہو جاتی ہے۔

دوسرے لفظوں میں خدا کا حصہ پیغمبرؐ کا حصہ اور ذی القربیٰ کا حصہ تینوں حصے حکومت اسلامی کے قائد و رہبر سے تعلق رکھتے ہیں۔

☆ یتامیٰ و مساکین و ابن سبیل سے مراد

کیا اس سے مراد صرف بنی ہاشم اور سادات کے یتیم، مسکین اور مسافر ہیں؟

اگر چہ ظاہری آیت تو مطلق ہے اور اس میں کوئی قید نہیں دکھائی دیتی اس سلسلہ میں جو انحصار قرار دیا جاتا ہے اس کی دلیل وہ بہت سی روایات ہیں جو طرق اہل بیت میں وارد ہوئی ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ قرآن میں بہت سے احکام بطور مطلق آئے ہیں لیکن ان کی شرائط و قیود "سنت" کے وسیلہ سے بیان ہوئی ہیں۔

بنی ہاشم کے حاجت مندوں کے لیے زکوٰۃ مسلم طور پر حرام ہے تو چاہیے کہ کسی دوسرے ذریعہ سے ان کی احتیاجات پوری کی جائیں یہی امر اس کا قرینہ ہے کہ بنی ہاشم کے حاجتمندوں کے لیے مخصوص حکم ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

"جب خدا تعالیٰ نے ہم پر زکوٰۃ حرام فرمائی تو ہمارے لیے خمس مقرر فرمایا یہی وجہ ہے کہ زکوٰۃ ہم پر حرام ہے اور خمس حلال ہے"

☆☆☆☆

احادیث میں

خمس کی اہمیت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

☆ خمس کی ادائیگی

رسول اکرمؐ فرماتے ہیں:

"خمس کی ادائیگی ہم پر لازم ہے لہٰذا دھاگے اور سوئی تک کا خمس ادا کرو"

آپؐ فرماتے ہیں خیانت سے بچو خمس ادا کرنے سے پہلے کوئی شخص کسی عورت سے نکاح نہ کرے نہ کوئی کسی سواری پر سوار ہو۔

مسائل خمس

خمس جن چیزوں پر واجب ہوتا ہے وہ سات ہیں۔

- کاروبار سے حاصل ہونے والا نفع
- کان سے حاصل ہونے والی اشیاء
- زمین پہاڑ یا دیوار سے ملنے والا خزانہ
- حلال مال کا حرام مال سے مخلوط ہو جانا
- جواہرات جو غوطہ لگانے سے حاصل ہوں
- جنگ سے حاصل ہونے والا مال غنیمت
- وہ زمین جو کافر ذمی نے مسلمان سے خریدی ہو

جن چیزوں پر خمس واجب ہوتا ہے ان کی تفصیل اس طرح سے ہے:۔

☆ کاروبار سے حاصل ہونے والا نفع

- سالانہ اخراجات کے بعد

کاروبار سے مراد ہر وہ عمل جو انجام دے اور اس سے کچھ آمدن حاصل ہو۔ مثلاً جب انسان تجارت یا صنعت یا کسی اور کاروبار سے کوئی مال حاصل کرتا ہے خواہ میت کی نماز یا روزہ اجرت پر پڑھ کر حاصل ہو۔ اس مال سے خود اپنے اہل وعیال کے سالانہ اخراجات پر صرف کرنے کے بعد جو چیز بھی بچ جائے اس کا خمس دینا ضروری ہے۔

☆ ہدیہ سے حاصل ہونے والا مال

اگر کوئی کسی کو ہدیہ کے طور پر مال دے تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ سالانہ اخراجات کے بعد جو بچ جائے تو اس پر خمس ادا کیا جائے۔

☆ عورت کا مہر جو شوہر ادا کرتا ہے

شوہر اپنی زوجہ کو جو مہر ادا کرتا ہے اس پر خمس نہیں۔

☆ ارث کے طور پر جو مال ملے

جب کسی کو ارث کا مال ملے تو اس پر خمس واجب نہیں البتہ اگر اس کو یہ معلوم ہو کہ مجھے جو ارث کے طور پر مال ملا ہے اس سے خمس ادا نہیں کیا گیا تو اس پر خمس واجب ہوگا۔

اسی طرح اس مال میں جو وارث کو ملا ہے خمس واجب نہ ہو لیکن جس کا ارث ملا ہے وہ جانتا ہے کہ میت کے ذمہ خمس واجب الادا تھا تو اس کو اس کے مال سے خمس ادا کرنا چاہیے۔

☆ دور کا رشتہ دار ارث لے

اگر ایسے شخص کا ترکہ ورثے میں مل جائے جس سے بہت دور کا رشتہ تھا اور اس کو اس رشتے کی خبر بھی نہ تھی تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ سالانہ اخراجات نکالنے کے بعد بچ جائے تو خمس ادا کرے۔

التفقه فی الدین (القرآن)

(دین میں غور وفکر کرو)

مسائل خمس

جو چیز تم پر واجب ہے اس کے متعلق مسائل سیکھنا بھی واجب ہے


اللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّآلِ مُحَمَّدٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

☆ قناعت سے حاصل ہونے والا مال

انسان قناعت، کفایت شعاری یا تھوڑا تھوڑا کر کے بچاتا ہے سالانہ اخراجات سے کچھ بچ جائے تو اس کا خمس ادا کرے۔

☆ خرچ جب کوئی دوسرا برداشت کرے

جب کسی کا خرچ کوئی دوسرا آدمی دیتا ہو تو خود سے حاصل کردہ تمام مال پر خمس ادا کرے۔

☆ مِلک معین سے حاصل ہونے والی آمدنی

جب کسی ملک کو معین افراد مثلاً اپنی اولاد کے لیے وقف کیا ہو اور اولاد اس ملک میں زراعت کرنے یا درخت لگانے سے کچھ مال حاصل کرے تو جب وہ مال اس کے سالانہ خرچ سے زیادہ ہو تو اس کا خمس دینا واجب ہوگا۔

☆ فقیر کو خمس و زکوٰۃ میں حاصل ہونے والا مال

اگر کسی فقیر کو خمس زکوٰۃ یا دوسرے مستحب صدقات سے کچھ مال ہاتھ آئے اور اس مال سے اس کے سال کے خرچ سے بچ جائے تو اس کا خمس دینا واجب نہیں۔ البتہ جو مال اس نے حاصل کیا ہو اس سے کوئی نفع حاصل ہو تو اس نفع کا خمس واجب ہے۔ مثلاً کسی سید کو جب ایک درخت خمس میں دیا جائے اور اس درخت سے جو میوہ حاصل ہوتا ہے اگر اس سے کاروبار کرے یا اس سے منفعت حاصل ہو تو سالانہ خرچ نکالنے کے بعد جو کچھ بچ رہے اس پر خمس واجب ہوگا۔

☆ وہ مال جس پر سے خمس ادا نہیں کیا گیا

اگر کوئی چیز خرید لے اور معاملے کے بعد اس کی قیمت ایسے روپے سے ادا کرے جس کا خمس ادا نہیں کیا اور چیزیں خریدتے وقت نیت یہ تھی کہ ان کی قیمت اس مال سے دونگا جس سے خمس نہیں نکالا گیا ہے تو جو معاملہ کیا ہے وہ صحیح ہے لیکن چونکہ اس نے اس مال سے قیمت ادا کی ہے جس پر سے خمس نہیں نکالا گیا تو پانچواں حصہ رقم کا مقروض ہوگا اور وہ رقم جو بیچنے والے کو دی ہے باقی ہے تو حاکم شرع اس کا پانچواں حصہ لے گا اگر وہ رقم موجود نہ ہو تو حاکم شرح فروخت کاریا خریدنے والے سے لے گا۔

☆ خمس کا عقیدہ نہ رکھنے والوں سے ملنے والا مال

اگر کافر یا کسی ایسے انسان سے جو خمس کا عقیدہ نہیں رکھتے ان سے مال مل جائے تو ایسے مال کا خمس دینا واجب نہیں۔

☆ سال کا آغاز

تاجر کاسب اور صنعت گر وغیرہ جب کسب شروع کریں اس وقت سے لے کر ایک سال گزرنے تک ان کے سال کے اخراجات سے جو چیز بچ جائے تو اس کا خمس واجب ہے۔

☆ کاروبار سے اتفاقاً فائدہ حاصل ہونا

جب کسی شخص کو کاروبار سے اتفاقاً فائدہ حاصل ہو جائے جو اس کے کسب و کار میں شمار نہیں ہوتا تو فائدہ حاصل ہونے کے وقت سے جب ایک سال گزر جائے تو اس مقدار کا خمس جو اس کے سال کے مخارج سے بچ جائے دینا واجب ہوگا۔

☆ قمری اور شمسی سال

کوئی بھی شخص خمس دینے میں قمری یا شمسی دونوں میں ایک مقرر کر سکتا ہے۔

☆ سال تمام ہونے سے پہلے فوت ہو جائے

جب کوئی تاجر یا کاسب خمس نکالنے کے لیے سال معین کرے اگر وہ کوئی منفعت حاصل کرنے کے بعد سال تمام ہونے سے پہلے مرجائے تو پھر اس منفعت سے اس

کے مرنے کے وقت تک کے مصارف منہا کیئے جائیں گے اور باقی ماندہ منفعت سے خمس دینا واجب ہوگا۔

☆ تجارت میں قیمت کا کم یا زیادہ ہونا

وہ جنس جو تجارت کے لیے خریدی گئی ہو اگر اس کی قیمت بڑھ جائے لیکن وہ اُسے فروخت نہ کرے اور پھر سال کے ختم ہونے سے پہلے قیمت کم ہو جائے تو قیمت کی جو مقدار بڑھ گئی تھی اس کا خمس دینا واجب نہیں۔

جب کسی ایسی چیز کی قیمت کہ جسے تجارت کے لیے خریدا تھا بڑھ جائے لیکن وہ اسے اس امید پر فروخت نہ کرے کہ اور زیادہ مہنگی ہو جائے اور یونہی سال کے ختم ہونے تک فروخت نہ کرے اور پھر اس کی قیمت گر جائے تو پھر جو مقدار بڑھ گئی تھی اس کا خمس دینا واجب ہے بلکہ مال کی اتنی ہی مقدار روکے رکھے جو عام تاجر مال کے مہنگے ہونے کے لیے روکے رکھتے ہیں تو پھر بھی اس زیادتی کا خمس دینا واجب ہوگا۔

☆ کئی کسب وکار کا ہونا

جس کے کئی کاروبار یا کسب ہیں یا ایک کاروبار میں چند قسم کے مستقل کسب ہیں مثلاً جائیداد کا کرایہ خرید وفروخت اور زراعت بھی کرتا ہے تو ہر کسب کا حساب

علیحدہ کرے اور اس کا سرمایہ آمد وخرچ اور پیسہ رکھنے کا حساب کھاتا علیحدہ بنایا ہے تو ہر کسب کے منافع کا خمس دے اور اگر اس کسب میں اُسے کوئی نقصان پہنچا ہے تو دوسرے کاروبار سے اس کا تدارک نہیں کرسکتا۔

اگر مختلف کسب آمد وخرچ حساب اور صندوق میں مشترکہ ہیں تو تمام کا آخر سال میں ایک ہی حساب ہوگا اب اگر کوئی منفعت ہوئی تو اس کا خمس دے گا۔

☆ فضول خرچی والے مال کا خمس

اگر کوئی شخص کسب کے منافع میں سے دوران سال خوراک پوشاک گھریلو سامان مکان کا خریدنا شادی کرنا لڑکی کا جہیز زیورات اور اسی قسم کی چیزوں میں جو مال خرچ ہوتا ہے اگر اس کی شان سے زیادہ نہیں ہے اور اس میں اس نے فضول خرچی نہیں کی تو اس پر خمس نہیں ہے۔

☆ کھانے پینے والی چیزیں سال کے آخر میں بچ جانا

اگر کاروبار یا کسب کے منفعت سے سال بھر کی کھانے پینے کی چیزیں خریدی ہیں۔ سال کے آخر میں بچ جائیں تو ان کا خمس دے اگر ان کی قیمت دینا چاہے اور اس وقت کی قیمت اس کے خرید کے وقت کی قیمت سے زیادہ ہو جائے تو سال کے آخر کی قیمت کا حساب کرے۔

☆ دوران سال جنس کا فروخت کرنا

اگر کاروباری نفع سے خمس دینے سے پہلے کوئی گھر کا سامان خرید کرے تو اگر دوران سال جب بھی اس سامان سے اس کی ضرورت ختم ہو جائے اور اس کو فروخت کردے تو واجب ہے کہ اس کا خمس دے اور یہی حکم زیور کا بھی ہے۔

☆ جس سال کسب وکار سے نفع نہ ہو

اگر کسی سال اُسے نفع حاصل نہیں ہوا تو اس سال کے اخراجات آنے

والے سال کے منافع سے منہا نہیں کر سکتا۔

☆ کسب وکار میں اصل پونجی کا برقرار رکھنا

اگر ابتداء دو سال میں کوئی نفع نہیں ہوا اور اصل پونجی سے خرچ کرتا رہا اور سال پورا ہونے سے پہلے نفع حاصل ہوا تو جتنی مقدار اصل سرمایہ سے خرچ کی ہے وہ نفع سے منہا کر سکتا ہے۔

اگر اصل سرمایہ کا کچھ حصہ تلف ہو جائے اور بقیہ سے نفع کمائے جو کہ سال کے خرچ سے بچ جائے تو جتنی مقدار پونجی سے کم ہوئی ہے وہ نفع سے نہیں لے سکتا البتہ وہ سرمایہ جو باقی رہ گیا ہے اگر اس سے کوئی کاروبار نہ ہو سکتا ہو جو کہ اس کی حالت کے مطابق ہو یا جو نفع اس سے حاصل ہوتا ہے وہ اس کے سال کے خرچ کے لیے کافی نہیں تو پھر جو کمی سرمایہ میں آئی ہے اس کو منافع سے پورا کر سکتا ہے۔

☆ نفع سے قرض منہا کرنا

اگر ابتدائے سال میں اپنے اخراجات کے لیے قرض لے اور سال پورا ہونے سے پہلے نفع حاصل کرے تو مقدار قرض اس نفع سے منہا کر سکتا ہے۔ اگر سال بھر نفع نہ ہوا ہو اور اپنے اخراجات کے لیے قرض لیتا رہا ہو تو آئندہ سالوں کے منافع سے اپنا قرض ادا کر سکتا ہے۔

اگر مال میں زیادتی کے لیے یا ایسی جائیداد خریدنے کے لیے جس کی ضرورت نہیں قرض لے لے تو کاروبار کے نفع سے اس قرض کو منہا نہیں کر سکتا البتہ جو مال اس نے قرض لیا تھا یا جو چیز اس قرض سے خرید کی گئی تھی اگر تلف ہو جائے اور اس بات پر مجبور ہو جائے کہ وہ اپنا قرض ادا کرے تو پھر کاروبار کے نفع سے وہ قرض ادا کر سکتا ہے۔

☆ خمس ادا کرنے سے پہلے مال میں تصرف

جب تک کسی مال کا خمس ادا نہ کرے اس مال میں تصرف نہیں کر سکتا اگرچہ خمس دینے کا ارادہ بھی رکھتا ہو۔

جس شخص نے خمس دینا ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ خمس اپنے ذمہ میں ڈال لے یعنی اپنے آپ کو خمس لینے والوں کا مقروض جان لے اور اس مال میں تصرف کر دے اور اگر اس نے تصرف کیا اور مال تلف ہو گیا تب بھی اسے خمس دینا ہوگا جس نے خمس دینا ہے اگر حاکم شرع سے مصالحت کرے تو پھر پورے مال میں تصرف کر سکتا ہے۔ اور مصالحت کے بعد جو نفع حاصل ہو وہ اس کا اپنا ہوگا۔

جس مال کے متعلق یقین ہے کہ اس کا خمس ادا نہیں کیا گیا اس میں تصرف نہیں کیا جا سکتا البتہ جس مال کے متعلق شک ہو کہ اس کا خمس ادا ہوا ہے یا نہیں تو اس میں تصرف کر سکتا ہے۔

☆ معدنیات بمقدار نصاب

اگر سونا چاندی پیتل تانبا یا مٹی کا تیل پتھریلے کوئلے فیروزہ عقیق نمک یا اس قسم کی دوسری کان سے کوئی چیز اس کے ہاتھ آ جائے بشرطیکہ وہ بمقدار نصاب ہو تو اس کا خمس دینا پڑے گا۔

کان کا نصاب بنا بر احتیاط 105 مثقال عادی چاندی یا 15 مثقال عادی سونا ہے یعنی وہ چیز جو کان سے نکالی ہے نکالنے کے اخراجات منہا کرنے کے بعد اگر اس کی قیمت 105 مثقال چاندی یا 15 مثقال سونے کے برابر ہے (جو ہمارے حساب سے 24 تولے چاندی سکہ دار یا چھ تولے سونا سکہ دار ہے) تو احتیاط واجب ہے کہ اس کا خمس ادا کیا جائے۔

☆ چند آدمیوں کا کان سے کچھ نکالنا

اگر چند آدمی کوئی چیز کان سے نکالیں تو وہ اخراجات جو اس کے حاصل کرنے کے لیے ہوئے ہیں انھیں نکالنے کے بعد اگر ہر ایک کا حصہ 105 مثقال چاندی یا 15 مثقال سونے کے برابر ہے تو وہ اس کا خمس ادا کرے۔

☆ کان سے نکلنے والی معدنیات کان کے مالک کا حق

اگر ایسی کان سے نکالے جو کسی کی ملک ہو تو اس کو جو کچھ بھی ملا ہے وہ مالک زمین کا ہے اور چونکہ مالک نے اس کے نکالنے پر کچھ خرچ نہیں کیا لہٰذا تمام اس چیز کا خمس ادا کرے جو کان سے نکلی تھی۔

☆ زمین، درخت پہاڑ وغیرہ سے ملنے والا خزانہ

☆ خزانہ

خزانہ وہ مال ہے جو زمین، پہاڑ یا دیوار میں چھپا ہوا ہو اور کوئی اسے پالے اگر انسان کسی ایسی زمین میں سے خزانہ حاصل کرے جو کسی کی ملکیت نہیں تو وہ اس کا اپنا مال ہوگا اور اس کا خمس دینا پڑے گا۔

☆ خزانے کا نصاب

خزانے کا نصاب احتیاط کی بنا پر 105 مثقال چاندی یا پندرہ مثقال سونا ہے یعنی اگر اس چیز کی قیمت جو خزانے سے ملی ہے ان اخراجات کے بعد جو حاصل کرنے میں کیے گئے ہیں 105 مثقال چاندی یا 15 مثقال سونے کے برابر ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کا خمس دے۔

☆ اگر خزانہ کسی کی ملک ہو

اگر کسی ایسی زمین میں جو کسی شخص سے خرید کی ہے کوئی خزانہ مل جائے اور اسے یہ معلوم ہو کہ یہ ان لوگوں کا مال نہیں جو مجھ سے پہلے اس کے مالک تھے تو یہ اس کا اپنا ہی مال ہوگا اور اسے اس کا خمس دینا پڑے گا۔ البتہ
اگر یہ احتمال ہو کہ ان میں سے کسی ایک کا ہے تو اس کو اطلاع دے اب اگر یہ معلوم ہو جائے کہ اس کا مال نہیں تو جو اس سے پہلے مالک تھا اسے اطلاع کرے اور اسی ترتیب سے تمام ان لوگوں کو مطلع کرے جو اس سے پہلے اس زمین کے مالک تھے اب اگر معلوم ہو کہ ان میں سے کسی کا ملک نہیں تو اپنا ہی ملک سمجھ کر اس کا خمس ادا کرے۔

☆ چند برتنوں میں ملنے والا خزانہ

اگر متعدد برتنوں میں سے جو کہ ایک جگہ دفن ہیں کچھ مال ملے کہ جس کی مجموعی قیمت 105 مثقال چاندی یا 15 مثقال سونا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کا خمس ادا کرے۔

☆ چند جگہوں سے حاصل ہونے والا خزانہ

اگر مختلف مقامات سے خزانے حاصل ہوں تو جس خزانے کی مقدار نصاب کے مطابق ہوگی تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کا خمس دے اور جس کی قیمت اس مقدار کو نہ پہنچے اس پر کوئی خمس نہیں۔

☆ چند آدمیوں کو خزانہ ملنا

اگر دو یا دو سے زیادہ آدمیوں کو خزانہ ملے کہ ان میں ہر ایک کے حصے کی قیمت 105 مثقال چاندی یا 15 مثقال سونا ہو تو وہ خمس ادا کرے۔

☆ جانور کے پیٹ سے حاصل ہونے والا خزانہ

اگر کوئی شخص ایک جانور خریدے اور اس کے پیٹ سے کوئی مال ملے تو اگر یہ احتمال ہو کہ یہ فروخت کرنے والے کا مال ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے اطلاع دے اگر معلوم ہو جائے کہ اس کی ملکیت نہیں تو ترتیب وار پہلے مالک کو اطلاع دے اب اگر معلوم ہو جائے کہ اس کی ملکیت نہیں تو اب اگرچہ اس کی قیمت 105 مثقال چاندی یا 15 مثقال سونے سے کم ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس مال کا خمس ادا کرے۔

☆ وہ مال حلال جو حرام مال سے مخلوط ہو جائے

☆ حلال وحرام مال کا مخلوط ہونا

اگر حلال مال حرام کے ساتھ اس طرح مل جائے کہ انسان ان میں سے ایک کو دوسرے سے تمیز نہ کر سکے اور مالک مال کو مال حرام اور اس کی مقدار بھی معلوم نہ ہو تو تمام مال کا خمس دے دینے کے بعد باقی مال حلال ہو جائے گا۔

☆ حرام کی مقدار معلوم لیکن مالک کا علم نہ ہو

اگر حلال مال حرام سے مل جائے اور انسان کو حرام کی مقدار معلوم ہو لیکن اس کے مالک کو نہ پہچانتا ہو تو اتنی مقدار مالک کی طرف سے بطور صدقہ دے دے اور احتیاط واجب یہ ہے حاکم شرع سے اجازت بھی لے۔

☆ حرام کی مقدار معلوم نہیں لیکن مالک کو پہچانتا ہے

اگر حلال مال حرام سے مل جائے اور انسان کو حرام کی مقدار معلوم نہ ہو لیکن مالک کو پہچانتا ہو تو ایک دوسرے کو راضی کریں اگر مالکِ مال راضی نہ ہو اگر انسان کو معلوم ہو کہ یہ معین شے اس کی ملکیت ہے لیکن اس سے زیادہ اس کی

ملکیت ہے کہ نہیں اس میں شک ہو تو جس مقدار کا یقین ہو وہ اس کو دے دے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ وہ زیادہ مقدار جس کے متعلق احتمال ہے کہ اس کی ملکیت ہے یا نہیں وہ بھی دے دے۔

☆ حرام کی مقدار جب خمس سے زیادہ ہو

اگر حلال مال کا خمس جو حرام مال سے ملا ہوا ہے دے دے اور بعد میں اسے معلوم ہو کہ حرام کی مقدار خمس سے زیادہ تھی تو احتیاط واجب یہ ہے کہ جتنی مقدار کے متعلق اسے علم ہے کہ یہ خمس سے زیادہ ہے وہ مالک کی طرف سے بطور صدقہ دے دے۔

☆ جواہرات جو غوطہ لگا کر حاصل ہوں

اگر غوطہ لگانے سے لُولُو مرجان یا اس قسم کے اور جواہرات دریا سے ملیں جو کہ دریا میں ہی غوطہ لگانے سے حاصل ہوتے ہیں وہ قوت نمو در کھتے ہوں یا معدنی ہوں یعنی بڑھنے کی قوت نہ رکھتے ہوں تو اگر باہر نکالنے کے اخراجات منہا کرنے کے بعد اس کی قیمت 18 نخوذ (18 چنے کے دانے کے برابر) ہو تو اس کا خمس دیا جائے چاہے ایک ہی دفعہ دریا سے نکالا گیا ہو یا کئی مرتبہ۔ جو کچھ دریا سے نکلا ہے وہ ایک جنس سے ہو یا مختلف اجناس سے البتہ اگر چند افراد نکالیں تو جس کے حصے کی قیمت 18 نخوذ سونا ہے صرف اسی کا خمس دینا ہوگا۔

☆ دریا کے کنارے سے جواہرات پکڑنا

اگر دریا کے اوپر سے یا کنارے سے جواہرات پکڑے اور یہ کام اس کا شغل ہو اور اس کے سال کے اخراجات سے جو صرف اس کام سے یا باقی منافع کے ذریعے حاصل کیے جاتے ہیں ان سے کچھ بچ جائے تو اس صورت میں خمس دینا ہوگا۔

☆ کوئی چیز نہ نکالنے کے ارادے سے غوطہ لگانا

اگر کوئی شخص دریا میں غوطہ تو لگاتا ہے لیکن اس کا ارادہ کچھ نہ نکالنے کا ہوتا ہے مگر اتفاقاً کچھ جواہرات اس کے ہاتھ لگ جاتے ہیں اگر وہ قصد کرے کہ وہ چیز اس کی ملکیت ہے تو اس کا خمس ادا کرے۔

☆ کسی جانور سے جواہرات نکلنا

اگر انسان دریا میں غوطہ لگائے اور کوئی جانور باہر نکالے اور اس کے شکم سے کوئی جوہر نکل آئے کہ جس کی قیمت 18 نخود سونا یا اس سے زیادہ ہو تو اگر وہ جانور صدف ہے کہ عموماً جس کے شکم میں جوہر ہوتا ہے تو اس کا خمس ادا کرے۔

اگر اتفاقاً اس جانور نے جوہر نگلا ہوا ہو تو احتیاط یہ ہے کہ اس پر خزانے والا حکم جاری ہوگا۔

☆ بچے کا خمس ولی پر ہوگا

اگر کوئی بچہ کان نکالے یا اس کے پاس مال حلال جو حرام سے ملا ہوا ہے موجود ہے یا کوئی خزانہ اسے مل جائے یا دریا میں غوطہ لگانے سے کوئی موتی نکالے تو اس کا ولی اس کا خمس ادا کرے۔

☆ کفار سے جنگ کر کے حاصل ہونے والا مالِ غنیمت

اگر مسلمان بحکم امام علیہ السلام کفار سے جنگ کریں اور کوئی چیز دوران جنگ ان کے ہاتھ آئے تو اس کو مال غنیمت کہا جاتا ہے اور جو اخراجات اس غنیمت کے لیے کیے گئے ہیں اس کی حفاظت، اٹھوانے، نقل کرنے اور اسی طرح وہ چیزیں جو امام کے ساتھ خاص ہیں یا امام جس کو جس مد میں خرچ کرنا مناسب سمجھیں ان کے علاوہ میں خمس ادا کرنا ہوگا۔

☆ کافر ذمی کا مسلمان سے زمین خریدنا

اگر کافر ذمی کسی مسلمان سے کوئی زمین خریدے تو اس کا خمس اس زمین سے ادا کرے اگر ان کی قیمت بھی دے دے تو کوئی حرج نہیں البتہ نقدی کے علاوہ کچھ دینا چاہے تو اس میں حاکم شرع کی اجازت کی ضرورت ہے۔

اسی طرح اگر مکان دوکان اور اس قسم کی کوئی چیز کسی مسلمان سے خریدے تو اگر زمین کی قیمت الگ کر کے بیچا گیا ہو تو اس زمین کا خمس دے اور اگر گھر اور دوکان کو بیچے اور زمین اس کے ضمن میں منتقل ہو تو اس زمین پر خمس نہیں ہے اور اس خمس دینے میں قصد وقربت بھی ضروری نہیں بلکہ حاکم شرع جب یہ خمس لے رہا ہو تو اس کے لیے بھی یہ ضروری نہیں کہ قصد قربت کرے۔

☆ کافر ذمی کا دوسرے مسلمان کو زمین فروخت کرنا

کافر ذمی جو زمین کسی مسلمان سے خریدے اگر کسی دوسرے مسلمان کے پاس بیچ ڈالے تو اس کو زمین کا خمس دینا ہوگا۔

☆ اگر کافر ذمی مر جائے

اگر کافی ذمی مر جائے اور یہ زمین کسی مسلمان کو اس کے ترکہ میں ملے تو اس کا خمس اسی زمین سے یا اس کے مال سے ادا کرے۔

☆ کافر ذمی کا خمس نہ دینے کی شرط لگانا

اگر کافر ذمی زمین خریدتے وقت شرط کرے کہ اس کا خمس نہیں دے گا یا یہ شرط کرے کہ اس کا خمس فروخت کرنے والا دے گا تو اس کی یہ شرط لگانا صحیح نہیں ہے اور اس کو اس کا خمس ادا کرنا چاہیے۔ البتہ

اگر یہ شرط کرے کہ فروخت کرنے والا خمس کی مقدار کا فر ذمی کی طرف سے خمس لینے والوں کو ادا کرے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

☆ کافر ذمی جبکہ وہ نابالغ ہو

اگر کافر ذمی بچہ ہو اور اس کا ولی اس کے لیے زمین خرید کرے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ بالغ ہونے کے بعد زمین کا خمس اس سے لیا جائے۔

☆ خمس کی تقسیم

خمس کے دو حصے ہوتے ہیں

- سہم سادات
- سہم امام

- **سہم سادات**

خمس کا وہ حصہ ہے جو صرف مستحق سادات کو دیا جاتا ہے۔

- سہم امام

خمس کا وہ حصہ ہے جو مجتہد جامع الشرائط کو دیا جاتا ہے۔

☆ جن سادات کو خمس دیا جا سکتا ہے

احتیاط واجب یہ ہے کہ سہم سادات مجتہد جامع الشرائط کی اجازت سے فقیر سید، یتیم سید یا اس سید کو دیا جائے جو سفر میں بے خرچ ہو جائے۔

☆ سہم امام علیہ السلام مجتہد جامع الشرائط کو دینا

دوسرا آدھا حصہ سہم امام علیہ السلام ہے جو مجتہد جامع الشرائط کو دیا جاتا ہے یا ایسے مصرف میں صرف کیا جائے کہ جس کی اجازت وہ مجتہد دے دے البتہ انسان اس مجتہد کو دینا چاہے کہ جس کی اس نے تقلید نہیں کی ہوئی تو اس صورت میں اسے اجازت دی جاتی ہے جب دینے والے کو علم ہو کہ وہ مجتہد اور جس مجتہد کی یہ تقلید کرتا ہے دونوں سہم امام کو ایک ہی طریقہ پر صرف کرتے ہیں۔

☆ جو سید عادل نہیں

جو سید عادل نہیں ہے اسے خمس دیا جا سکتا ہے البتہ وہ سید جو اثنا عشری نہیں وہ خمس نہیں لے سکتا۔

☆ جس کا سفر گناہ کے لیے ہو

وہ سید جو سفر میں بے خرچ ہو گیا ہے اگر اس کا سفر، سفر معصیت ہو تو اس کو خمس نہ دیا جائے۔

☆ گنہگار سید

اگر گنہگار سید کے لیے خمس دینا معصیت میں تقویت کا سبب بنتا ہو تو اسے خمس نہیں دے سکتے اور جو سید علی الاعلان گناہ کرتا ہے اگر چہ اسے خمس دینا اعانت گناہ نہ بھی ہو تب بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اسے خمس نہ دیا جائے۔

☆ جو شخص سید ہونے کا دعویٰ کرے

اگر کوئی شخص کہتا ہے میں سید ہوں تو اسے خمس نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ دو عادل اس کے سید ہونے کی تصدیق نہ کریں یا لوگوں کے درمیان اس طرح معروف ہو کہ انسان کو یقین یا اطمینان پیدا ہو جائے کہ یہ سید ہے۔

جو شخص اپنے شہر میں سید مشہور ہے تو اگر چہ کسی انسان کو اس کے سید ہونے کا یقین نہ ہو تب بھی اسے خمس دے سکتا ہے۔

☆ اگر کسی کی بیوی سیدانی ہو

جس کی بیوی سیدانی ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ اس کو اپنا خمس نہ دے جبکہ وہ اسے اپنے مصرف میں استعمال کرے البتہ سیدانی پر دوسرے لوگوں کے اخراجات واجب ہوں اور وہ اخراجات برداشت نہیں کر سکتی تو پھر جائز ہے کہ انسان اس سیدانی کو خمس دے تا کہ وہ ان پر صرف کرے۔

☆ جس شخص پر کسی سیدانی کے اخراجات واجب ہوں

اگر کسی سیدانی کے اخراجات کسی پر واجب ہوں اور وہ اس کی بیوی نہ ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وہ خمس سے اسے خوراک پوشاک نہیں دے سکتا۔ البتہ خمس کی کچھ رقم اس سیدانی کی ملکیت کر دے کہ وہ انہیں دوسرے اخراجات میں صرف کر دے جو کہ خمس دینے والے پر واجب نہیں ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

☆ سال سے زیادہ خرچ نہیں دیا جاسکتا

احتیاط واجب یہ ہے کہ ایک سال کے اخراجات سے زیادہ کسی فقیر سید کو خمس نہیں دیا جاسکتا۔

☆ شہر میں سید مستحق نہ ہونا

اگر کسی کے شہر میں کوئی سید مستحق نہ ہو اور یہ احتمال بھی نہیں رکھتا کہ کوئی سید یہاں ہوگا یا خمس کی رقم کا محفوظ رکھنا مستحق کے ملنے تک ممکن نہ ہو تو وہ خمس کسی دوسرے شہر میں لے جائے اور مستحق کو پہنچائے اور احتیاط یہ ہے کہ خمس کے دوسرے شہر میں لے جانے کے اخراجات خمس میں سے نہ دے اگر خمس تلف ہو جائے تو اگر اس کی حفاظت میں کوتاہی کی ہے تو اس کا عوض دے گا اور اگر کوتاہی نہیں کی تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔

☆ شہر میں مستحق ہونے کا احتمال ہو

اگر خمس نکالنے والے کے شہر میں کوئی مستحق نہیں لیکن احتمال ہے کہ شاید کوئی مل جائے تو اگرچہ مستحق ملنے تک خمس کی حفاظت ممکن ہو تو بھی خمس دوسرے شہر میں لے جاسکتا ہے اب اگر اس نے خمس کی حفاظت میں کوتاہی نہیں کی اور وہ تلف ہو گیا تو اسے کچھ نہیں دینا ہوگا البتہ خمس کے لے جانے کا خرچہ خمس سے نہیں لے سکتا۔

☆ ایک شہر سے دوسرے شہر خمس لے جانا

اگر اس کے اپنے شہر میں مستحق مل جائے تو بھی خمس دوسرے شہر کی طرف لے جاسکتا ہے اور وہاں کسی مستحق کا دے سکتا ہے البتہ لے جانے کا خرچہ خود ادا کرے اگر خمس تلف ہو جائے اگرچہ اس نے کوتاہی نہ بھی کی ہو تب بھی وہ ضامن ہوگا۔ اگر حاکم شرع کی اجازت سے خمس دوسرے شہر لے جائے اور وہ تلف ہو جائے تو پھر دوبارہ خمس دینے کی ضرورت نہیں اور یہی حکم ہے کہ اگر کسی ایسے شخص کو دے جو حاکم شرع کی طرف سے خمس لینے میں وکیل ہے اور وہ اس شہر سے دوسرے شہر لے جائے۔

☆ خمس کسی اور چیز سے دینا

اگر خمس اس مال سے نہ دے بلکہ حاکم شرع کی اجازت سے کسی دوسری جنس سے ادا کرے تو اس جنس کی واقعی قیمت کا حساب لگائے گا۔ اگر اس جنس کی قیمت زیادہ لگائے اگر مستحق اس قیمت پر راضی بھی ہو جائے تب بھی جتنی مقدار سے زیادہ حساب کیا ہے وہ اس کو دینا پڑے گا۔

☆ قرض میں خمس کا حساب کرنا

اگر کوئی مستحق خمس سے اپنا قرض خمس کے حساب پر وصول کرنا چاہتا ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ پہلے خمس مستحق کے ہاتھ میں دے دے پھر اس سے اپنا قرض واپس لے لے۔ البتہ اگر حاکم شرع کی اجازت سے یہ کام انجام پایا ہے تو یہ احتیاط ضروری نہیں۔

☆ مستحق مالک کو خمس نہیں بخش سکتا

مستحق خمس لے کر مالک کو نہیں بخش سکتا۔ البتہ اگر کسی کے ذمہ مقدار میں خمس دینا ہو اور فقیر ہو گیا ہو اور اسے مال دار ہونے کی امید بھی نہ ہو اور وہ یہ

چاہے کہ مستحقین کا مقروض نہ رہے تو اگر مستحق راضی ہو جائے کہ خمس اس سے لے کر اسے بخش دے تو اس میں کوئی اشکال نہیں۔

☆ خمس میں دست گردانی

اگر خمس حاکم شرع سے یا اس کے وکیل سے یا کسی سید سے دست گردانی کرے (یعنی اس کے ہاتھ میں دے اور وہ قبض کرنے کے بعد بطور قرض اسے واپس کردے) اور چاہے کہ دوسرے سال اس کو ادا کرے تو یہ خمس اس سال کے منافع سے منہا نہیں کر سکتا۔ مثلاً ایک ہزار روپیہ کی دست گردانی کی جائے دوسرے سال کے نفع میں اس کے اخراجات سے دو ہزار بچ گئے تو پہلے ان دو ہزار کا خمس ادا کرے اور وہ ہزار روپے جو خمس کے حساب سے قرضدار ہے بقیہ میں سے ادا کرے۔

☆☆☆☆

نماز * زکوٰۃ
و خمس